
نوائے افغان جہاد
تھا اپنی طاقت پہ ناز جن کو وہ برج سارے الٹ چکے ہیں
تھا جن کا منشور پیش قدمی وہ گھر کو واپس پلٹ چکے ہیں
جمادی الاول/جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ
مارچ 2013ء
امریکہ نے شکست تسلیم کر لی۔۔۔واپسی کا آغاز

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا
حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے نام مکتوب

’’میں تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے، جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ دکھایا اور اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کیا، میں نے تمہیں خالد بن ولید کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے، مسلمانوں کی دیکھ بھال میں لگ جاؤ جو بحیثیت امیر تمہارے اوپر عائد ہوتی ہے، غنیمت کی امید میں انہیں کسی پُر خطر مہم پر نہ بھیجو اور کسی جگہ ٹھہرانے سے پہلے وہاں کے حالات اور راستہ سے واقفیت حاصل کر لو، کہیں فوج بھیجو تو اس بات کا خیال رکھو کہ اس میں غازی کثیر تعداد میں ہوں، تمہارا کوئی فعل یا جہادی کارروائی ایسی نہ ہو جس سے مسلمان تباہ ہو جائیں، خدا نے تمہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے اور مجھے تمہارا حاکم بنا کر میری، دنیا کی ٹھاٹھ باٹھ سے نظریں ہٹا لو اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دو، خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تمہیں ہلاک کر دے جس طرح پچھلی قوموں کو ہلاک کیا ہے، تم نے ان کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے‘‘۔

(طبری: جلد ۴ صفحہ ۵۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۳

جمادی الاول / جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ مارچ 2013ء

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو''۔ (ترمذی، ابوداؤد)

اس شمارے میں



تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

ہمیشہ کی حیاتِ نو کے گر امکاں کو تم چاہو......

عالمی تحریک جہاد دنیا بھر کے اہل ایمان کو توحیدِ الٰہی کے اقرار کے بعد اُس کے عملی نفاذ، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مکمل پیروی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع، دین سے کامل وابستگی، شریعت کی حاکمیت اور اسلام کی سربلندی کی طرف بلا رہی ہے۔ شیاطینِ جن وانس اور اُن کے ائمہ کی نظروں میں توحیدِ خالص کی یہ دعوت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں سے تمسک کی یہ پکار اور شریعت کو حَکم بنانے کی یہ جدوجہد بُری طرح کھٹک رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا کے مختلف خطوں میں کہیں بلا واسطہ اور کہیں اپنے کاسہ لیسوں اور حاشیہ برداروں کے ذریعے بالواسطہ اس دعوت وفکر کے حاملین کے خلاف ہر طرح کی سرکشی، جبر، ظلم اور تعدی روا رکھے ہوئے ہیں۔ کفر بے تحاشا وسائل، جدید ترین عسکری ساز وسامان، موثر ترین ٹیکنالوجی، ہر طرح کے ہولناک اسلحے، اپنے ہاتھ کی گھڑی عالمی ومقامی ذرائع ابلاغ کے کذب وفریب پر مبنی پروپیگنڈے، اپنے غلامانِ خاص کی صورت میں امتِ مسلمہ کی گردنوں پر مسلط شکم پرست مرتد حکام اور نت نئے مکر اور سازشوں کے بل بوتے پر مجاہدین کے خلاف صف آرا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود ہر محاذ اور ہر میدان میں اس پاکیزہ دعوت کے علم برداروں کے اُجلے کردار اور عزم واستقامت، صبر ومصابرت، توکل علی اللہ، جانفشانی وجواں مردی اور جرات واستقلال کے سامنے اُس کی کامیابی خوابِ محض بن کر رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت، رحمت اور اُس کی خاص مدد ہی کے بل بوتے پر اہل ایمان' دنیا کی تمام قوتوں کے مقابلے میں برتر قوت اور تمام لشکروں کے مقابلے میں فاتح لشکر کے طور پر ابھرے ہیں۔ اب سیکولرازم کے رسیا، دین سے نفرت وکدورت کو سینوں میں پالنے والے اور اسلام کی تعلیمات کو ''زمانۂ گم گشتہ'' سے تعبیر کرنے والے حیران وششدر ہیں کہ یہ کیونکر ممکن ہوا کہ انتہا درجے کی بے سروسامانی' بے انتہا وسائل کی حامل ''لازوال'' قوتوں پر غالب آ رہی ہے...... اُن کے لیے تو یہ عقدۂ لاینحل ہی رہے گا کہ مغرب کی ترقی اور کفار کی ''جلوہ آفرینیاں'' جن کے دماغوں کی خرابی کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ اُن کی فطرتِ ایماں کو بھی مسخ کر چکی ہیں...... لیکن جن کے دلوں کو ایمان کی چاشنی نصیب ہوئی اور جن کے قلب وذہن میں ہمہ وقت رب سے ملاقات کا سودا سمایا رہتا ہے، وہ تو اس راز کو بخوبی جانتے اور اپنے رب کے اس فرمان پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّهِ وَاللّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ......

افغانستان سے امریکی انخلا کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے...... مجاہدین فی سبیل اللہ کے ہاں اس عظیم فتح کی بنیاد پر نہ تکبر وغرور کہیں جھلکتا ہے...... نہ اپنی ہمت، طاقت، بہادری، زور آوری اور تدابیر پر گھمنڈ کا منظر کہیں دکھائی دیتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایمان میں ڈھلے یہ وجود دنیا کی ''سپر پاورز'' کے اتحاد کو نامرادیوں سے دوچار کرنے کا سہرا محض اللہ تعالیٰ کی رحمت، نصرت، فضل، تائید اور مدد کو قرار دیتے ہیں اور اُس کی بندگی کرتے ہوئے اُس کے حضور انکساری اور عجز مزید جھک رہے ہیں۔ اس کے برعکس صلیبی دنیا کے ''عقل مندوں'' کے دماغ اس بُری طرح مسخ ہو چکے ہیں کہ افغانستان میں اپنی تمام تر طاقت جھونک دینے اور جواب میں عبرت ناک شکست کا سامنا کرنے کے باوجود وہ امت مسلمہ کے خلاف نئے محاذ کھولنے اور اپنی بچی کھچی ''ویلیو'' سے ہاتھ دھونے پر مُصر نظر آتے ہیں۔ مالی میں شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ اور دینِ اسلام کی عمل داری پر کاربند مجاہدین کے خلاف صلیبی فرانس نے جارحیت کا آغاز کیا ہے...... تصویر کم وبیش وہی ہے جو ۲۰۰۱ء میں تھی...... صلیبی دنیا کا اتحاد، مسلم خطوں پر مسلط اُن کے غلاموں کی چاکری، مجاہدین کا شہر اور قریے چھوڑ کر چھاپہ مار جہادی کارروائیوں اور استشہادی حملوں کا آغاز کرنا...... باذن اللہ نتائج بھی ہرگز مختلف نہیں ہوں گے...... مجاہدین کو حاصل ہونے والی کامیابی کی نوید تو ابھی سے سنائی دے رہی ہے...... چند ہی ہفتوں میں فرانس نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ جلد از جلد مالی سے اپنی فوجیں نکالنا چاہتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہے کہ دنیا کے ہر خطے اور علاقے میں اہل ایمان کی آزمائش کے بعد اُنہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے حصۂ وافر عطا فرمائے اور کفر کو ہر جگہ ذلت ورسوائی کے گھونٹ پینے پر مجبور کرے...... ارضِ شام میں بھی یہی آزمائشیں امت کو درپیش ہیں...... رافضی بشار کے ظلم وجور کے طوفانوں میں گھرے مسلمانانِ شام عزم وحوصلہ اور صبر سے اس طوفان کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔ جبھۃ النصرۃ کی صورت میں مجاہدین کا اتحاد آئے روز بڑی کارروائیوں کے نتیجے میں اہم کامیابیاں حاصل کر رہا ہے...... بشار تمام جور وستم کے باوجود اُس کے گرد گھیرا تنگ ہو رہا ہے......

ادھر نظامِ پاکستان کی حالت یہ ہے کہ نیٹو کے افغانستان سے بھاگ نکلنے کے لیے بعد اُس کی رالیں ٹپک رہی ہیں افغان مسلمانوں کی بستیوں کو ویران اور شہروں کو کھنڈر بنا دینے والے صلیبی اتحادیوں کے فوجی ساز وسامان پر...... پاکستانی فوجی حکام نے باقاعدہ طور پر اپنے آقاؤں کے حضور درخواست کی ہے کہ افغانستان سے واپسی پر کم از کم آدھا فوجی سامان تو پاکستان کو دے کر ہی جائیں تاکہ اُن کے جانے کے بعد مسلمانوں کے خون سے کھیلنے کے لیے اُنہیں کسی طرح سے وسائل وآلات کی کمی کا مسئلہ درپیش نہ آئے۔ اہل ایمان کی جان، مال، عزت، آبرو سے کھُل کر کھیلنا اور سب سے بڑھ کر اُن کے دین سے اُنہیں دور کر دینا' کفار کی مکمل پشت پناہی کے حامل اس طاغوتی نظام کا ہدف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آزاد قبائل سمیت پورے پاکستان میں جہاں کہیں شریعت کے متوالے اس طاغوت کی نظر میں آتے ہیں' اُنہیں، اُن کے اہل خانہ اور بچوں کو پکڑنے، شہید کرنے، اُن کی مساجد، گھروں، بازاروں کو اجاڑنے کے لیے مستعد وتیار رہتا ہے۔ اسی طرح یہ نظامِ باطل اس حقیقت سے بھی پوری طرح آگاہ ہے کہ اس خطے میں اہل ایمان کی دین سے وابستگی، جہاد کی آبیاری اور طواغیتِ عصر کے خلاف میدان میں نکلنے کا داعیہ پیدا کرنے کا بنیادی محرک علمائے کرام اور دینی مدارس ہی ہیں...... یہی وجہ ہے کہ علم دین کو اپنے اندر سمو کر عمل کے سانچوں میں ڈھلے علمائے کرام اب نظامِ پاکستان کی نظر ناقابل برداشت حد تک مبغوض ٹھہرے ہیں...... اسی لیے اُنہیں پے در پے شہید کیا جا رہا ہے۔ مسلمانانِ پاکستان کے لیے یہی وقت ہے کہ وہ اپنے عملی کردار کے ذریعے کفار کی سرپرستی میں چلنے والے اس نظام سے چھٹکارے کا سامان کریں کہ جس نے اُن کی دنیاوی زندگیوں کو بھی تنگی، عسرت، بدحالی اور بے برکتی سے بھر دیا ہے جب کہ اُن کے دین وایمان پر بھی ہر طرح کے وار کرنے میں کوئی جھجک اور عار محسوس نہیں کرتا......

نفسانی خواہشات سے نجات کے پچاس ذرائع

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ پر رکھیے:

۱۳۔دوسروں کے بارے میں اس بات کا کماحقہ تصور کرے پھر اپنے آپ کو اس مقام پر لے جائے اور دیکھے: کیا دونوں معاملے میں اس کی عقل کا فیصلہ ایک ہی ہے؟؟

عقل ودین کا فیصلہ:

۱۴۔اپنے نفس کی خواہش پر غور کرے اور اپنی عقل ودین سے اس کے متعلق دریافت کرے، یہ دونوں اسے بتائیں گے کہ یہ کوئی اہم بات نہیں ہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی عورت اچھی لگے تو اس کی گندی اور بدبو دار جگہوں کا خیال کرے (وہ بری لگنے لگے گی)۔

ذلت سے برتری:

۱۵۔خواہش نفس کی غلامی کی ذلت سے اپنے آپ کو بلند تصور کرے۔جو شخص ایک بار بھی اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے لازمی طور پر اپنے آپ کو ذلت میں مبتلا کرتا ہے۔خواہشاتِ نفس کے بندوں کی اکڑفوں اور کبر وغرور سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ وہ اندرونی طور پر بے حد ذلیل اور پست ہوتے ہیں لیکن عجب انداز سے ذلت وغرور (احساس کم تری وبرتری) دونوں ان میں یک جا ہوتا ہے۔

خیر وشر کا موازنہ:

۱۶۔دین وآبرو اور مال وجاہ کی سلامتی ایک طرف اور مطلوبہ لذت کا حصول دوسری طرف، دونوں میں موازنہ کرے۔ان دونوں کے درمیان قطعی کوئی نسبت نہیں۔اس سے بڑا نادان کون ہوگا جو لذت کے بدلہ میں دین کو فروخت کرے!

بلند ہمتی:

۱۷۔اپنے دشمن کے زیر تسلط اور اس کے قابو میں رہنے سے اپنے آپ کو بلند تصور کرے کیونکہ شیطان جب بندہ میں ہمت وعزیمت کی کمزوری اور خواہشاتِ نفس کی طرف جھکاؤ اور میلان دیکھتا ہے تو اس کو زیر کرنے کی لالچ کرتا ہے۔وہ موقع پاتے ہی اسے چت کر دیتا اور خواہشات کی لگام پہنا کر جہاں چاہتا ہے لے جاتا ہے۔اس کے برعکس جب وہ بندہ میں قوت وعزیمت، شرف نفس اور علو وہمت دیکھتا ہے تو کسی حد تک مایوس ہو جاتا ہے البتہ چوری، چپکے اور دھوکے سے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔

خواہش نفس کی پیروی کے نقصانات:

۱۸۔یہ بات ذہن نشین رہے کہ خواہش نفس جس چیز میں مل جاتی ہے اسے بگاڑ کے رکھ دیتی ہے۔

اگر علم میں خواہش نفس کی ملاوٹ ہو جائے تو بدعت وضلالت جنم لیتی ہے اور ایسا عالم خواہش پرستوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔اگر زہد میں اس کی آمیزش ہو جائے تو ریاکاری اور سنت رسول علیہ السلام سے روگردانی پیدا ہو جاتی ہے۔اگر فیصلہ کرنے میں اس کی ملاوٹ ہو جائے تو حق تلفی پر اکساتی ہے اور انسان کو ظالم بنا دیتی ہے۔اگر تقسیم میں اس کی ملاوٹ ہو جائے تو عادلانہ کے بجائے اسے ظالمانہ بنا دیتی ہے۔اگر مناصب کی تولیت ومعزولی میں اس کی ملاوٹ ہو جائے تو انسان اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کی خیانت میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر وہ اپنی خواہش سے اہلیت وصلاحیت کو دیکھے بغیر جسے چاہتا ہے عہدہ ومنصب سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے معزول کرتا ہے۔اگر عبادت میں خواہش کی ملاوٹ ہو جائے تو وہ اطاعت اور تقرب کا ذریعہ نہیں بنتی۔غرض یہ کہ جس چیز میں بھی خواہش نفس کی ملاوٹ ہو جاتی ہے اسے بگاڑ کے رکھ دیتی ہے۔

شیطان کا چور دروازہ:

۱۹۔یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ نفسانی خواہشات ہی کے چور دروازے سے شیطان انسان پر داخل ہوتا ہے۔انسان کے دل ودماغ، فکر ونظر، اور اعمال وکردار میں فساد اور بگاڑ پیدا کرنے کے لیے شیطان دروازے کی تلاش میں ہوتا ہے پھر جب خواہشات کا دروازہ پا جاتا ہے تو اس کے ذریعہ داخل ہو کر تمام اعضا میں زہر کی طرح پھیل جاتا ہے۔

شریعت کی خلاف ورزی:

۲۰۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خواہشاتِ نفس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت کے منافی بنایا ہے اور خواہشات کی اتباع کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے منافی قرار دیا ہے نیز لوگوں کی دو قسمیں بتائی ہیں: ایک وہ جو وحی کا اتباع کرتے ہیں، دوسرے وہ جو خواہشاتِ نفس کے پیچھے چلتے ہیں۔قرآن مجید میں اس کا ذکر بکثرت ہوا ہے۔فرمان باری ہے:

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآئَهُمْ (القصص: ۵۰)

''پھر اگر یہ آپ کی بات نہ مانیں تو آپ یقین کرلیں کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کررہے ہیں''۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَلَـئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ

اللّٰہِ مِنْ وّلِیّ وّلاَ نَصِیْرٍ (البقرۃ: ۱۲۰)

’’اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آ جانے کے پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار‘‘۔

حیوانات کی مشابہت:

۲۱۔اللہ تعالیٰ نے خواہش پرستوں کی تشبیہ ان حیوانات سے دی ہے جو صورت و معنی دونوں لحاظ سے سب سے حقیر اور خسیس مانے جاتے ہیں۔کبھی کتے سے تشبیہ دی اور فرمایا:

وَلٰکِنّہُ أَخْلَدَ اِلَی الارْضِ وَاتّبَعَ ھَوَاہُ فَمَثَلُہُ کَمَثَلِ الْکَلْبِ (أعراف: ۱۷۶)

’’لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہوگیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی‘‘۔

اور کبھی گدھے سے تشبیہ دی اور فرمایا:

کَأَنّھُمْ حُمُر مُّسْتَنْفِرَۃ فَرّتْ مِنْ قَسْوَرَۃٍ(مدثر ۵۰۔۵۱)

’’گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہوں‘‘۔

اور کبھی اللہ تعالیٰ نے ان کی صورتیں بندروں اور سوروں کی شکل میں تبدیل فرمادی۔

نا اہلی ونالائقی:

۲۲۔خواہش نفس کا پیروکار قیادت وسیادت اور امامت وپیشوائی کا اہل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس لائق ہوتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور بات مانی جائے۔اسی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو امامت سے معزول فرمایا ہے اور اس کی بات ماننے سے روکا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

اِنّیْ جَاعِلُکَ لِلنّاسِ اِمَاماً قَالَ وَمِنْ ذُرّیّتِیْ قَالَ لاَیَنَالُ عَھْدِیْ الظّالِمِیْنَ(البقرۃ ۱۲۴)

’’میں تمھیں لوگوں کا امام بنادوں گا،عرض کرنے لگے اور میری اولاد کو؟ فرمایا: میرا وعدہ ظالموں سے نہیں‘‘۔

یعنی خواہشِ نفس کے غلام سب کے سب ظالم ہیں لہٰذا اس وعدہ کے مستحق نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

بَلِ اتّبَعَ الّذِیْنَ ظَلَمُوْا أَھْوَآءَ ھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ(روم: ۲۹)

’’بلکہ بات یہ ہے کہ ظالم تو بغیر علم کے خواہش کے پیچھے چل رہے ہیں‘‘۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَہُ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتّبَعَ ھَوَاہُ وَکَانَ أَمْرُہُ فُرُطاً(الکھف: ۲۸)

’’دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گذر چکا ہے‘‘۔

بت پرستی:

۲۳۔اللہ تعالیٰ نے خواہش پرست کو بت پرست کے درجہ میں رکھا ہے۔فرمایا:

أَرَأَیْتَ مَنِ اتّخَذَ اِلٰھَہُ ھَوَاہُ(فرقان: ۴۳)

’’کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے‘‘۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات دو مقامات پر ارشاد فرمائی۔

امام حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:اس سے وہ منافق مراد ہے کہ جس چیز کی بھی خواہش کرتا ہے' کر بیٹھتا ہے۔نیز یہ بھی فرمایا کہ منافق اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے،اس کا نفس جس بات کی خواہش کرتا ہے وہ بغیر روک ٹوک اور بلا چون وچرا کرتا جاتا ہے۔

جھنم کا باڑہ:

۲۴۔نفسانی خواہشات ہی جہنم کا باڑھ ہیں، اسی سے جہنم گھری ہوئی ہے لہٰذا جو نفسانی خواہشات کا شکار ہوگا جہنم سے دوچار ہوگا۔جیسا کہ صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

’’جنت کو ناپسندیدہ چیزوں سے اور جہنم کو نفسانی خواہشات سے گھیر دیا گیا ہے‘‘۔

ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ :

’’جب اللہ تعالیٰ نے جنت کی تخلیق فرمائی، جبریل علیہ السلام کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ جنت کو اور اہل جنت کے لیے جو کچھ میں نے اس میں تیار کر رکھا ہے اس کو دیکھ کر آ ؤ۔چنانچہ جب وہ جنت دیکھ کر واپس ہوئے تو کہا : تیری عزت کی قسم! تیرا جو بندہ اس کے بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا۔پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنت کو ناگوار چیزوں سے گھیر دیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے جبریل کو دوبارہ جا کر دیکھنے کا حکم دیا جب کہ اسے ناپسندیدہ چیزوں سے گھیرا جا چکا تھا جبریل علیہ السلام نے واپس آ کر کہا: تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی نہ داخل ہو سکے گا۔پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا : جہنم اور اہل جہنم کے لیے میں نے جو کچھ تیار کر رکھا ہے اس کو جا کر دیکھو، جبریل آئے اور دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر چڑھا جاتا ہے۔لوٹ کر آئے اور باری تعالیٰ سے عرض کیا : تیری عزت کی قسم!اس کا حال جو سنے گا اس میں نہیں داخل ہوگا۔پھر اللہ کے حکم سے اس کو نفسانی خواہشات سے گھیر دیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر جا کر دیکھو۔ اب دیکھا تو اسے شہوات سے گھیرا جا چکا تھا۔لوٹ کر آئے اور کہا : تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی نجات نہ پا سکے گا‘‘۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16 جنوری:صوبہ کنڑ............ضلع اسد آباد............مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گن کی فائرنگ............امریکی ہیلی کاپٹر کو مار گرایا............ہیلی کاپٹر میں سوار تمام صلیبی ہلاک

صبر اور مصابرۃ...... ہمارے جہادی اخلاق

شیخ محمود محمد الخزندار

(یہ مضمون اسلامی اخلاق پر عربی میں مجاہدین کی مشہور کتاب ''ھذہ اخلاقنا'' میں سے لیا گیا ہے)

اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ

''تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو''۔

ایک مجاہد جس نے اپنے نفس کو قربانی کی راہ کے لیے تیار کرلیا وہ اُس وقت تک اِس راہ پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا جب تک اُس میں صبر کی صفت راسخ نہ ہو۔ ایسے ہی کوئی بھی گروہ جسے مصائب کا سامنا ہو اُن کے درمیان تعلق اور اُن کی بنیاد حق کی گواہی اور صبر سے ہی مضبوط ہوسکتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام مؤمنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ(ال عمران: ۲۰۰)

''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ''۔

اختیاری صبر کی کئی تعریفات کی گئی ہیں جن میں سے چند اقوال یہاں ذکر کیے جائیں گے:

امام طبریؒ فرماتے ہیں:

''صبر سے مراد اپنے نفس کو اس کی پسندیدہ چیزوں اور خواہشات سے روکنا ہے''

ابراہیم خواصؒ کا قول ہے کہ:

''صبر کا مطلب کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنا ہے''۔

ابن الجوزیؒ صبر کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''نفس کو اُس عمل سے روکنا جو وہ پسند کرے اور ایسے عمل پر مجبور کرنا جو وہ نہ کرنا چاہے''۔

جب کہ ناگہانی مصیبت اور آزمائش جس میں انسان کا کوئی اختیار نہیں اِس پر صبر کے متعلق ابن عطاءؒ فرماتے ہیں:

''صبر، آزمائش کو اچھے طریقے سے برداشت کرنے کا نام ہے''۔

ابو علی الدقاق کہتے ہیں:

''صبر کی حقیقت یہ ہے کہ تقدیر پر اعتراض نہ کیا جائے''۔

زندگی حق و باطل کے معرکے کا نام ہے اور اس معرکے میں وہی شخص کامیاب ہوسکتا ہے جو زیادہ صبر کرنے والا اور ثابت قدم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيراً (الفرقان: ۲۰)

''اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟'' (الفرقان: ۲۰)

اور اہلِ باطل ایک دوسرے کو گمراہی پر جمے رہنے کی نصیحت کرتے ہیں:

إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا(الفرقان: ۴۲)

''(وہ تو کہتے ہیں) کہ ہم اس پر جمے رہے ورنہ انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی''۔

وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ(ص: ٦)

''اِن کے سردار کہتے ہوئے چلے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو''۔

اہلِ حق گمراہوں سے کہتے ہیں:

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا (ابراھیم: ۱۲)

''واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم ان پر صبر ہی کریں گے''۔

حتیٰ کہ اہلِ حق کو سنۃ اللہ کے مطابق نصرت اور ثابت قدمی عطا ہو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُواْ (الاعراف: ۱۳۷)

''اور آپ کے رب کا نیک وعدہ، بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہوگیا''۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (السجدۃ: ۲۴)

''اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے اِن میں سے ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے''۔

16 جنوری: صوبہ دائی کنڈی......ضلع گیزاب......مجاہدین کا دو چیک پوسٹوں پر حملہ......چیک پوسٹیں تباہ......8 فوجی ہلاک

اکثر لوگ عذر پیش کرتے ہیں کہ ان کی طبع اُن پر غالب آجاتی ہے جس کے باعث وہ صبر وتحمل کے متحمل نہیں ہوسکتے۔لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو غصّے پر قابو، حرام کاموں سے پرہیز، وسیع القلبی ، اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر قناعت اور آزمائشوں پر برداشت کے ذریعے صبر کی صفت پیدا ہوسکتی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بنا دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقلال عطا کردیتا ہے۔''(صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ)

اس کی وضاحت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کچھ یوں کرتے ہیں:

''اللہ اسے صبر واستقلال دیتا ہے یعنی: انسان کو اس قدر مضبوط بنا دیتا ہے کہ صبر کرنا اُس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔وہ تکالیف سے نبرد آزما ہوتا ہے ایسی صورت میں اللہ کی مدد اُس کے ساتھ رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنی منزل مراد پالیتا ہے''۔(فتح الباری)

وہ صبر پسندیدہ ہے جس میں تنگی، الجھن، مایوسی اور شکوہ کا اظہار نہ ہو، اسی مفہوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا:

''اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ اللہ کی رحمت کی امید لگائے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔'' (صحیح البخاری، کتاب الانبیاء)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:

''صبر سے مراد یہ ہے کہ بغیر کسی پریشانی اور تنگی کے اظہار کے اللہ کی قضا پر راضی ہونا''۔

اسلام کی دعوت کی ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر جمیل کی تلقین کی گئی ،اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

فَاصْبِرْ صَبْراً جَمِيْلاً (المعارج:۵)

''پس آپ صبرِ جمیل اختیار کیجیے''۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''صبر جمیل یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے شکوہ اور اختلاف نہ ہو''۔

صبرِ محمود کی صفت یہ بھی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر مکمل توکل اور یقین ہو۔یہ یقین ہی ہے جو ایک مجاہد کو آگے بڑھنے پر ابھارتا ہے اور پیٹھ پھیرنے سے روکتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا:''اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو میری خطائیں معاف ہوجائیں گی؟''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اگر تم اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے پیٹھ پھیرے بغیر مارے جاؤ اور تم صبر کرو اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والے ہو تو تمہاری خطائیں معاف ہو جائیں گی۔'' (ترمذی، کتاب الایمان)۔یہ وہ صبر اور یقین ہے جو سختی کے لمحات میں انسان کے زبان وعمل سے بے صبری کے اظہار کو روکتا ہے۔

جو لوگ صبر واستقامت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ اس کی لذت اور ثمرات سے واقف ہیں اور پریشانیوں پر صبر کا اثر اُن کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:''ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر ہی میں پائی ہے''۔

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبر کے متعلق فرماتے ہیں:

''کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اِس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی''۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ)

اسی طرح ایک جگہ فرمایا:

''صبر روشنی ہے''۔(صحیح المسلم، کتاب الطہارۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صابرین کے اجر پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا:

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کے ہر کام میں خیر ہے اور یہ معاملہ مومن کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں ہے، اگر اس کو فراخی ملتی ہے تو شکر کرتا ہے یہ اُس کے لیے خیر ہے اور اگر تنگی آتی ہے تو صبر کرتا ہے جو کہ اُس کے لیے بہتر ہے''۔(صحیح المسلم، زہد والرقائق)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

اور اگر صبر کرلو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے''۔(النحل:۱۲۶)

اسی صبر کے ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے بہترین لوگ پہچانے جاتے ہیں، فرمانِ ربانی ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ (محمد: ۳۱)

''یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تا کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کردیں اور ہم تمہاری حالتوں کو بھی جانچ لیں''۔

لوگ گمان کرتے ہیں کہ صبر کمزوری اور ذلت کی نشانی ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی مظلوم پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ اُس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے۔''(صحیح الجامع)

17 جنوری: صوبہ غزنی............ضلع قرہ باغ............ایک بہادر مجاہد نے افغان فوج اور مقامی لشکر کا تن تنہا 12 گھنٹے تک مقابلہ............3 افغان فوج اور 5 اربا کی اہل کار ہلاک

صبر پر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے بشارتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خوش خبری دی ہے۔

''جان لو کہ صبر کو تم مشکل جانتے ہو لیکن اس میں خیر کثیر ہے، صبر سے ہی فتح حاصل ہوتی ہے، رنج کے بعد ہی خوشی نصیب ہوتی ہے اور ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے''۔(مسند احمد)

مسلم معاشرے میں ایک دوسرے کو کثرت سے صبر کی تلقین کی جاتی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو کسی قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔'' (صحیح بخاری)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحب زادی کے بیٹے وفات پا گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیغام دیا کہ:

''بے شک اللہ کے لیے ہی ہے جو وہ لیتا ہے اور جو دیتا ہے اور اُس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے پس تم صبر کرو''۔(صحیح بخاری، کتاب الجنائز)

ایسا معاشرہ ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے جس میں وہ صفات نہ پائی جائیں جن کا تذکرہ قرآن کریم میں کچھ یوں ملتا ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر:۳)

''جنہوں نے آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی''۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد:۱۷)

''اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں''۔

کیونکہ صبر کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اس کو اپنانے کی جدوجہد کرے اور صبرِ جمیل کے درجے تک پہنچے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صابرین کے لیے جو وعدے کیے ہیں انہی پر یقین جو انسان کو صبر پر ابھارتا ہے۔ جیسا کہ گناہوں کا ختم ہونا، درجات کی بلندی اور نیکیوں کا بڑھنا...... یہ سب صبر کے ثمرات میں سے ہے۔ ایک عورت کا قصہ بیان کیا جاتا ہے جسے مرگی کی بیماری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیتے ہوئے فرمایا کہ:

''تم کیا چاہتی ہو کہ تم صبر کرو اور جنت حاصل کرو، یا میں تمہارے لیے دعا کروں اور تم شفایاب ہو جاؤ؟ اس نے کہا: میں صبر کروں گی۔'' (صحیح البخاری)

اسی طرح تین افراد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے مال، جانوروں وغیرہ میں تنگ دستی کی شکایت کی، تو حضرت عبداللہؓ نے ان سے فرمایا: ''چاہو تو تم ہمارے پاس آنا ہمارے لیے جو ممکن ہوا تمہاری مدد کریں گے، یا اگر تم چاہتے ہو تو حاکم سے تمہاری سفارش کریں گے یا پھر تم صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ''قیامت کے روز فقرا اور مہاجرین اغنیا کی نسبت چالیس سال قبل جنت میں داخل کیے جائیں گے'' اُن لوگوں نے کہا: اب ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہ کریں گے''۔(صحیح مسلم)

اسی طرح صبر میں مدد کرنے والے امور میں سے ایک سابق انبیاء اور صالحین کے واقعات کا مطالعہ بھی ہے۔ مثلاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے مالِ غنیمت کی تقسیم پر اعتراض کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ موسیٰ (علیہ السلام) پر رحم فرمائے وہ اس سے زیادہ ستائے گئے لیکن انہوں نے صبر کیا۔''(صحیح البخاری)

قرآن نے کچھ یوں بیان کیا کہ:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُوْلُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (الاحقاف:۳۵)

''پس صبر کیجیے جیسے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا''۔

آزمائش اور تکلیف پر صبر کرنا اُس وقت آسان ہو جاتا ہے جب انسان کو علم ہوتا ہے کہ آزمائش انسان کے ایمان کی مضبوطی کے مطابق ہی ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے زیادہ آزمائشیں کن لوگوں پر آتی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انبیاء پر پھر ان کے بعد جو افضل اور بہتر ہو درجہ بدرجہ بندہ کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اس کے دین میں پختگی ہوگی تو اس کی آزمائش سخت ہوگی اور اگر اس کے دین میں نرمی ہوگی تو اس کی آزمائش بھی اس اعتبار سے ہوگی مصیبت بندے سے ٹلتی نہیں یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے ذمے ایک بھی خطا نہیں رہتی۔''(سنن ابن ماجہ)

صابر کو جب اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ صبر اس کے گناہوں کو دھوڈالتا ہے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اور رضا کا پہلے سے بڑھ کے حریص ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کے اعمال صالحہ اتنے نہیں ہوتے جو ان کو بلند درجات تک پہنچا دیں لیکن صبر کی وجہ سے وہ اعلیٰ مقامات پا جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

17 جنوری: صوبہ ہرات............ضلع شین ڈنڈ میں............بارودی سرنگ دھماکہ............اٹالین ٹینک تباہ............ٹینک میں سوار 4 فوجی ہلاک

گناہوں سے ہجرت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین من یھدی اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا وشفیعنا ونبینامحمداعبدہ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلماتسلیماکثیرا کثیرا اما بعد

فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّى Oوَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى O بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا O وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى Oإِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى Oصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى O

سب سے پہلے ایک بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ آدمی میں اگر بری عادتیں موجود ہوں اور بری خصلتیں اُس کے اندر پائی جاتی ہوں تو اُن کو ختم کرنا اور اُن کو دور کرنا آسان کام نہیں ہے، بہت مشکل کام ہے۔آدمی عادت سے مجبور ہوتا ہے اور خدانخواستہ اگر بری عادت پڑ جائے تو پھر وہ اُسی میں مبتلا رہتا ہے۔اگر اس کو اپنی اصلاح مطلوب ہے اور وہ یہ چاہتا کہ وہ صحیح ہوجائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرب اُس کو حاصل ہوجائے تو وہ اس پر موقوف ہے کہ وہ بری عادتوں کو ختم کردے۔

یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ اگر ایک آدمی احکام شریعہ کی پابندی کرتا ہے......احکام شریعہ میں نماز روزہ بھی داخل ہے، احکام شریعہ میں خرید وفروخت اور بیع و شراء کے معاملات بھی داخل ہیں اور احکام شریعہ کے اندر رہن سہن کے جو اسلامی اصول ہیں اُن کی رعایت بھی داخل ہے۔اگر کوئی آدمی ان احکام شریعہ کی پابندی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو دوامی ذکر کی توفیق بھی عطا فرمائی ہے تو وہ ولی ہے......اور اُس کو ولایت عامہ نہیں بلکہ ولایت خاصہ حاصل ہے۔چاہے اُس کے ہاتھ پر کوئی کرامت ظاہر ہو یا نہ ہو، چاہے وہ صاحبِ کشف ہو یا نہ ہو، چاہے وہ مستجاب الدعوات ہو یا نہ ہو، کچھ بھی نہ ہو......لیکن دوامِ ذکر کی توفیق اُس کو حاصل ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ اسلامی احکام کی پابندی وہ کرتا ہے......تو بظاہر دیکھنے میں وہ ایک عام سا آدمی معلوم ہوگا لیکن وہ عام آدمی نہیں ہے......وہ آدمی ولایت کے منصب پر فائز ہے۔اور ولایت کے لیے قطعاً نہ کشف و کرامت کی ضرورت ہے اور نہ ولایت کے لیے عجائبات کا ظہور اور عجائبات کا صدور ضروری ہے۔

اگر کسی آدمی کے اخلاقِ ظاہرہ صحیح نہیں ہیں تو وہ ولایت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا، کبھی نہیں پہنچ سکتا۔اگر اُس کے اندر تکبر ہے، وہ ولی نہیں بن سکتا......اگر اُس کے اندر ریاکاری ہے تو وہ کبھی ولی نہیں بن سکتا......اگر اُس کے اندر خود پسندی ہے تو وہ کبھی ولی نہیں بن سکتا......

اسی طریقے سے اگر دوسروں کی ایذارسانی کا سلسلہ اُس کے پاس موجود ہے تو وہ کبھی ولی نہیں بن سکتا......احکام شریعہ کی پابندی اور دوامِ ذکر......دوامِ ذکر میں یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ تسبیح ہی پڑھتے رہیں......دوام ذکر میں یہ بھی داخل ہے کہ جب آپ مسجد میں جائیں تو مسجد میں داخل ہونے کی دعا آپ پڑھتے ہیں......مسجد سے جب جانے لگیں تو مسجد سے نکلنے کا جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......گھر میں داخل ہونے کے وقت جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......گھر سے نکلتے ہوئے جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......رات کو سوتے ہوئے جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......نیند سے بیدار ہونے کے بعد جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......بازار میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے، تو اُس کے لیے جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......بیت الخلا میں جانے کے لیے جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں......بیت الخلا سے نکلتے وقت جو ذکر ہے وہ آپ پڑھتے ہیں تو تب بھی آپ **الذاکرین اللّٰہ کثیرا** میں داخل ہیں......

اگر آپ کو تسبیحات پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے تو ٹھیک ہے......اس میں کسی قسم کے اشکال اور شبہے کی بات نہیں......لیکن اگر تسبیحات کا موقع آپ کو نہیں ملتا اور آپ مختلف اوقات کے لیے سکھائی گئی دعائیں اور اذکار، جو احادیث میں آئے ہیں...... اُن کی پابندی کرتے ہیں تو اس سے بھی آپ ذکر کثیر کرنے والے شمار ہوں گے۔کہنے کو میں بھی مسلمان ہوں، آپ بھی مسلمان ہیں......اور سب کے سب لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ** ''مسلمان تو وہ ہوتا ہے کہ نہ اُس کے ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور نہ اُس کی زبان سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے''......ہم اپنی زبان سے کتنی غیبتیں کرتے ہیں؟ ہم اپنی زبان سے کتنی چغلیاں کرتے ہیں؟ ہم اپنی زبان سے کتنے بہتان باندھتے ہیں؟ ہم اپنی زبان سے کتنی شیخیاں بگھارتے ہیں؟ اور اپنی زبان سے خود اپنی تعریف کے پُل باندھتے ہیں......

یہ حرکتیں کرنے والا آدمی مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ہمارے ہاتھ کا

18 جنوری:صوبہ پروان............بگرام ائیربیس............مجاہدین کے راکٹ حملے............3 تین ٹھیکے دار ہلاک............20 زخمی

کس قدر غلط استعمال ہوتا ہے......ہاتھ سے ہم دوسروں کی چیزیں بھی اٹھا لیتے ہیں، ہاتھ سے ہم دوسروں پر ظلم وجبر کا سلسلہ اور مار پٹائی کا سلسلہ بھی اختیار کرتے ہیں......ہاتھ سے ہم دوسروں کو دھکا بھی دے دیتے ہیں......ہمارا یہ ہاتھ ایذا رسانی میں استعمال ہوتا ہے......ہماری زبان بھی ایذا رسانی میں استعمال ہوتی رہتی ہے......نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده**......ہماری معاشرتی زندگی اور ہمارے رہن سہن کے طریقے ان ایذا رسانیوں سے بھرے پڑے ہیں۔کوئی بھی اپنے رہن سہن کے طریقوں میں اس بات کا اہتمام نہیں کرتا کہ دوسروں کو میری طرف سے کوئی تکلیف نہ ہو۔

علمانے ''**المسلم**'' کے معنی کیے ہیں ''**المسلم الکامل، المسلم الممدوح**'' قابل تعریف مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان سے اور جس کے ہاتھ سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے......اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو ٹھیک ہے، نام کا وہ مسلمان ہے لیکن کامل مسلمان وہ نہیں ہے، قابل تعریف نہیں ہے۔ایک بات علما نے دوسری فرمائی ہے، وہ یہ کہ مسلمان کہلانے کا حق ہی اُس آدمی کو حاصل ہے جس سے کسی کو تکلیف نہ ہو......اور اگر کسی کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اُس کی پرواہ نہیں کرتا، وہ اس کا حق دار نہیں ہے کہ اُس کو مسلمان کہا جائے۔علما نے دوسری توجیہ کو ترجیح دی ہے۔

اگر آپ مسلم کامل کی توجیہ کریں گے یا مسلم ممدوح کی توجیہ کریں گے تو آدمی یہ کہہ کر جان چھڑا لے گا کہ بھئی! ہمارے اندر تو اور بھی بہت سی کوتاہیاں ہیں، اگر یہ بھی ایک کوتاہی ہے تو کیا ہوا، ہم کب کہتے ہیں کہ ہم کامل ہیں؟ ہم کب کہتے ہیں کہ ہم قابل تعریف ہیں؟ ہمارے اندر تو کوتاہیاں ہی کوتاہیاں بھری ہوئی ہیں۔تو اس طرح کہہ کر آدمی دوسروں کو ایذا رسانی کرنے کے عمل سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔لیکن جب اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تم کو مسلمان ہم جب شمار کریں گے جب کہ تم سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے، تب ہم تم کو مسلمان شمار کریں گے۔اور اگر تم دوسرے مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے ہو تو ہم تمہیں مسلمان شمار نہیں کریں گے، یہ زیادہ مؤثر عنوان ہے۔

اس کے بعد ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کا ذکر کیا ہے اور ہاتھ کا ذکر کیا ہے......ہم نے عرض کیا تھا کہ زبان سے آدمی تہمتیں بھی لگاتا ہے، زبان سے آدمی طعنہ زنی بھی کرتا ہے، زبان سے آدمی چغلیاں بھی کرتا ہے، زبان سے آدمی شیخیاں بھی بگھارتا ہے اور زبان سے آدمی دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش بھی کرتا ہے......تو زبان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا خاص طور پر، کیوں؟ اس لیے کہ زبان کے ذریعے سے تکلیف پہنچانا بہت عام ہے۔زبان کا ایذا رسانی میں استعمال بہت زیادہ ہے۔اور اس لیے کہ زبان کے ذریعے ایذا رسانی بہت آسان بھی ہے......کرنا ہی کچھ نہیں پڑتا، زبان کو ذرا سی حرکت دینی ہوتی ہے......نہ کوئی بوجھ اٹھانا پڑتا ہے، نہ کوئی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے۔

لہٰذا زبان کے ذریعے سے ایذا رسانی کا سلسلہ ایک تو بہت وسیع ہے اور دوسری بات یہ کہ اُس میں آسانی بہت ہے، کوئی مشقت نہیں ہے، پھر زبان سے آپ اُسے بھی تکلیف پہنچا سکتے ہیں جو آپ کے سامنے ہے اور اُسے بھی ایذا دے سکتے ہیں جو آپ کے سامنے نہیں بلکہ کسی اور مقام پر ہے، اُس کی برائی کی، اُس پر طعن وتشنیع کی اور جب اس کی اطلاع اُسے ہوگئی تو ظاہر ہے اُسے تکلیف تو ہوگی۔اور تیسری بات یہ کہ زبان کے ذریعے سے جو ایذا پہنچائی جاتی ہے، اُس کا دکھ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ہاتھ کے ذریعے سے اگر آپ کسی کو ایذا پہنچائیں گے تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ آپ اُسے زخمی کردیں گے، تو زخم تو ٹھیک ہوجائے گا۔زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ آپ اُس کو ضربیں لگا کر اور مار پیٹ کے ذریعے سے اُس کے ہاتھ پاؤں توڑ دیں گے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اور علاج کروانے پر وہ بھی ٹھیک ہوجائے گا۔لیکن زبان سے جو طعنے دیے جاتے ہیں اور زبان سے جو تشنیع کی جاتی ہے، اس کا زخم ختم نہیں ہوتا، وہ ہرا ہی رہتا ہے۔اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کا ذکر فرمایا ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کا ذکر کیا ہے۔ہاتھ کا ذکر اس لیے کیا کہ تمام اعضا میں زبان کے بعد سب سے زیادہ استعمال ہاتھ کا ہوتا ہے۔کھانے کے لیے ہاتھ کا استعمال ہوتا ہے، پینے کے لیے ہاتھ کا استعمال ہوتا ہے، پکڑنے کے لیے ہاتھ کا استعمال ہوتا ہے، کسی کو کوئی چیز دینے کے لیے ہاتھ کا استعمال ہوتا ہے......جتنے بھی کام ہیں اُن کے اندر زیادہ تر استعمال ہاتھ کا ہوتا ہے۔تو چونکہ کثرت استعمال ہاتھ کے لیے ہے اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عنوان تو ہاتھ کا رکھا ہے لیکن اس میں دوسرے تمام اعضا بھی شامل ہیں۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

مولانا ابوالکلام آزاد نے حضرت شیخ الہندؒ کی وفات پر کہا تھا:

''ستر برس کی عمر میں جب ان کا قد ان کے دل کی طرح اللہ کے آگے جھک گیا تھا، بیت اللہ کے بالکل قریب گرفتار کر لیے گئے اور جزیرہ مالٹا میں نظر بند رہے۔یہ مصیبت انہیں صرف اس لیے برداشت کرنا پڑی کہ اسلام اور ملت اسلام کی تباہی و بربادی پر ان کا خداترس دل صبر نہ کرسکا۔یہ عزیمت، جدوجہد اور عمل سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد، انسانیت کا پیکرِ جمیل یہ کہتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا کہ ''مرنے کا تو کچھ افسوس نہیں، افسوس تو یہ ہے کہ میں بستر پر مر رہا ہوں، تمنا یہ تھی کہ میدانِ جہاد میں ہوتا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے جرم میں میرے ٹکڑے کر دیے جاتے''۔

18 جنوری: صوبہ ہرات............ضلع شین ڈنڈ............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک امریکی ٹینک تباہ............ٹینک میں سوار 3 امریکی ہلاک اور کئی زخمی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں عبادات کا شوق وذوق

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

نوافل اشراق اور صلوٰۃ کسوف:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جس شوق و مستعدی کے ساتھ فرض نماز ادا فرماتے تھے اسی طرح نوافل، اشراق اور صلوٰۃ کسوف وغیرہ بھی پڑھتے تھے۔ بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

لقد ادرکت کبار اصحاب النبی یبتدون السوری عند المغرب(ترمذی)

''میں نے کبار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ مغرب کے وقت مسجد کے ستونوں کی طرف نماز کے لیے دوڑتے تھے''۔

اور شارحِ حدیث نے تصریح کی ہے کہ یہ نفل کی نماز ہوتی تھی جس کو مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ادا فرماتے تھے۔ خود اس حدیث میں ہے:

حتیٰ یخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

''یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نفل اس وقت تک پڑھتے تھے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کے لیے نکل نہ آئیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سفر میں ہوتے تھے تو سواری کے اوپر ہی بیٹھے بیٹھے نفل کی نمازیں پڑھ لیتے تھے اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھتے تھے۔ (صحیح مسلم)

نماز اشراق اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کم پڑھی ہے لیکن بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کا التزام کرلیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں نے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نماز اشراق پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں خود پڑھتی ہوں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سی چیزوں کو پسند فرماتے تھے لیکن اس پر اس لیے عمل نہیں کرتے تھے کہ مبادا امت پر فرض نہ ہوجائے''۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اشراق کی وصیت فرمائی تھی اس لیے یہ دونوں بزرگ اس کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ (صحیح مسلم)

چاند اور سورج میں جب گہن لگتا تھا تو تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین صلوٰۃ الکسوف ادا فرماتے تھے۔ ایک بار مدینہ منورہ میں گہن لگا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے دو رکعت نماز پڑھی (صحیح بخاری)۔ ایک بار اور گہن لگا تو حضرت عبداللہ ابن عباد رضی اللہ عنہما نے صفہ زمزم میں لوگوں کو جمع کیا اور باجماعت نماز ادا فرمائی (صحیح بخاری)۔

تہجد اور نماز شب:

رات جس میں ہم نیند کا لطف اٹھاتے ہیں اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عبادت الٰہی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے رات کو نماز میں نہایت بلند آہنگی سے قرات کی، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھا کر فرمایا: تم میں سے ہر شخص اللہ کے ساتھ سرگوشی کررہا ہے اتنا نہ چلاؤ کہ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچے (ابوداؤد)۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین راتوں کو نا صرف خود نمازیں پڑھتے تھے بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار کرکے شریک نماز کرتے تھے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پست آواز کے ساتھ نماز میں قرأت کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہایت بلند آہنگی کے ساتھ نماز کرتے ہوئے نظر آئے۔ دونوں بزرگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ابوبکر نماز میں تمہاری آواز پست تھی'' وہ بولے کہ ''میں جس (اللہ) سے سرگوشی کررہا تھا اس کے کان میں میری آواز پہنچ گئی''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد ہوا کہ ''تمہاری آواز نہایت بلند تھی'' وہ بولے کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سونے والوں کو جگاتا اور شیطان کو دھتکارتا ہوں''۔ (ابوداؤد)

موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھتے تھے تو اخیر شب میں اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کے لیے جگاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى(طٰہٰ: ۱۳۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بی بی اور خادم نے نماز کے لیے رات کے تین حصے کر لیے تھے اور ان میں جب ایک نماز سے فارغ ہوجاتا تو اور دوسرے کو نماز کے لیے جگا دیتا تھا۔

☆☆☆☆☆

19 جنوری: صوبہ ننگرہار.........ضلع چپرہار.........مجاہدین اور صلیبیوں کے درمیان شدید لڑائی.................4 صلیبی فوجی ہلاک

بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کے آداب

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ

جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا:

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تو جس کو جہاں جگہ ملتی وہاں بیٹھ جاتا (ابوداؤد)۔ انسان کہیں جائے تو مجلس میں جہاں جگہ ہو وہاں بیٹھ جائے، دوسرے کی گردن پھلانگنا، آگے بڑھنا نامناسب ہے۔ اس سے وہاں بیٹھنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور انسان تکبر میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔ ویسے بھی آداب کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں جگہ خالی ہو انسان وہیں بیٹھ جائے۔

بیٹھنے کا ناپسندیدہ طریقہ:

حضرت عمرو بن الشرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے، میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھا تھا اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے انگوٹھے کے پاس کے حصے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جو ان میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب نازل فرمایا ہے؟ (ابوداؤد)

ان لوگوں سے مراد یہود ہیں، اس طرح بیٹھنا اور اسی طرح دونوں ہاتھ پیچھے کر کے ان پر ٹیک لگانا بھی ممنوع ہے۔ بیٹھنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور ویسے بھی مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات کی بارش ہوتی ہے، اسے ایسے لوگوں کی مشابہت سے بچنا چاہیے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہیں۔

پیٹ کے بل لیٹنا:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے، میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے حرکت دی اور فرمایا: اے جندب! یہ دوزخیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔ (ابن ماجہ)

اس سے یا تو یہ مراد ہے کہ دنیا میں کافر، فاسق اور فاجر اس طرح لیٹتے ہیں یا دوزخ میں وہ اس طرح لیٹیں گے لہٰذا ان کی مشابہت سے بچنا چاہیے۔

سونے اور جاگنے کی دعا:

فقیہ ابواللیث ثمرقندیؒ لکھتے ہیں کہ انسان اگر سونا چاہے تو باوضو سوئے اور اگر ہر وقت باوضو رہ سکے تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر تمہیں ایسی حالت میں موت آئے کہ تم باوضو ہو تو تم شہادت کے درجہ سے محروم نہ ہو گے۔

ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا: ''اے موسیٰ! اگر بغیر وضو کی حالت میں تمہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرنا''۔ سوتے وقت مستحب یہ ہے کہ انسان دائیں کروٹ پر قبلہ رخ لیٹے پھر بعد میں اگر کروٹ بدلنا پڑے تو بدل لے لیکن شروع میں قبلہ رخ دائیں کروٹ پر ہی لیٹنا چاہیے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے پھر دعا **اللھم باسمک اموت واحیٰ** پڑھتے اور لیٹتے وقت یہ دعا پڑھتے:

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم

''میں اس اللہ کے نام کو لے کر لیٹ رہا ہوں جس کے نام نامی کے ساتھ ہوتے ہوئے آسمان و زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا ہے جاننے والا ہے''۔

سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ النشور

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے موت کے بعد مجھے حیاتِ نو بخشی اور اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے''

جو شخص یہ دعا پڑھ لے گا اس نے گویا رات کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کر دیا۔

دن کی ابتدا، عصر کے بعد اور مغرب و عشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔ دوپہر کو سونا مستحب ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے کسی بچے کو صبح سوتے دیکھا تو ٹھوکر مار کر فرمایا: اٹھ کھڑے ہو! اللہ تعالیٰ تمہیں نہ سلائے، تم اس گھڑی میں سوتے ہو جس میں رزق تقسیم ہوتے ہیں۔ کیا تم نے سنا نہیں یہ وہ سونا ہے جس کے بارے میں اہل عرب نے کہا ہے کہ یہ ناپسندیدہ، سست کرنے، کاہل بنانے، بڑھاپا لانے اور ضروریات بھلانے والا ہے۔ پھر فرمایا: نیند کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ فطرت سلیمہ کے مطابق، ۲۔ بے وقوفوں کی نیند، ۳۔ حماقت کی نیند۔ فطرت سلیمہ کی نیند دوپہر کا سونا ہے اور بے وقوفوں کی نیند صبح کا سونا ہے اور حماقت کی نیند دن کے اخیر حصے میں سونا ہے۔ اس وقت احمق، نشہ باز اور بیمار ہی سوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

انٹرویو

دشمن کا وجود محض اپنے مراکز تک محدود ہے

صوبہ فاریاب کے معاون مولانا عبدالباقی حفظہ اللہ سے گفتگو

سوال : محترم مولوی صاحب! سب سے پہلے صوبہ فاریاب کے حالیہ واقعات اور تازہ حالات کے متعلق بتائیں؟

جواب :نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد سب سے پہلے آپ اور آپ کے ساتھیوں کو سلام واحترام عرض کرتا ہوں۔ آپ کے سوال کے متعلق کہوں گا کہ فاریاب میں جہادی سرگرمیاں للہ الحمد معمول کے مطابق جاری ہیں۔ حال میں کچھ حادثات ہوئے۔ ہمارے جہادی ذمہ دار مولانا یار محمد شہید ہوگئے۔ اسی طرح اور بھی کچھ ساتھی شہید ہوگئے۔ مگر ان حالات سے ہماری جہادی حالات پر کچھ بھی برا اثر نہیں پڑا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ان حادثات کے بعد ہم نے اور بھی زیادہ اہم کارروائیاں کیں، دشمن کے بہت زیادہ آدمیوں کا خاتمہ کیا۔ ہم نے دشمن کے آپریشنوں کو شکست دے کر پیچھے دھکیل دیا اور انہیں سخت نقصانات سے دوچار کیا۔ یہ سب فتوحات میں اپنے شہدا کی قربانیوں کی برکت سمجھتا ہوں۔

سوال : آپ نے مجاہدین کی فتوحات اور کامیابیوں کا ذکر کیا، اس حوالے سے اگر تفصیلی معلومات فراہم کریں؟

جواب : حال ہی میں صوبہ فاریاب کے مختلف علاقوں مثلاً پشتون کوٹ کے علاقے تیلان، میان درہ، سایر اور کتہ لبی میں اسی طرح میمنہ شہر کے اندر اور فاریاب کے دیگر اضلاع میں مجاہدین نے انتہائی اہم آپریشن کیے۔ پشتون کوٹ کا ضلع جو ایک اہم علاقہ ہے، صوبائی مرکز میمنہ کے پڑوس میں واقع ہے اس کے کئی علاقے مجاہدین نے دشمن کے وجود سے صاف کردیے ہیں۔ پولیس اور اربکیوں کے کئی چیک پوسٹیں فتح ہوگئیں۔ جس سے دشمن کو وسیع پیمانے پر جانی نقصانات کے علاوہ مجاہدین کے ہاتھ کثیر مقدار میں مال غنیمت بھی آیا۔

میان درہ کی جنگ میں مجاہدین نے دشمن کی ۵ چیک پوسٹوں کا مکمل طور پر خاتمہ کردیا۔ ۳۵ اربکی اہل کاروں کو قتل اور بڑی تعداد میں آلات حرب اور نقل وحمل کے وسائل مجاہدین کے ہاتھ آئے۔ ضلع گورزوان کے علاقوں پریش اور کیکاووس میں حال ہی میں مجاہدین نے اربکیوں کے خاتمے کے لیے آپریشن کیے جس کے نتیجے میں دشمن کے ۱۴ افراد ہلاک اور ۳ زخمی ہوگئے۔ مال غنیمت میں ایک مشین گن، ایک راکٹ لانچر اور ۴ کلاشنکوف مجاہدین کے ہاتھ آئے اس کے علاوہ مرکزی شہر میمنہ میں ہماری گوریلا کارروائیوں میں دشمن کے انتہائی اہم افراد ہمارے حملوں میں ہلاک ہوگئے۔ اس سال فاریاب میں مجاہدین کے حملوں میں ۱۱۵ اہم افراد مجاہدین کے ٹارگٹ حملوں کا نشانہ بنے جن میں سے بہت سے افراد میمنہ شہر میں مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بنے۔

پشتون کوٹ کا رہائشی اور پارلیمنٹ کا رکن وکیل احمد، انٹیلی جنس کا کارندہ حمداللہ، سکیورٹی فورسز کے سید امیر اور بابر، جنبش ملی تنظیم کا ایک فعال رہنما اور حکومتی مبلغ بسم اللہ، حکومتی کارندہ نعمت اللہ اپنے محافظین سمیت، ایک اور حکومتی کارندہ غیاث ارباب، اینٹی ٹیرر ازم کا سربراہ ضابط گل، اربکی کمانڈر شاہ محمد، اربکیوں کا رہنما نظر اور اس کے علاوہ اور بہت سے حکومتی افراد جنہیں مجاہدین نے ٹارگٹ کیا تھا اور بالآخران کا خاتمہ کردیا۔

سوال : آپ نے کہا مرکزی شہر میمنہ اور اس کے قریبی علاقوں پشتون کوٹ وغیرہ میں مجاہدین قوی حیثیت کے ساتھ موجود ہیں فاریاب کے دیگر اضلاع میں آپ کی سرگرمیاں کیسی ہیں؟

جواب : فاریاب کے ۱۶ اضلاع میں سے ۱۴ میں ہماری سرگرمیاں انتہائی موثر انداز میں جاری ہیں، یعنی مجاہدین کی ساری تشکیلات فعال ہیں اور اکثر مقامات پر بہت سے علاقے مجاہدین کے پاس ہیں۔ ان علاقوں میں امن وامان ہے اور شریعت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ المار، قیصار، چلگزئی، دولت آباد اور پشتون کوٹ میں مجاہدین سب سے زیادہ قوی حالت میں ہیں۔ دشمن کا وجود محض اپنے مراکز تک محدود ہے۔ اندخوئی اور خان چارباغ کی طرح فاریاب کے کچھ علاقے ایسے بھی ہیں جہاں مجاہدین گوریلا کارروائیاں خفیہ طریقے سے کرتے ہیں۔ فاریاب کے مرکز میں مجاہدین کی گوریلا کارروائیاں انتہائی فعال ہیں۔

سوال : صوبہ فاریاب میں صلیبی موجود ہیں؟ اور کیا وہ آپریشن میں حصہ لیتے ہیں؟

جواب : پہلے یہاں صوبہ فاریاب کے ضلع قیصار، اور مرکزی شہر میمنہ میں ۳۵ کیمپوں اور ہوائی اڈوں میں صلیبی فوجی موجود تھے۔ مگر گزشتہ دو ماہ سے مکمل طور پر فاریاب سے نکل گئے ہیں اور اپنے کیمپ اور اڈے افغان نیشنل آرمی کے حوالے کردیے ہیں۔ مگر آپریشنز کے دوران صلیبی فوجی جن میں اکثریت امریکیوں کی ہوتی ہے اس میں حصہ لیتے ہیں۔ جیسا کہ حالیہ آپریشن میں بھی امریکی زمینی اور ہوائی فوج نے حصہ لیا تھا۔

سوال : فاریاب میں مجاہدین کے ساتھ لوگوں کے تعاون اور ہمدردی کے متعلق آگاہ کیجیے۔

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

20 جنوری: صوبہ زابل...... ضلع نوبہار...... مجاہدین کے پے در پے حملے...... نیٹو اور افغان فوج کے 7 ٹینک تباہ...... ہیلی کاپٹروں کے ذریعے صلیبی فوجیوں کی لاشوں اور زخمیوں کی منتقلی

معرکہ گیارہ ستمبر' میدان جہاد کا رخ کرنے کا سبب بنا

برادر عدنان رشید حفظہ اللہ

مشرف حملہ کیس میں پھانسی کی سزا پانے اور آٹھ سال قید و بند میں رہنے کے بعد بنوں جیل پر مجاہدین کے حملے میں بحفاظت نکلنے والے عدنان رشید بھائی کی مجلّہ نوائے افغان جہاد سے ہونے والی گفتگو مجاہدین کے پیشِ خدمت ہے۔

سوال: آپ میدان جہاد میں کس طرح آئے، آنے کا کیا سبب بنا، کس طریقے سے آپ ایئرفورس کے ایک ملازم کی زندگی سے جہاد کی طرف آئے۔

جواب: الحمدللہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ آپ مجھ سے انٹرویو کررہے ہیں...... یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ مجاہدین کے حالات سے امت کو باخبر رکھنے والے مجلّے کی جانب سے ساتھی تشریف لائے ہیں اور انٹرویو کررہے ہیں......

جہاد میں آنے کا بنیادی سبب پاکستانی حکومت اور فوج کا امریکہ کے ساتھ اتحاد کا فیصلہ تھا اور امارت اسلامیہ کو تباہ کرنے میں امریکہ کا ساتھ دیا۔ بنیادی طور پر اس وجہ سے میں جہاد میں آیا اور اللہ پاک نے میرا ذہن بدلا۔ حقیقت یہی ہے کہ جب ۱۱/۹ کا واقعہ ہوا تو اس کے بعد چونکہ میڈیا پر اور ویسے بھی ہر جگہ، ہر محفل میں اور فوج کے اندر بھی یہ باتیں ہوتی تھیں کہ کیا یہ حقیقت ہے؟ شیخ اسامہ کو حوالے کرنے کے مسئلے پر بہت بات ہو رہی تھی، میری ان تمام حالات سے غیر معمولی وابستگی تھی۔ افغان مجاہدین سے مجھے بچپن سے ہی محبت تھی کیونکہ میرے بچپن میں یہ ہمارے علاقے میں آتے تھے وہاں مساجد میں رہا کرتے تھے، پڑھا کرتے تھے.....تو ہم ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ چونکہ میرا گھرانہ اتنا مذہبی نہیں ہے تو جب میں ان کی خدمت کرتا تھا تو مجھے ڈانٹ بھی پڑتی تھی۔ بچپن میں ہی میں ان طالبان سے بھی ملا جو افغانستان میں جہاد کرتے تھے پھر یہاں آکر ہمیں واقعات سناتے تھے۔ اس وقت میں اگرچہ چھوٹا تھا لیکن دل میں طالبان سے شدید محبت پیدا ہو چکی تھی۔ جب یہ صورت حال پیدا ہوئی کہ افغانستان کی اسلامی حکومت پر امریکہ حملہ کرنا چاہتا ہے تو یہ بات بالکل ناگوار گزری، ٹھیک ہے کہ ہم جیسے بھی ہیں بہت کم ایمان والے ہیں لیکن یہ بات بالکل ناقابل برداشت تھی......ان حالات میں ایک ساتھی کے ذریعے سے اللہ پاک نے مجھے توبہ کی توفیق دی اور میں نے یکم نومبر ۲۰۰۱ء کو اپنی پچھلی زندگی کو خیرآباد کہا پھر توبہ کی اور دوبارہ سے کلمہ پڑھ کر صحیح مسلمان کی زندگی گزارنے کا عزم اور عہد کیا اللہ تعالیٰ ثابت قدمی عطا فرمائیں۔ (آمین)

سوال: آپ فوج ہی سے متعلق ایک ادارے کے اندر تھے آپ کے ساتھ اور بھی ساتھی اس کام میں یعنی اس جہاد کے راستے کی طرف آئے، اس سے تو پتا چلتا ہے کہ فوج کے اندر ایک طبقہ موجود ہے جو اسلام سے محبت رکھتا ہے اور ان کے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں جن سے خیر کی توقع کی جا سکتی ہے؟ یا وہ موجود تھے اور مشرف کے دور میں ان کی صفائی ہو گئی جیسے کہ آپ لوگ گرفتار ہوئے، آپ کا اس حوالے سے کیا خیال ہے؟

جواب: جی یقیناً آپ کی بات ٹھیک ہے کیونکہ فوج میں بھی جو لوگ ہوتے ہیں وہ کسی اور ملک سے نہیں آرہے، کسی اور طبقے سے نہیں آرہے، یہی لوگ ہوتے ہیں، ہمارے گردوپیش میں بسنے والے ہی ہوتے ہیں جو فوج میں جاکر بھرتی ہو جاتے ہیں، ہمارا معاشرہ بنیادی طور پر اسلامی معاشرہ ہے یہ اثر تو ان کے ذہن پر کچھ نا کچھ ہوتا ہے۔ فوج برطانوی نظام پر بنی ہے تو اس میں چھپ چھپ کر کچھ بھی کرتے رہیں تو آپ کو کچھ نہیں کہتے۔ جو جس مذہب سے بھی ہو قادیانی ہو عیسائی ہو کوئی ہندو ہے یا پھر ہماری تبلیغی جماعت سے وابستہ ہو تو فوج میں انہیں کچھ بھی نہیں کہتے لیکن جب جہاد کی بات ہو تو اس پر بہت پکڑ ہوتی ہے کیونکہ اس سے فوج کو خطرہ ہوتا ہے......دوسرا طبقہ وہ ہے جو جہاد کا جذبہ بھی رکھتا ہے لیکن ان کے پاس رہنمائی نہیں ہے کہ وہ خود کیا کریں؟ سکولوں کالجوں میں مکتبوں میں یہ ذہنوں میں بٹھایا جاتا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، یہ مقدس ملک ہے، تم فوجی مجاہد ہو اور تم مرو گے تو شہید ہو جاؤ گے......اس ملک کی خاطر لڑنا جہاد ہے۔ اس قسم کے جذبات کو غلط استعمال کیا جاتا ہے اور ایک تیسرا طبقہ بھی ہے جسے ہماری طرح الحمدللہ اللہ پاک نے حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ اہل حق کے ساتھ ہیں اور اپنے دین کے لیے جہاد کررہے ہیں۔ ایسے لوگ موجود تھے لیکن اب معاشرتی فساد اس قدر زیادہ ہے کہ جو نئے لوگ آرہے ہیں چونکہ وہ فرنگی تعلیمی نظام کے زیر اثر ہوتے ہیں اس لیے اُن سے ایسی توقعات رکھنا محال ہے۔ یہی فرنگی نظامِ تعلیم ہی ہمارے ہاں خرابی کی بنیادی جڑ ہے۔

سوال: ایک سوال جو اکثر ساتھیوں کے ذہن میں اٹھتا ہے کہ آپ میڈیا پر پڑھتے ہی ہوں گے کہ افغان نیشنل آرمی ہے اس میں اکثر ایسے ہوتا ہے کہ ایک فوجی اٹھتا ہے اور تین چار امریکیوں، فرانسیسیوں، برطانویوں کو مار دیتا ہے ان کے آفیسرز نے بھی ایسا کیا تو کیا

20 جنوری: صوبہ ہلمند............ضلع خان شین............مجاہدین اور افغان پولیس کے درمیان شدید جھڑپ............8 پولیس اہلکار ہلاک اور زخمی

ایسے ہی کام کی پاکستان آرمی کے کسی اہل کار سے بھی ہم امید لگا سکتے ہیں؟

جواب: جی ایسا ممکن تو ہے لیکن افغان جہاد میں جو بنیادی بات ہے وہ یہ ہے کہ افغانستان میں نظام کی گرفت مکمل طور پر قائم نہیں اور وہاں افغان غیرت مند فوجیوں کے پاس ایک آپشن موجود ہے ......اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کارروائی کر کے طالبان کے پاس پہاڑوں میں چلے جائیں گے اور وہاں پر پناہ لے لیں گے...... یہاں پر بنیادی سوال یہ ہے این المفر؟ کارروائی تو کر لی ہے، اب بھاگ کر کہاں جائیں گے؟ کہاں چھپیں گے؟ بیوی بچے ہیں تو ان کے معاش کا ذریعہ کون سنبھالے گا؟ خاندان کی طرف سے وہ سپورٹ نہیں ہے جو افغانستان میں قبائلی نظام ہے پاکستانی اور افغانی معاشرے میں بنیادی فرق یہ ہے کہ وہاں معاشرہ ابھی جدید مغربی تعلیم سے پراگندہ نہیں ہے، ویسی ذہن سازی نہیں ہوئی جیسی یہاں ہوئی ہے کہ مغربیت ان کے خون میں رچ بس چکی ہے، اس لیے اس نظام کے خلاف کارروائیاں کرنا ہضم نہیں ہوتیں۔

یہ بھی ایک بڑی مصیبت ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ پڑھا دیا گیا ہے کہ یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے، ہم پر جتنے برے حکمران مسلط ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم نیک اعمال نہیں کر رہے......اور نیک اعمال سے انہوں نے جہاد کو خارج کر دیا ہے...... یہ نہیں سمجھتے کہ جہاد بھی کوئی نیک عمل ہے اور آپ لاکھ نمازیں پڑھیں حج کریں، عمرے کریں......کبھی بھی حکام تبدیل نہیں ہوں گے...... حکام یا اس ملک میں سیاست تبدیل کرنا، ایسے سیاسی لوگ لانا جو نیک صالح ہوں......صالح قیادت کو لانے کے لیے جہاد ہی کا وہ ایک نیک طریقہ ہے......لیکن انہوں نے اس کو فہرست سے ہی خارج کر دیا ہے...... یہ باتیں فوج میں نہیں پڑھائی جاتیں یہ ہمارے گلی کوچوں میں بات عام ہیں۔

تیسری وجہ ہے کہ افغانستان میں ملک دو حصوں میں تقسیم ہے' پشتون اور فارسی بان۔ یہاں پر یہ مسئلہ ہے کہ بتایا جاتا ہے کہ تم پاکستانی ہو۔ اب فرضی چیز انہوں نے گھڑی، ایک مصنوعی قوم تیار کی ہوئی ہے کہ تم پاکستانی ہو، اب پاکستان کے لیے جو لڑے گا وہ شہید ہوگا...... میں نے ائرفورس کے میسوں میں جہاں پر ہم کھانا کھاتے تھے، ''شہدا'' کی تصویریں دیکھیں جو پینسٹھ اور اکہتر میں پاکستان کی خاطر مرے، ان میں عیسائی افسران، ہندو افسران کی بھی تصویریں تھیں جو کہ پائلٹ، انجینئر، ائرمین وغیرہ تھے......ان کو بھی یہ شہید کہتے ہیں۔ یہ تو ان کے نظریات ہیں!!! اسی طرح ابھی حال ہی میں سیاچن میں جوان کے لوگ مرے ہیں ان میں کتنے ہی لوگ شیعہ تھے اور ایک عیسائی بھی تھا......اس کو بھی یہ شہید کہتے ہیں۔ اب اس حالت میں کہ معاشرے میں علما بھی نہ بتاتے ہوں، کوئی بتانے والا ہی نہ ہو، رہنمائی کرنے والا ہی کوئی نہ ہو تو پھر تو یہ حال ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں لوگ اٹھتے نہیں ہیں۔ ان کی اپنی پہچان ہی نہیں ہے، ان کی پہچان ہی ختم کر دی گئی ہے۔

سوال: عدنان بھائی اصل موضوع تو آپ کی اسیری اور ایام اسیری کے متعلق ہے لیکن آپ سے فوج کے نظام کی برائی، ان کی اخلاقی صورت حال (فوج سے متعلقہ دیگر ادارے بھی) اور اس کے کفر وارتداد کی وجوہات پر بات کریں تو فائدہ ہوگا۔

جواب: جی ہاں میں اس موضوع پر بات کرتا ہوں کیوں کہ میں نے زندگی کے دونوں رخ دیکھیں ہیں اور دونوں سفر میں نے طے کیے ہیں کیونکہ ۲۰۰۱ء سے پہلے کی زندگی تو جہالت پر مبنی تھی۔ اللہ کی نافرمانی والی زندگی تھی۔ تو مجھے اس زندگی کا بھی تجربہ ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ فوج میں ایسی برائیاں ہوتی ہیں کہ خدا پناہ۔ فوج میں باقاعدہ طور پر برائیوں کو حوصلہ دیا جاتا ہے، برائی کو خوبی سمجھا جاتا ہے اور نیکی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ ایسا شخص جو داڑھی رکھے یا نماز پڑھے اس کو بیک ورڈ، مولوی، ملوٹا اور اس قسم کے ناموں سے پکارا جاتا ہے، اسے حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ دین دار آدمی کی عزت نہیں کرتے۔ اگر آپ کسی دعوت میں جائیں اور آپ کی داڑھی ہو یا مذہبی ہوں تو بالکل علیحدہ رہیں گے یعنی isolate رہیں گے، کوئی آپ سے دوستی نہیں کرے گا، کوئی آپ کو اپنی محفلوں میں نہیں بلائے گا کیونکہ آپ مولوی ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ وہاں پر موسیقی کی محفلوں کی بہت کثرت ہے۔ پہلے مجھے اس کا شعور نہیں تھا لیکن جب میں نے توبہ کی اور اللہ نے مجھے اسلامی تاریخ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی تو میں نے یہ پڑھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیاں ایسی تھی کی وہ جہاد کرتے ہوئے جس جگہ پر جاتے تھے تو وہاں سے شرک کا خاتمہ ہو جاتا تھا اور دیگر برائیاں ختم ہو جاتی تھیں اور وہاں پہ نیکی کا دور دورہ ہو جاتا تھا......سب لوگ اللہ سے ڈرنے والے اور دین دار ہو جاتے تھے۔ یہاں پر مسئلہ کیا ہے کہ جہاں پر آرمی کینٹ بنتا ہے وہاں پر فحاشی بڑھتی ہے اور وہاں پر ایک دو سینما تو لازمی ہوتے ہیں جیسے ائیر بیس کے ساتھ ہر جگہ ایک PAF سینما ہوتا ہے آرمی کے ہر جگہ ایک گیریژن لازمی ہوتا ہے فوجیوں کی تفریح کے لیے ان سینماؤں میں کیا کیا چلتا ہے اُسے بیان کرنے سے تو زبان قاصر ہے۔ ظاہری کچھ اور ہوتا ہے اور اندر کچھ اور ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

امریکہ ہماری زمینوں میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن اسے ہماری زمینیں اپنے چلنے کے لیے ناسازگار اور کانٹوں سے بھری دکھائی دیں لہٰذا اس نے موٹے تلوے والے بوٹ پہن لیے تا کہ ہماری زمینوں پر چل سکے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ہی بوٹ بہت گندے اور بھدے لگنے لگے لہٰذا اس نے کچھ ایسے لوگوں کو نوکری دی جو اس کے بوٹوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں گے اور انہیں پالش کیا کریں گے''۔

(شیخ انور العولقی رحمۃ اللہ علیہ)

21 جنوری: کابل......... پولیس ٹریننگ اکیڈمی، غیر ملکی ٹریز کی رہائش گاہوں پر 4 فدائی حملے.........24 نیٹو فوجی ہلاک اور 40.........کئی فوجی گاڑیاں تباہ

(آخری قسط)

ہمیں نظامِ کفر قبول نہیں

مولانا عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ

اس طرح کفار بھی ایسے مسلمان کو بسر و چشم قبول کر لیتے ہیں۔ جو مسلمان تو رہے، مگر اسلامی نظام حکومت کے مطالبہ سے دست بردار ہو جائیں۔ نظامِ کفر کی غلامی قبول کر لیں تو اسے نماز، روزہ، حج، اور زکوٰۃ کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ اسے مدارس بنانے اور چلانے کی اجازت مل جاتی ہے۔ اسے وعظ و نصیحت، دعوت و تبلیغ کی اجازت مل جاتی ہے۔ جیسا کہ یہ سب کچھ ہندوستان، برطانیہ، فرانس، امریکہ، اور یورپ تک میں عالم کفر نے دین کے ان تمام احکامات پر عمل کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جب تم خلافت کی بات کرو گے...... نظامِ اسلام کی بات کرو گے تو یورپ تو کجا خود تمہاری نام نہاد مسلم حکومتیں بھی تمہیں کچلنے میں دیر نہیں لگائیں گی۔ جیسا کہ عالم عرب اور پاکستان میں یہ تجربات دیکھے جا چکے ہیں۔ وہ شیر جو بادشاہی کی خواہش کو ترک کر دے...... پنجرے کی زندگی قبول کر لے، ایسے شیر سے بھلا کون خوف زدہ ہوگا۔

بس اے اہل دین وملت! یہی ایک بنیادی نکتہ ہے۔ جسے سمجھنے کی ضرورت ہے...... جسے مولانا ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب صورت پیرائے میں بیان کیا ہے...... مولانا فرماتے ہیں۔ کتاب دعوت وعزیمت ہے جلد ہشتم صفحہ ۵۷ ہے۔

''ایک نہایت ہی اہم بات یہ ہے کہ شرعی حکومت کے بغیر شریعت پر پورا عمل بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلام کے نظام عمل کا ایک مستقل حصہ ایسا ہے۔ جو حکومت پر موقوف ہے۔ حکومت کے بغیر قرآن مجید کا ایک پورا حصہ ناقابل عمل رہ جاتا ہے۔ خود اسلام کی حفاظت بھی قوت کے بغیر ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر اسلام کا نظامِ مالی و دیوانی و فوج داری معطل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن غلبہ و قوت کے حصول پر زور دیتا ہے۔ اسی لیے خلافت اسلامی اہم اور مقدس چیز سمجھی جانے لگی۔ اس کو اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پہ مقدم رکھا۔ جسے بہت سے کوتاہ نظر نہیں سمجھتے اور اسی کی حفاظت کے لیے حضرت حسینؓ نے قربانی پیش کی تا کہ اس کا مقصد ضائع نہ ہو اور وہ نا اہل ہاتھوں میں نہ جانے پائے''۔

اب تو بات صرف نا اہل ہاتھوں کی نہ رہی۔ کلیتاً نظام اسلام کو مسترد کر دیا گیا۔ ۶۴ سال سے ہماری دینی مذہبی جماعتیں اور مقتدر علمائے کرام پاکستان میں نظام شریعت کا مطالبہ کرتے رہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ پاکستان میں نظام شریعت نہیں جب نظام شریعت نہیں تو نظام کفر کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ بس میرے بھائیو! ہم یہ نہیں کہتے کہ تم ناظم بدلو بلکہ ہمارا مطالبہ ہے کہ بس نظام بدلو۔ ہمیں زرداری، پی پی اور لیگیوں سے چڑ نہیں...... ہماری دشمنی نظام کفر سے ہے۔ آج زرداری کی حکومت ختم ہو جائے...... کوئی متقی، نیک سیرت، پاکیزہ کردار، تسبیح و مصلیٰ کا سوار، علم و تقویٰ کا معیار، امانت و صداقت کا پہرے دار، پاکستان پر حکومت کرنے لگے، مگر نظام کفر باقی رہے تو خدا کی قسم ہم اپنی جدوجہد سے ایک دن کے لیے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے...... کیونکہ ہمارا جہاد ہی نظام کفر کے خلاف ہے۔

ان بنیادی نکات کے بعد آپ سے عرض کروں گا...... جائیے، جید علمائے کرام سے جا کر پوچھئے کہ اسلامی خلافت کے احیا اور نفاذ کی محنت ہم پر واجب ہے کہ نہیں۔ میں سرکاری و درباری صاحب جبہ و دستار کی نہیں علمائے حق کی بات کر رہا ہوں۔ شریعت کا نفاذ، خلافت کا احیا واجب ہے...... علمائے امت کا اس پر اجماع ہے...... بلکہ خلافت کے احیا کے وجوب کو تو اہلِ سنت کے عقیدے کا درجہ حاصل ہے۔ اس کے بغیر اسلام اور اہلِ اسلام کا شیرازہ ہی بکھر جاتا ہے، یہی سچ ہے...... تو پھر دیر کس بات کی، ڈر کس بات کا، خوف و اندیشہ کس چیز کا؟ اٹھو! اب اسلام کے رستے کی رکاوٹیں بیلٹ سے نہیں بُلٹ سے دور کر دو، یہ ہڑتالیں، یہ ریفرنڈم، یہ دھرنے، یہ جلوس سب جمہوری ایجاد ہیں۔ اس سے اُمت کے حقیقی اثاثوں کی تباہی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، تم اپنوں کے سر پھوڑو، اپنوں کی دوکانیں توڑو، املاک کو تباہ کرو، اپنے گلے پھاڑو۔ پولیس، فوج تمہیں ماریں تم انہیں مارو، یہ سب تماشہ ہے...... بہکاوا ہے...... بس بند ہو جانی چاہئیں یہ سب فضول مشقتیں...... آیئے بسم اللہ کیجیے۔ اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ مل کر جامعہ حفصہ کی شہیدہ بہنوں کے خوابوں کی تعبیر کے لیے، لال مسجد کے شہید بھائیوں کی امنگوں اور تمناؤں کو عملی روپ دینے کے لیے، شریعت یا شہادت کے حسین نعرے کو لے کر آگے بڑھو...... بڑھو کہ جنت ہے منتظر...... حور و ملائکہ ہیں صف بہ صف...... توڑ دو غلامی کی زنجیریں، چھوڑ دو طاغوتی تدبیریں، پاک شریعت پاک رستے سے ہی آئے گی...... جب سینوں کا پاک خون پائے گی!!!

اے میرے تاجر اور صنعت کار مسلمان بھائیو! جس قدر تمہیں ستایا جاتا ہے...... تمہیں مقامی ایس ایچ او سے لے کر تحصیل و ضلع کی افسر شاہی کے منہ میں کچھ روپے اپنی تجارت و صنعت چلانے کے لیے دینے پڑتے ہیں...... جس قدر تمہیں مجبور ہو کر مقامی سیاست دانوں کو ہدیے اور نذرانے دینے پڑتے ہیں...... جس قدر تمہیں بجلی، گیس کے بھاری بھر کم بوجھ کو اٹھانا پڑتا ہے...... پھر سامان کی ترسیل پر بین الصوبائی پابندیاں بین الاضلاعی ٹیکسز، چونگیاں پھر سالانہ ٹیکس کا جبر ناروا، پھر زرداری کا جیب خرچ، کیا یہ سب کچھ

22 جنوری: صوبہ بادغیس............ ضلع سنگ آتش............ مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............ 9 صلیبی فوجی ہلاک............ 11 زخمی

تجارت اور صنعت کی تباہی، بے انتہا مہنگائی کا باعث نہیں بن رہا۔ یہ ٹیکس جو آپ ادا کرتے ہیں یہ سود ہی ہے جو آپ عالمی اداروں کو دے رہے ہو کیونکہ جو قرضہ عالمی ادارے حکومت کو دیتے ہیں وہ مع سود کے آپ سے ٹیکسوں کے نام پر وصول کیا جاتا ہے۔ تو کیا سود کو لفظ ٹیکس کہنے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کی حقیقت تبدیل ہو جائے گی؟ حالانکہ دونوں معاملہ کرنے والے فریق خود اس کو سود ہی کہتے ہیں۔ بس اسلامی نظام حکومت صرف اور صرف سالانہ زکوٰۃ ہی کو لازم قرار دیتی ہے۔ زکوٰۃ کی وصولی کو منظّم اور باتدبیر بناتی ہے...... جس سے تمہاری بنیادی سہولتوں پر ہی خرچ کر دیا جاتا ہے...... اور مزید یہ کہ تمہاری یہ پاک کمائی کسی غریب کے گلے کا لقمہ اور تن کے دو کپڑوں کا سبب بن کر تمہارے لیے تمہارے اُخروی اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی ہے۔ بجلی اور گیس تمہاری صنعت تک پہنچانا اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ آپ کو اور آپ کے اموال کو تحفظ دینا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آیئے اس ظالمانہ، جابرانہ نظام کفر سے نکلنے کے لیے ہمارا ساتھ دیجیے۔ اسلامی نظام حکومت کے راستوں کی رکاوٹیں دور کرنے میں مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جائیں۔

اے سکول، کالج، یونی ورسٹیوں کے نوجوانو! تمہاری محنتوں کے سبب حاصل ہونے والی ڈگریوں کو کون اہمیت دے رہا ہے...... تمہارے میرٹ کا کسے خیال ہے...... یہاں پیسہ ہے...... اس کی چمک تمہاری محنتوں پر آسمانی بجلی بن کر گر رہی ہے۔ یہاں وفاقی صوبائی وزرا، وفاقی، صوبائی سیکٹریوں، جرنیلوں کے خاندانوں کے علاوہ کس جوان کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ آپ جو کچھ کریں...... آپ کے والدین جس قدر محنت سے آپ کی فیس پوری کریں مگر انجام نا امیدی و یاس کی صورت ہی آئے گا۔ یہ کوا ایجوکیشن سسٹم تمہاری بنیادی جذبات کے استحصال کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ پاکیزہ جذبات، متاعِ شرم وحیا کی تباہی کے لیے اس نظام تعلیم میں اس پر بنیادی توجہ دی گئی۔ آج کالج اور یونیورسٹی ہاسٹلز کی جو حالت ہے...... کیا مسلمان معاشرے میں اس کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے۔ آج شریف گھرانے کی بچی زیور تعلیم سے کیسے آراستہ ہو۔ اس کی پاک دامنی بھی کس طرح محفوظ رہے؟ یہاں گناہ آسان اور نیکی مشکل نہیں بنا دی گئی؟ گناہ قابل فخر اور نیکی قابل حقارت نہیں ہو چکی؟ سچ جانو، یقین مانو! اس کا اصل سبب ہم پر مسلط کردہ نظام کفر ہی ہے۔ اس لیے تمہیں علم وحی سے بھی مکمل دور کیا گیا...... لارڈ میکالے کے نظام تعلیم سے جوڑ دیا گیا۔ اس نظامِ تعلیم نے آپ کی جوانیوں میں تعمیر کی جگہ تخریب کے اسباب زیادہ پیدا کر دیے گئے۔

اے میرے نوجوان بھائیو! بس آگے بڑھو...... فراعنہ وقت کو للکارو، نظام اسلام کی محنتوں میں ہمارے ہم قدم ہو جاؤ۔ اب تو تمہاری جوانی کا سورج شباب پر ہے۔ کل یہ بڑھاپے کی کھائی کا سفر شروع کر دے گا...... آیئے! شرم حیا، صدق وفا کی حفاظت، شریعت کے نفاذ کے لیے اپنی توانا صلاحیتوں کو دین کے لیے کھپانے آگے بڑھئے۔ اسلامی نظام حکومت ہی تمہیں دل کا سکون اور انصاف وعدل فراہم کر سکتا ہے، اسلام' خاندان، قبیلے اور سفارش نہیں آپ کو آپ کی صلاحیتوں اور قابلیت کے مطابق آپ کا جائز مقام دے گا۔ آؤ بڑھو! قافلہ شریعت بڑھ رہا ہے، ظلم و ناانصافی کے خلاف برائی اور نظام بدی کے خلاف تم اس قافلے کے ساتھ ہو چلو، اسلامی نظام حکومت تمہارے روشن مستقبل کی ضمانت ہے...... زرداریوں، کیانوں، گیلانیوں سے تمہیں خیر کبھی بھی حاصل نہیں ہو گی۔ اُٹھو اس طاغوتی نظام کو مل کر ہم بحیرہ عرب میں غرق کر دیں، شریعت نافذ کر دیں دنیا بھی تمہاری اور آخرت بھی تمہاری ہو جائے گی۔ اے مدارس دینیہ کے طلبہ! یاد کیجیے...... مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاملی کے معرکے کو، مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس جملے کو کہ 'میں تو چاہتا ہوں کہ ہمارے مدرسے کا ہر طالب علم انگریز کے قلعے میں شگاف ڈال دے چاہے اس کے بدلے ہمارے مدرسے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے'۔ انگریز کا قلعہ نظام کفر ہی تو ہے...... اگر اس قلعے کو نہ گرایا گیا تو کبھی بھی علم وحی کی قدر نہیں کی جائے گی...... جس معاشرے میں علم وحی کی قدر نہ رہے۔ وہاں اہل علم وعمل کی قدر کا تو تصور بھی مفقود ہو جاتا ہے۔ آج اہلِ دنیا مدارس کو صرف یتیموں اور لاوارثوں کی پناہ گاہیں کیوں قرار دے دیتے ہیں تاکہ وہاں پڑھنے پڑھانے والوں کو معاشرے سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ جب اس نظام باطلہ کے مفاسد میں سب سے اہم یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کے آفاقی آئین وضابطے کو مسترد کر دیتا ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ یہ اہلِ قرآن، حفاظ قرآن، علما قرآن کو سینے سے لگائے۔ دشمن کی طاقت ٹٹولنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طاقت پر نظر رکھو...... آگے بڑھو...... طالبان اور مجاہدین کے موقف کو سمجھو...... یہ سلف وخلف کی محنتوں کا ثمرہ ہیں۔ یہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی جدوجہد اور فکر کی ارتقا کا دوسرا مرحلہ ہیں۔ یہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی صبر و رضا، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا نتیجہ ہیں۔ ان طالبان کو سمجھنے کے لیے امریکی ڈالروں سے چھپنے والے روزناموں، ماہناموں، اور دینی صحافت کے نام پر کفر کو مضبوط کرنے والوں کو نہ دیکھیں...... یہ جھوٹ کے سرچشمے اور دجالی مورچے ہیں...... یہ نجی اور سرکاری ٹیلی ویژن عوام الناس کے ایمان کے لیے ڈرونز کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ دیکھو! اگر وزیرستان میں بسنے والے انصار و مہاجرین حق نہ ہوتے تو عالم کفر کا ہدف کیوں بنتے۔ پھر روزانہ پاک بازوں کے لاشے کیوں گرتے، دنیا کفر کی زبان کا یہ مجاہدین چھالا کیوں بن جاتے۔ آپ خود ہی سوچیں کیا اس پر اجماع امت نہیں کہ مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دینے والے کافر و مرتد ہیں۔ کیا ایسے نام نہاد مسلمانوں کے ساتھ بھی اسی سلوک کا حکم تفاسیر میں نہیں۔ جو سلوک یہود ونصاریٰ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یا للعجب!

رب محمد! کی قسم اگر علما لکھ دیں کہ پاکستان میں رائج نظام، نظام اسلام ہی ہے...... حکومت کا امریکہ کا ساتھ دینا شرعاً جائز ہے...... پارلیمنٹ کا نیٹو سپلائی بحال کرنا

(بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

22 جنوری: صوبہ فراہ............ ضلع بکوا............ مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ............ دو آئل ٹینکروں سمیت 7 گاڑیاں تباہ

کفار کی ترقی کا فتنہ

حضرت مولانا عبدالستار صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کفر کی معاشی اور صنعتی ترقی اوران کو زندگی میں حاصل سہولیات کو دیکھ کر بعض کمزور ایمان والے مسلمان اس ترقی اور سہولیات بھری زندگی سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ وہ اُنہیں خوش قسمت اور کامیاب سمجھنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں اس فتنے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر اندیشہ نہ ہوتا کہ کفار کی ترقی دیکھ کر سارے کے سارے مسلمان کافر بن جائیں گے تو میں ان (کفار) کے گھروں کی چھتوں، سیڑھیوں اور سواریوں کو سونے کا بنا دیتا''۔

ایک بڑا فتنہ جس کا آج کے مسلمان شکار ہو چکے ہیں وہ ہے (فتنہ تفوق الکفار فی امور الدنیا)۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے اعتبار سے کفار کی ترقی اور فوقیت...... یہ بھی ایک بڑا فتنہ ہے۔

جب کافر معیشت، ثقافت، تعلیم اور دیگر شعبوں میں ترقی کرتا ہے تو اسے دیکھ کر بہت سے کمزور ایمان والوں کی رال ٹپکنے لگتی ہے۔ وہ ان کی ظاہری شان وشوکت اور نمود و نمائش دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے مزے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فتنے کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ کفار کی ترقی دیکھ کر سارے کے سارے مسلمان کافر بن جائیں گے تو میں ان کی چھتوں، سیڑھیوں اور سواریوں کو سونے کا بنا دیتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِّن فَضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ Oوَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَاباً وَسُرُراً عَلَيْهَا يَتَّكِؤُونَ (الزخرف: ۳۳،۳۴)

''اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں گے تو ہم ان لوگوں کو جو اللہ کے منکر ہیں، ان کے گھروں کے لیے چاندی کی چھت اور (چاندی کی) سیڑھیاں بنا دیتے جن پر وہ لوگ چڑھا کرتے اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت (جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھا کرتے) سونے کے بنا دیتا''۔

یہ بھی ایک فتنہ ہے کہ کفار کی ترقی دیکھ کر بہت سارے لوگ مرعوب ہو جاتے ہیں۔ ارے! ان کو دیکھو تو سہی! اتنا پیسہ ہے ان کے پاس، اتنی دولت ہے، ہر مارکیٹ تک ان کی رسائی ہے، تمام چیزوں کے اندر یہ ہم سے آگے ہیں۔ تعلیم میں، ثقافت میں، تجارت میں، معیشت میں، میڈیکل میں، غرض ہر چیز میں یہ آگے ہیں۔ ذرا دیکھو تو سہی! اللہ کے منکر اور نافرمان ہوتے ہوئے بھی ساری نعمتیں انہیں حاصل ہیں۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں مثال پیش کرتے ہوئے ایک عجیب منظر دکھایا ہے کہ اللہ کے دین کا ایک دشمن، جس کے پاس بہت اعلیٰ سواری تھی، لباس بھی بہت اچھا تھا، آگے پیچھے نوکر چاکر بھی تھے، سونے کا تاج بھی اس کے سر پر تھا۔ اس حالت میں وہ اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ باہر نکلا تو اسے دیکھنے والے کمزور عقیدہ لوگوں نے کیا تمنا اور آرزو کی؟ قرآن مجید نے اس منظر کا نقشہ اور کمزور عقیدہ لوگوں کی تمنا کو یوں بیان کیا:

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (القصص: ۷۹)

''پھر (قارون) اپنی قوم کے سامنے ٹھاٹھ باٹھ سے نکلا۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے وہ کہنے لگے کہ اے کاش ہمیں بھی وہ سب کچھ ملے جیسا قارون کو ملا ہے، بے شک وہ بڑی قسمت والا ہے''۔

کچھ کمزور قسم کے لوگ آخرت کو فراموش کر دینے والے، اللہ کی طاقت سے ناآشنا، حقیقی کامیابی سے ناواقف، حقیقی سعادت سے ناآشنا لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے کہ ارے! قارون تُو تو بڑا نصیب والا ہے۔ کیا سواری ہے! کیا دولت ہے! کیا نوکر چاکر ہیں! کیا زرق برق لباس ہے۔ ارے بھائی! قارون کے تو بڑے مزے ہیں، بڑی اچھی قسمت والا ہے۔ اس کی دنیاوی شان وشوکت دیکھ کر، اس زرق برق دنیا سے وہ متاثر ہو گئے، مرعوب ہو گئے۔

اس لیے میرے عزیزو! کفار کی ترقی بھی ایک فتنہ ہے۔ اسے دیکھ کر بہت سارے لوگ اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں۔ اور جب یہ لوگ متاثر ہو جاتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ سارے لوگ ان کے ممالک میں تفریح، سیاحت اور وہاں کی زندگی کی چمک دمک دیکھنے کے لیے جاتے ہیں۔ انہیں ان ملکوں کی تہذیب اچھی لگتی ہے، ان کی چیزیں اچھی لگتی ہیں لہٰذا وہاں سیر و تفریح کرنے جاتے ہیں۔

مرعوبیت کا نتیجہ:

انسان جب کسی سے مرعوب ہو جاتا ہے تو اس کی نقالی شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب مسلمان اہلِ کفر سے مرعوب ہو جاتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمان اپنی اولادوں کے نام ان کے ناموں پر رکھنے لگ جاتا ہے، ان کی خصوصیات کو اپنانے لگتا ہے۔ ان کے طور طریقے اختیار کرنے لگتا ہے، ان کے تہوار منانے لگ جاتا ہے۔ اس لیے جب تک آدمی کسی سے مرعوب نہ ہو اور اس کی عظمت اور محبت اس کے دل میں نہ ہو تو یہ

22 جنوری: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........بارودی سرنگ کے دھماکہ.........ایک صلیبی ٹینک تباہ.........ٹینک میں سوار 5 صلیبی ہلاک اور زخمی

چیزیں اختیار نہیں کی جاتیں۔کوئی آدمی کبھی بھی بھنگیوں کا لباس نہیں پہنے گا، چپڑاسی کی شکل اختیار نہیں کرے گا اس لیے کہ ان کی چاہت اور عظمت اس کے دل میں نہیں ہوتی اس لیے وہ ان کے لباس کو پسند نہیں کرتا۔

جب تک آدمی کسی تہذیب سے مرعوب نہ ہو، اس تہذیب کی عظمت اس کے دل میں نہ ہو، اس وقت تک وہ اس تہذیب وثقافت کے طور طریقے اختیار نہیں کرتا۔ جب اہل کفر ترقی کرتے ہیں تو ان کی ہر چیز بھانے لگتی ہے، اچھی لگنے لگتی ہے، ان میں ایک کشش اور شان محسوس ہونے لگتی ہے۔ پھر مسلمان ان کے نام، ان کی علامات، ان کے شعائر، ان کے طور طریقے، ان کا رہن سہن اور ان کا خوشی منانے کا انداز اختیار کرنے لگتا ہے۔

آج مسلمان ہندوؤں کے طریقے کیوں اختیار کرتا ہے؟ اچھے لگتے ہیں نا تب ہی تو اپنے دولہے کو ہندوؤں جیسی پگڑی (سہرا) پہناتے ہیں۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی نہیں پہناتے۔ دولہا بھی ساری زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پگڑی نہیں پہنتا لیکن شادی کے موقع پر ہندوؤں کی رسموں کے مطابق پگڑی پہن لیتا ہے۔ اچھی جو لگتی ہے نا۔ اس لیے کہ ہندوؤں سے مرعوب جو ہیں۔

مسلمان جب اہل کفر کی ترقی سے متاثر ہوتا ہے تو پھر ایک اور چیز بھی اس کی زندگی میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ کہ مسلمان ان غیر مسلموں کی تحقیقات اور ریسرچ پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرتا ہے۔ چاہے وہ کتنا بڑا جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ کہتا ہے کہ بھائی! مغرب نے یوں کہا ہے، یورپ نے یوں کہا ہے، فلاں کافر کی یہی تحقیق ہے، ان کی تحقیق ہے اور اس پر اسے اعتماد ہے۔ اس لیے کہ ان کے نظامِ تعلیم سے یہ متاثر ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کتنا ہی اچھا ڈاکٹر کیوں موجود نہ ہو مگر یہ لوگ علاج کرانے کے لیے مغربی ممالک کا ہی رخ کرتے ہیں۔ وہ کھال بھی اتارتے ہیں اور پیسے بھی خوب لیتے ہیں اور یہ ہنسی خوشی انہیں لاکھوں کروڑوں دے کر خوشی محسوس کرتے ہیں، یہ مرعوبیت کی انتہا ہے۔

دشمن کا نظامِ تعلیم:

دشمن نے ہمیں جو نظامِ تعلیم دیا ہے اس کے اندر ساری تعلیم ہی اس نکتے کے گرد گھومتی ہے کہ مغرب بہت اونچا ہے، بہت ترقی یافتہ ہے حالانکہ اگر آپ خودکشیوں کی اوسط دیکھیں تو وہ آپ کے ملک کے اندر کم ہے، مغرب میں زیادہ ہے۔ اخلاقی انحطاط ان کے ہاں زیادہ ہے، ان کے ہاں طلاق کی شرح انتہائی بلند سطح پر ہے، برداشت اور تحمل مزاجی ان کی سرشت میں نہیں ہے۔ آپ کے ملک میں نفسیاتی مریض کم ہیں، امریکہ میں زیادہ ہیں۔ آپ کے ملک میں جرائم کی اوسط کم ہے، امریکہ میں اس سے زیادہ ہے۔ لیکن آپ کی کمزوریاں ساری دنیا کا میڈیا دکھائے گا اور ان کی گندگیاں اور کمزوریاں دنیا کے سامنے نہیں لائے گا۔ اس لیے کہ اصل مقصد آپ کو مرعوب کرنا ہے، متاثر کرنا ہے، دباؤ میں لانا ہے ورنہ آپ وہاں سیر و تفریح کرنے کیسے جائیں گے؟ علاج کے نام پر لاکھوں کروڑوں انہیں کیسے دیں گے؟ تعلیم کے نام پر اربوں روپے ان کی جھولی میں کیسے ڈالیں گے؟

مسلمانوں کو مرعوب کیا گیا ہے تاکہ مسلمان تعلیم کے نام پر کروڑوں روپیہ انہیں دے دیں، تفریح کے نام پر لاکھوں کروڑوں ڈالر ان کے ممالک میں جا کر خرچ کر دیں۔ تو میرے دوستو! جب مسلمان غیروں سے مرعوب ہو جاتا ہے، کفار سے مرعوب ہو جاتا ہے، اہل کفر کی ترقی سے مرعوب ہو جاتا ہے تو ان کی تحقیقات پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرتا ہے۔ جی ہاں جناب! C.N.N سے یہ خبر آئی ہے۔ B.B.C سے یہ خبر آئی ہے چاہے وہ کتنا بڑا جھوٹ ہی کیوں نہ ہو مگر مسلمان اسے ہی سچ سمجھتا ہے۔

دین کے معاملے میں کافروں پر اعتماد:

اب تو بدقسمتی کی انتہا ہو گئی ہے کہ دنیاوی امور کے علاوہ دینی امور میں بھی صرف انہی پر اعتماد کیا جا رہا ہے۔ کوئی شخص وہاں سے تعلیم حاصل کر کے آئے خصوصاً اسلامی علوم کی تعلیم تو اس کی بڑی آؤ بھگت کی جاتی ہے، بڑی واہ واہ کی جاتی ہے کہ اس نے فلاں مغربی یونی ورسٹی سے اسلامی علوم میں ڈگری حاصل کی ہے۔ ارے! عیسائی نے اسے اسلامی ڈگری دی ہے، اس کے قرآن کے علوم پر عیسائی نے اعتماد کیا ہے۔ سبحان اللہ! مرعوبیت کی انتہا ہے۔ تو دنیا کے امور میں بھی ان پر اعتماد اور دین کے امور میں بھی ان پر اعتماد، یہ کفار کی ترقی سے متاثر ہونے کی علامت ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: دشمن کا وجود محض اپنے مراکز تک محدود ہے

جواب: فاریاب کے عوام جہادی مزاج کے حامل لوگ ہیں۔ عہد و پیمان کے پابند اور دین پر جان فدا کرنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں اسلام کے لیے مختلف قربانیاں دیں۔ اب بھی انتہائی مضبوطی سے مجاہدین کی صفوں میں کھڑے ہیں۔ نہ صرف اندرونی اضلاع میں بلکہ مرکزی شہر میمنہ میں بھی جہاں دشمن کا کنٹرول انتہائی مضبوط ہے اس کے باوجود انتہائی شجاعت سے ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

عوامی تعاون کی برکت ہی سے مجاہدین اپنے جہادی سلسلوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ہمارے مجاہدین اگر پوری کامیابی سے جہادی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور دشمن کا کوئی وار کامیاب نہیں ہو رہا تو یہ مجاہدین کے ساتھ عوامی تعاون کا سب سے بڑا اور واضح ثبوت ہے۔

محترم مولوی صاحب فاریاب کے مجاہدین کی نمائندگی کے لیے آپ کی تشریف آوری پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جہادی کاموں میں آپ کو کامیاب وسرفراز رکھے۔

آپ کا بھی بہت بہت شکریہ، اللہ سلامت رکھے۔

☆☆☆☆☆

23 جنوری: صوبہ لغمان............ضلع علی شنگ............افغان پولیس میں موجود ایک بہادر مجاہد کا امریکی فوجیوں پر حملہ............2 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی

علمائے دین کی شہادتیں......سیلابِ بلاخیز کے آگے بند باندھیے!!!

مصعب ابراہیم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے العلماء ورثة الانبیاء فرما کر طبقۂ علما کو امت کی قیادت وسیادت، رہ نمائی اور ہدایت کے منصب پر فائز فرمایا ہے......امت کی پوری تاریخ علمائے حق کے صبر، استقلال، فہم، فراست، عزیمت اور قربانیوں سے بھری ہوئی ہے۔ کٹھن سے کٹھن حالات میں علمائے کرام نے حق کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھا اور امت کی رہ نمائی کا فریضہ بخوبی ادا کیا۔

خطۂ برصغیر میں علمائے حق کی لازوال جدوجہد سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ دینِ اکبری کے خلاف ببانگ دہل بغاوت کرکے گوالیار میں قید وبند کے مصائب برداشت کرنے ہوں یا شرک وبدعات کی سرکوبی کے لیے خانوادۂ ولی اللہ کا میدان میں نکلنا، تحریکِ مجاہدین میں جہاد وقتال کی صفوں کو آراستہ کرکے مسلمانوں میں جہاد فی سبیل اللہ کی روح پھونکنا ہو یا انگریز کے خلاف تین دنوں میں ۱۴ ہزار علما کا پھانسیوں پر جھول جانا، ۱۸۵۷ء کی قربانیاں ہوں یا انار کے درخت تلے بیٹھ کر دین کی تعلیم وتعلم کی نئے سرے سے بنا ڈالنا، فرنگی کے خلاف تحریک شیخ الہندؒ جیسی منظم ومربوط جدوجہد ہو یا کالے پانی کی پرصعوبت آزمائشیں، میوات کے علاقے سے اٹھ کر دنیائے ارضی پر دین کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتی سعید جماعت ہو یا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر جانیں وارنے والے جری جوان، ارض خراسان میں روسی استبداد کو ہمیشہ کے لیے نابود کرنے کے بعد امریکہ سمیت تمام صلیبی دنیا کو تاریخِ انسانی کی عبرت ناک شکست سے دوچار کرنے والے فاقہ کش ہوں یا افغانستان میں شریعت کے عملی نفاذ کو حقیقت کا رنگ دیتے اور خیر القرون کی یادیں تازہ کرتے مجاہدین......ان سب میں ایک ہی رنگ 'صبغۃ اللہ' جھلکے گا اور اس رنگ میں مسلمانوں کو رنگنے کے لیے علمائے کرام نے اپنی زندگیاں کھپائی ہیں۔ ان تمام تحریکوں اور جہاد وقتال کے میدانوں میں امت کی قیادت علمائے اسلام کے ہاتھ میں رہی اور اسی قیادت کی بدولت اسلام کی فرماں روائی کے خواب دیکھنے والی آنکھیں ان خوابوں کی تعبیروں سے بھی روشناس ہوئیں......قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ حاملین علوم دینیہ کی فضل ومنقبت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر: ۲۸)

''اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں''۔

اللہ سے خوف کھانے والے یہی علما ہیں جو اُس کے بندوں میں بھی خوفِ خدا کی آب یاری اور سبیل الشیطان سے انکار کی طرف دعوت دیتے اور بلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کل کا طاغوت اور باطل بھی علمائے اسلام کے اسی گروہ کو اپنے لیے اصل خطرہ گردانتا تھا اور اسی بنا پر وہ اُس کا اولین ہدف قرار پائے تھے اور آج بھی طاغوتِ عصر اور اُس کے نظام کے رکھوالوں کے نشانے پر علمائے حق کا یہی مقدس قبیلہ ہے۔ چونکہ علمائے کرام امت کی فطری قیادت ہیں اور اُن کی رہ نمائی وسرپرستی کے بغیر امت عروج وفلاح کی جانب گامزن نہیں ہوسکتی۔ علمائے کرام کی علمی وجاہت، عملی جدوجہد، پاک باز کردار، اخلاص، نیکی، تقویٰ، ورع، خشیتِ الٰہی، للّٰہیت، فقر، سچائی، امانت اور دیانت کے پیکر میں ڈھلی زندگیاں مسلمانوں میں دین سے تمسک اور گہری وابستگی کی علامت بھی ہیں اور شریعت کے عملی نفاذ کی ضمانت بھی۔

یہی وجہ ہے کہ دین دشمنوں کی آنکھوں اور دلوں میں علمِ دین کا حامل یہ طائفہ بُری طرح کھٹک رہا ہے۔ ایک طرف سیکولر اور لادین فکر کے حامل' مسلمانوں کو گمراہی اور بے راہ روی میں مبتلا کرنے کے لیے غامدیت اور 'روشن خیالی' کو بہرصورت رواج دینے میں مصروف ہیں...... جب کہ دوسری جانب علمائے کرام کے مبارک وجود سے معاشرے کو محروم کرنے کے لیے مسلمانوں کو دین کے رموز واوقاف سمجھاتی ان لعل وگہر ہستیوں کو چُن چُن کر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ مسلمانانِ پاکستان میں الحادوزندقہ کو عام کرنے کا بیڑہ اٹھانے والوں نے طویل عرصے سے علمائے حق کو شہید کرنے اور اپنے راستے سے ہٹانے کا راستہ اختیار کررکھا ہے

مدارس دینیہ کے طلبہ 'طالبان' بننے کو تیار ہیں......آپ عزیمت وصبر کے راستے کو منتخب کیجیے، پھر دیکھیے یہاں بھی ملا عمر مجاہد، ملا بور جان اور ملا داداللہ جیسے جری کردار سامنے آنے میں دیر نہیں لگائیں گے......

مولانا حق نواز جھنگویؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ، مولانا عبداللہ غازیؒ، مولانا یوسف لدھیانویؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ، مفتی عتیق الرحمٰنؒ، مولانا مفتی جمیل خانؒ، مولانا عبدالغفور ندیمؒ، مولانا اعظم طارقؒ، مولانا عبدالرشید غازیؒ، مولانا مقصود احمدؒ، علامہ علی شیر حیدریؒ، مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، مولانا انعام اللہؒ، مفتی سعید احمد مردانیؒ، مولانا محمد امین اورکزئیؒ، مولانا عنایت اللہ شاہؒ، مولانا محمد بنوریؒ، مفتی عبدالسمیعؒ، مولانا ارشاد اللہ عباسیؒ،

23 جنوری: صوبہ خوست......ضلع باک......بارودی سرنگ دھماکہ......4 افغان فوجی ہلاک......3 شدید زخمی

مولانا عطا الرحمٰنؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ، مولانا ولی اللہ کابل گرامیؒ، مولانا محمد عارفؒ، مولانا معراج الدین محسودؒ، مولانا محمد عالمؒ، مولانا نصیب خانؒ...... اصحاب عزیمت کی طویل فہرست میں شامل یہ چند ہستیاں ہیں جنہیں ماضی قریب میں اسلام کے دشمنوں نے حق وصداقت کا علم بلند کرنے اور باطل کو للکارنے کے جرم میں شہید کر ڈالا۔ شہید علما کی اس فہرست پر نظر ڈالنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک عالم کے دامن میں علم، عمل، جہاد فی سبیل اللہ، تحفظِ ختم نبوت، دفاع صحابہؓ اور نفاذ شریعت کی عملی جدوجہد جیسی حسنات بدرجہ اتم موجود تھیں۔ قرآن مجید علما کے قتل میں ملوث بد باطن نظام اور افراد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الِّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍOأُولَـئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ(آل عمران: ۲۱، ۲۲)

’’جولوگ اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیا کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف (کرنے) کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خوش خبری سنا دو۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کو کوئی مددگار نہیں ہوگا‘‘۔

ماضی قریب کی طرح ایک مرتبہ پھر علمائے کرام کو شہید کرنے کے واقعات بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ گذشتہ چند ماہ میں پاکستان کے تمام علاقوں میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص علمائے اسلام اور طلبائے دین کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ شہید کیا جا رہا ہے۔ مدارس دینیہ پر چھاپے مارے جارہے ہیں اور علما کو بے توقیر کرنے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں..... علمائے کرام کی ’ٹارگٹ کلنگ‘ میں عالمی طاغوتی ایجنٹ ایم کیو ایم کی پشت پناہی میں رافضی ٹولہ ملوث ہے اور اُسے تحفظ دینے اور پشت پناہی فراہم کرنے کے لیے پورا طاغوتی نظام موجود ہے۔ جب معاملہ یہ ہے تو پھر ہر دم طواغیتِ عصر کی غلامی کا دم بھرنے والا نظام ٗوراثتِ انبیاء کے حاملین کو کیونکر برداشت کرے گا؟

۱۳ مئی ۲۰۱۲ء کو کراچی میں مفسر قرآن مولانا محمد اسلم شیخو پوریؒ کو کراچی میں شہید کر دیا گیا، ۱۰ اگست کو رات گئے جامعہ دار العلوم کراچی میں رینجرز اور خفیہ اداروں کے اہل کاروں نے چھاپہ مارا اور متعدد طلبا کو گرفتار کیا۔ ۶ نومبر کو کراچی میں گلستان جوہر کے علاقے میں اشرف المدارس پر پولیس نے چھاپہ مارا اور فائرنگ کرکے مدرسہ کے ۲ طالب علموں کو زخمی کر دیا۔ ۱۰ نومبر کو کراچی میں جامعہ عربیہ احسن العلوم کے ۶ طلبہ کو شہید کر دیا گیا، ۳ دسمبر کو کراچی میں جامعہ عربیہ احسن العلوم کے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیلؒ کو شہید کر دیا گیا۔ ۳۰ دسمبر کو کراچی میں عالم گیر مسجد کے خطیب وامام قاری رفیق الخلیلؒ کو شہید کر دیا گیا، ۱۸ جنوری کو کراچی میں مولانا محمد اجمل کو شہید کر دیا گیا، ۲۳ جنوری ۲۰۱۳ء کو تلہ گنگ میں جامعہ علویہ حیدریہ کے مہتمم قاری سعید احمد کو شہید کر دیا گیا، ۲۳ جنوری کو کوئٹہ میں شیخ الحدیث مولانا رحمت اللہ کو شہید کر دیا گیا، ۲۹ جنوری کو مولانا نذیر احمد ہزارویؒ کو مانسہرہ میں شہید کر دیا گیا، ۳۱ جنوری کو جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس دارالافتا شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید دین پوریؒ، مفتی صالح محمد کاروڑیؒ اور مولانا سید احسان شاہؒ کو شہید کر دیا گیا ۱۲ فروری کو کراچی میں قرآن کے معلم قاری محمد عاصم کو شہید کر دیا گیا، ۱۶ فروری کو کراچی میں مدرسہ گلشن عمر کے استاد قاری غلام سرور کو شہید کر دیا گیا، ۲۲ فروری کو کراچی میں مولانا دلفراز معاویہؒ اور قاری ابوبکرؒ کو شہید کر دیا گیا، ۲۳ فروری کو کراچی میں امام مسجد قاری امینؒ کو شہید کر دیا گیا۔

علما اور طلبائے دین کو تاک تاک کر نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اُن کے قاتل دھڑلے سے دندناتے پھرتے ہیں، اطمینان سے اپنا ہدف حاصل کرتے ہیں، بے فکری سے علما کو شہید کرتے ہیں اور سکون وچین سے فرار ہوجاتے ہیں..... اگر پکڑے بھی جائیں تو نظام ان کی پشت پر کھڑا ہوجاتا ہے۔ ۲۳ فروری کو کراچی کے علاقے کورنگی میں شہید کیے گئے امام مسجد قاری امینؒ کے قاتل کو وقوعہ کے دوران ہی مقامی افراد نے پکڑ لیا۔ ندیم حسین زیدی نامی یہ قاتل ایم کیو ایم اورنگی ٹاؤن سیکٹر کا کارکن اور شیعہ تنظیم سپاہ محمد کا کارندہ ہے۔ گرفتاری کے بعد اس نے انکشاف کیا کہ ’’ایم کیو ایم کے عہدے داران کے حکم پر اہل سنت علما کو باقاعدہ ٹارگٹ کیا جارہا ہے‘‘۔ ایسے میں کوئی نہیں جو دستِ قاتل کو پکڑ سکے، علما کے مبارک اور پاکیزہ خون بہانے والوں کو روک ٹوک کر سکے...... بلکہ پورا نظام اور اس کے رکھوالے ُان قاتلوں کو تحفظ بھی فراہم کرتے ہیں، اُنہیں کھُل کھیلنے کا موقع بھی دیتے ہیں، اُن کی پیٹھ بھی ٹھونکتے ہیں اور ہر طرح کی گرفت سے اُنہیں آزاد بھی رکھتے ہیں......

ہمارے سروں کے تاج اے علمائے کرام! ایسے حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر آپ کی خدمت میں دست بدستہ التجا ہے کہ خدارا! اس باطل نظام کو مزید مہلت نہ دیجیے...... پانی سروں سے بھی گزر چکا اور پلوں کے نیچے سے بھی...... یہ نظام آپ میں سے ایک ایک کا دشمن ہے...... اس نظام کا وجود ِنامسعود آپ کو کسی بھی صورت برداشت کرنے کا روادار نہیں......

اے علمائے دینِ متین! آپ ہمارے دلوں کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، آپ امت مسلمہ کے سروں کا فخر ہیں، آپ ہمارے بزرگ ہیں، ہمیں آپ کی

23 جنوری: صوبہ غزنی.........صدر مقام غزنی شہر.........امریکی فوج کا ایک انصار کے گھر پر دھاوا.........مجاہدین کی جوابی کارروائی.........5 امریکی فوجی ہلاک

ضرورت ہے اور آپ کے علم وعمل کی برکتوں سے فیض یابی کے ہم بھی حریص ومشتاق ہیں، آپ کے دم قدم سے قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں دل ودماغ کو راحت وسکون سے بھر رہی ہیں، آپ کی جانیں ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہیں، دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانوں کو کھپانے والے آپ ہی کی رہنمائی کے حریص ہیں، ہوس کی آگ میں جلتے زمانے میں آپ استغنا، فقر اور بے لوثی کا استعارہ ہے...... یہود ونصاریٰ اور روافض وطواغیت آپ کے درپے ہیں تو اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ آپ کے کندھوں پر دین حنیف کی علم برداری اور وراثت انبیاء کا بوجھ ہے......

ہمارے سروں کے تاج اے علمائے کرام! ایسے حالات کی نزاکت کے پیش نظر آپ کی خدمت میں دست بدستہ التجا ہے کہ خدارا! اس باطل نظام کو مزید مہلت نہ دیجیے...... پانی سروں سے بھی گزر چکا اور پُلوں کے نیچے سے بھی...... یہ نظام آپ میں سے ایک ایک کا دشمن ہے......اس نظام کا وجودِ نامسعود آپ کو کسی بھی صورت برداشت کرنے کا روادار نہیں، آپ چاہے کسی گاؤں گوٹھ یا کسی پہاڑی کے دامن میں بیٹھے تجوید وقرآت کا سبق ازبر کروا رہے ہوں یا قال اللہ وقال الرسول کا درس ارشاد فرما رہے ہوں، یہ رزیل طبقہ آپ تک پہنچ کر رہے گا......ان کی رگوں میں دوڑتا دین دشمن خون گوارا ہی نہیں کرتا کہ اس زمین پر کوئی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا موجود ہو...... ہر وہ آنکھ جو شریعت کی حاکمیت کا خواب دیکھتی ہے اور ہر وہ دل جس میں دین کے نفاذ کی آرزو اور تڑپ ہے، وہ اس نظام کا کھُلا دشمن ہے اور یہ کافرانہ نظام ایسے کسی بھی فرد سے کسی قسم کی رورعایت کا قائل نہیں......لال مسجد سے اٹھنے والی 'شریعت یا شہادت' کی آواز آپ کے سامنے ہے، اسی طرح سوات، مالاکنڈ اور قبائل کے غیور مسلمانوں کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے...... جہاں جہاں شریعت کو حَکَم بنانے کا فیصلہ ہوا وہاں نظامِ طاغوت نے ایک لمحہ تاخیر کیے بغیر اپنی 'رٹ' کے قیام کے لیے ہرشے کو تہہ وبالا کرکے رکھ دیا......لہٰذا اس نظام سے کلیتًا برات کا اعلان کیجیے...... مظلومانہ شہادتوں کا سلسلہ بہت طویل ہوچکا...... اب آگے بڑھ کر عصائے کلیمی سے ابلیسی تاروپود کو بکھیریے......یہ کام اگرچہ آسان ہرگز نہیں...... شہادتیں، تعذیب، قیدوبند اور مصائب وآلام یقینی ہیں لیکن اُس سے بدرجہا بہتر اور صواب راستہ ہے کہ اپنی گردنیں باطل کے آگے پیش کردی جائیں کہ وہ اُنہیں جیسے اور جب چاہے کاٹ ڈالے......

ہر عالم دین کی شہادت کے بعد جمہوری انداز میں 'احتجاج ریکارڈ کروا دینے' سے کچھ بھی نہ ہوگا......آپ کا دشمن پوری طرح متحد ہے اور سبیل الشیطان پر دل جمعی سے کاربند ہے......اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ چند سوخبثا کو بھی میدان میں لاکر ملک بھر کی شاہراہوں کو 'بلاک' کرکے عملاً پورے ملک کو یرغمال بنالیتے ہیں۔ پھر اُن کی پیٹھ ٹھونکنے کے لیے مفسد نظام موجود ہے، جس کی ایک ہلکی سی مثال سامنے آئی کہ گزشتہ چند ماہ میں سندھ سے ۸۰ ہزار شیعوں کو فوج میں بھرتی کیا گیا......کیا آپ سبیل الرحمٰن پر چلتے ہوئے اتحاد ویگانگت کا مظاہرہ نہیں کرسکتے؟ یہ حقیقت آپ جیسے اصحابِ بصیرت کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگی کہ اس نظام جمہور نے دینی قوتوں کی طاقت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے...... صرف وفاق المدارس کے ۱۴ ہزار مدارس اور اُن میں زیر تعلیم ۲۲ لاکھ سے زائد طلبہ...... کیا یہ معمولی قوت ہے؟ لیکن گروہ بندیوں اور جمہوری مفادات نے اس قوت کو تباہ کردیا ہے......کسی بھی شہادت کے جواب میں ہڑتال، مظاہرے، احتجاج، دھرنے اور اخباری بیانات کا طویل سلسلہ، قانونی دائروں میں سفر، امن وامان کی تاکید اور ''صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنے'' کی تلقین......اس ساری مشق کا اب تک کیا نتیجہ نکلا؟ باطل اور طاغوت تو سر پر چڑھ آیا ہے......مدارس دینیہ کے طلبہ 'طالبان' بننے کو تیار ہیں......آپ عزیمت وصبر کے راستے کو منتخب کیجیے، پھر دیکھئے یہاں بھی ملا عمر مجاہد، ملابورجان اور ملا داد اللہ جیسے جری کردار سامنے آنے میں دیر نہیں لگائیں گے......

یقین کریں کہ صلیبی صیہونی طوفان اور رافضیت کا سیلاب سنبھلنے کا موقع نہیں دے گا......لہٰذا مدارس کی سطح پر بھی اور اپنی ذاتی زندگی میں بھی اسلحے اور فنون حرب کو ترویج دیجیے......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے جو ترکہ چھوڑا اُس کو تھامنے کی ضرورت جتنی آج ہے شاید اس سے پہلے کبھی نہ ہو۔ شیخ الہند رحمہ اللہ کے کردار سے سبق حاصل کیا جائے کہ آپ پیرانہ سالی میں بھی ڈنڈا برداری اور شمشیرزنی کی مشق باقاعدگی سے کیا کرتے تھے...... اگر علمائے اسلام اور طلبائے دین ہمہ وقت مسلح رہنے اور اپنے 'زیور' سے شغف اختیار کرنے کا اہتمام کریں تو مختصر عرصہ میں باذن اللہ اس کے نتائج سامنے آئیں گے اور اس کی برکت جہاں اپنے دلوں میں مضبوطی، جماؤ اور قوت پیدا کرنے کا سبب بنے گی وہیں دشمنانِ دین پر رعب، ہیبت اور دبدبہ بھی بیٹھتا چلا جائے گا۔

ہر وہ آنکھ جو شریعت کی حاکمیت کا خواب دیکھتی ہے اور ہر وہ دل جس میں دین کے نفاذ کی آرزو اور تڑپ ہے، وہ اس نظام کا کھُلا دشمن ہے اور یہ کافرانہ نظام ایسے کسی بھی فرد سے کسی قسم کی رورعایت کا قائل نہیں......لال مسجد سے اٹھنے والی 'شریعت یا شہادت' کی آواز آپ کے سامنے ہے، اسی طرح سوات، مالاکنڈ اور قبائل کے غیور مسلمانوں کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے...... جہاں جہاں شریعت کو حَکَم بنانے کا فیصلہ ہوا وہاں نظامِ طاغوت نے ایک لمحہ تاخیر کیے بغیر اپنی 'رٹ' کے قیام کے لیے ہر شے کو تہہ وبالا کرکے رکھ دیا......لہٰذا اس نظام سے کلیتًا برات کا اعلان کیجیے

24 جنوری: صوبہ خوست............ضلع زازئی میدان............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک امریکی ٹینک تباہ............2 امریکی فوجی ہلاک............کئی زخمی

اے علمائے امت! آج مجاہدین دین، شریعت، علم اور علما کی حفاظت کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ آپ کے تقویٰ، علم اور خدا خوفی سے لبریز و معمور قلوب کے ساتھ ہمارے قلوب دھڑکتے ہیں...... ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کی حفاظت کے لیے ہر وہ اقدام کریں گے جو ہماری قدرت میں ہوگا...... ہم آپ سے جدا ہیں نہ آپ ہم سے الگ...... مجاہدین کے ذمہ دار استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کے الفاظ پر ان معروضات کا اختتام کرتے ہیں کہ

''آج جہاں ایک طرف غامدی جیسے دین فروشوں کے گمراہ نظریات کو فروغ دیا جارہا ہے، وہی اہل حق علما کو شہید کر کے علما کے اثر ورسوخ کو بزور قوت بھی ختم کیا جارہا ہے...... پس علمائے کرام پر لازم ہے کہ اس خطرے کا ادراک کریں، ان سازشوں کا پردہ چاک کریں، اپنے فتاویٰ و بیانات سے اپنے مجاہد فرزندوں کی نصرت کریں...... نفاذ شریعت اور احیائے خلافت کی صدا بلند کریں...... اس فرنگی نظام کا دجل عیاں کریں اور اس خطے میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے میں اپنا حصہ ڈالیں......

میرے محبوب علمائے کرام و اساتذہ عظام! میں اپنے دل کے یہ جذبات آپ تک پہنچانا چاہوں گا کہ واللہ! آپ کو پہنچنے والا ہر غم ہمارا غم ہے...... کسی عالم کی شہادت کی خبر ہمارے لیے اپنے مجاہد بھائیوں کی شہادت کی خبر سے زیادہ بھاری ہوتی ہے...... اپنے اساتذہ و ائمہ کو یوں شہید ہوتے دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے...... کلیجہ پھٹنے کو آجاتا ہے...... قسم رب ذوالجلال کی! کہ ہم آپ سے اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں...... اگر فرض عین جہاد کی مصروفیت نہ ہوتی تو آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے اور آپ کی مجالس سے علم کے موتی سمیٹنے سے بڑھ کر ہمیں کوئی شے عزیز نہ ہوتی...... آپ ہمارے دلوں کا قرار ہیں، ہمارے سروں کا تاج ہیں، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں......
آپ کی کسی ایک شب کی دعا لینا ہمارے لیے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے......
آپ کا ایک تائیدی قول، ایک حوصلہ افزائی کا جملہ ہمارے سینوں کو ثبات وسکینت سے بھر دیتا ہے...... ان شاءاللہ آپ ہم سے بڑھ کر کسی کو اپنا محبّ و وفادار نہیں پائیں گے...... ہمارے سروں پر اپنا سایۂ شفقت رکھیے، ہماری غلطیوں کی اصلاح فرمایئے، ہم کمزور پڑیں تو حوصلہ دیجیے...... اللہ جل جلالہ کی تائید کے بعد ہمیں سب سے بڑھ کر آپ ہی کا سہارا ہے...... رب آپ سے راضی ہوجائے، ہر شریر ومفسد کی چالوں سے آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے، آمین''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہمیں نظامِ کفر قبول نہیں

مسلمانوں کے خلاف کفر سے تعاون نہیں اور یہ جائز ہے۔ حکومت پاکستان اور افواج پاکستان کا در پردہ ڈرون حملوں میں امریکہ کا تعاون جائز اور شرعاً درست ہے۔ اگر حکومت پاکستان کی اعانتِ کفر عین اسلام ہے تو ہمارا سر حاضر ہے، تن حاضر ہے...... میں اسلام آباد حاضر ہو جاؤں گا۔ سزائے موت دے دیجیے...... اگر اعانتِ کفر، کفر ہے۔ دستور اسلامی کو مسترد کرنا کفر ہے...... اگر نظام اسلام کی جگہ نظام کفر رائج کرنے کے خلاف تمام فتاویٰ خصوصاً حنفی فقہ کی معتبر کتاب فتاویٰ شامی میں جہاد کا فتویٰ مذکور ہے تو پھر کیا میرے طالب علم بھائیو! آپ اپنا منصب اپنے فرائض کو پہچاننے میں کیوں متذبذب ہیں۔

بس بڑھو! جب تک نظام خلافت نافذ نہیں ہو جاتا تب تک منزل دور اور سفر وادی تیہ کا سفر بن جائے گا۔ علم وحی کا تحفظ بغیر خلافت کے مشکل اور علمِ وحی پر عمل ناممکن ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مساجد و مدارس اور دارالافتا ہی نہ رہیں بلکہ دارالقضاء بن جائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ امت محمدیہ کی باگ ڈور اہل علم کے ہاتھ آجائے۔ تو اس نظام کفر کو اضطراری کیفیت کا چولا پہنائے بغیر چونسٹھ سال سے اس خنزیر کو خوراک قرار دے کر خاموش تماشائی بنے بغیر اٹھو اور کچھ کر گزرو۔ تمہارے سامنے افغان کہساروں میں موجود تمہارے بھائی ایک شان دار مثال ہیں۔ بس دیر مت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و مددگار رہے اب شریعت اسلامی اور آبروئے دین کا مسئلہ ہے۔ اس نازک موڑ پر آسمانوں کے رب کی خواہش کے مطابق آپ کردار ادا نہ کر سکے تو آنے والی نسلیں بھی ہمیں معاف نہ کر پائیں گی۔ اٹھیے اور حق ادا کیجیے، قرض ادا کیجیے، فرض ادا کیجیے۔ اے اہلِ پاکستان! اگر آپ چاہتے ہیں کہ پولیس جیسے وحشی انسانیت کے نام پر دھبہ، محافظین رشوت وظلم سے تمہیں نجات حاصل ہو۔ کیونکہ اس پولیس کا مکروہ چہرہ اب عوام الناس سے ڈھکا چھپا نہیں۔ واہ کینٹ ٹیکسلا میں ایک قیدی عورت ساری رات ان وحشیوں کی ہوس کا نشانہ بنی رہتی ہے تو کہیں پہ سڑکوں پر لوگوں کے کپڑے اتار کر مارا جاتا ہے۔ کہیں تھانوں میں ہر ایک بے آبرو اور بے عزت کر دیا جاتا ہے۔ پٹواری سے لے کر وزرا تک ہر جگہ ظلم کا پہرہ ہے۔ اٹھو روز روز عزتوں کی پامالی پر کب تک آنکھیں بند رکھو گے...... جہاں رکھوالے چور ڈاکو بن جائیں...... جہاں حکومتی مشینری غریبوں پر عذاب بن جائے...... جہاں انصاف سولی پر چڑھ جائے۔ جہاں رذیل شخص عزت دار اور عزت دار ذلیل ہو جائیں۔ جہاں گناہ آسان اور نیکی مشکل ہو جائے۔ جہاں ظلم اولوں کی طرح برس رہا ہو...... وہاں خاموشی ظلم کا تعاون بن جاتی ہے۔ آیئے ظلم کے معاون کے بجائے ظالموں کے رستے کی رکاوٹ بن جائیں۔ ہماری دعوت اور پیغام ہمارے دل کا درد یہی ہے...... اٹھو ہمارا ساتھ دو کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ نفاذ شریعت کی خاطر، نظام اسلام کی خاطر، اللہ تعالیٰ کے شیرو! نظام کفر پر کاری ضربیں لگانے آگے بڑھو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو...... آمین!!!

25 جنوری: صوبہ کاپیسا......ضلع تگاب......شہیدی مجاہد کا امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملہ......12 امریکی ہلاک......درجنوں زخمی......ایک فوجی گاڑی......2 ٹینک مکمل تباہ

تحریک طالبان پاکستان کے مذاکرات...... چند قابل توجہ پہلو

عبید الرحمٰن زبیر

۳فروری کو تحریک طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان احسان اللہ احسان حفظہ اللہ نے حکومت پاکستان سے مذاکرات کے لیے شرائط پیش کیں۔ان شرائط میں سب سے پہلی بات تو یہ کہ پاکستان کی تین سربرآوردہ سیاسی شخصیات (مولانا فضل الرحمٰن، سید منور حسن اور نواز شریف) فوجی قیادت کی ضمانت دیں کہ وہ مذاکرات کے نتیجے میں ہونے والی پیش رفت پر قائم رہے گی اور ماضی کی طرح امریکی آقاؤں کے حکم پر معاہدوں سے انحراف کی پالیسی نہیں دہرائے گی۔جب کہ دوسری شرط تین مجاہد رہنماؤں' محترم مسلم خان، محترم حاجی عمر اور مولانا محمود کی رہائی ہے، یہ تینوں افراد پاکستانی فوج کے خفیہ اداروں کی قید میں ہیں اور طالبان نے انہیں اپنی ۵ رکنی مذاکراتی ٹیم کا حصہ بنایا ہے۔

اس سے قبل بھی طالبان رہ نما مولانا عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ نے ایک صحافی کو لکھے گئے خط کے ذریعے مذاکرات کی پیش کش کی،اس کے بعد امیر تحریک طالبان پاکستان محترم حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ اور حلقہ محسود کے ذمہ دار مولوی ولی الرحمٰن حفظہ اللہ کا مشترکہ ویڈیو بیان سامنے آیا جس میں مذاکرات کے حوالے سے بھی کھُل کر بات کی گئی۔طالبان کی طرف سے ان تینوں مواقع پر ایک بات پوری وضاحت سے کی گئی کہ مذاکرات کو بہر صورت سنجیدہ اور بامقصد ہونا چاہیے۔اسی طرح ۶ فروری کو احسان اللہ احسان حفظہ اللہ نے سیاسی جماعتوں کو آزاد قبائل کا دورہ کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا:

> ''ہمیں فوج پر قطعی طور پر اعتماد نہیں، جمعیت علمائے اسلام، جماعت اسلامی اور مسلم لیگ ن کا وفد ہمارے علاقے میں آئے،ہم اس کو سیکورٹی کی مکمل ضمانت دیتے ہیں،ان جماعتوں کے وفد کو دورہ کی دعوت دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ آئیں اور ہم سے ہمارا موقف جانیں، یہاں کے حالات دیکھیں اور بر سر زمین اس حقیقت کا بھی مشاہدہ کریں کہ فوج اور حکومت کی رٹ کس حد تک قائم ہے''

بعض لوگوں کا خیال ہے اور اس خیال میں مزید رنگ بھرنے کے لیے سرکاری اور فوجی میڈیائی مشینری بھی جُتی ہوئی ہے کہ گویا طالبان کمزور ہو گئے ہیں،اسی وجہ سے اب مذاکرات کی طرف آرہے ہیں۔جن افراد اور اداروں کا کام ہی عوام الناس کو ہمہ وقت گمراہ کرنا ہواُن سے اس قسم کی بے ہودگیوں کے علاوہ اور کس چیز کی توقع کی جاسکتی ہے؟ قبائلی علاقوں کی صورت حال کو قریب سے جاننے اور پوری ایمان داری سے اُس کا تجزیہ کرنے والے افراد بخوبی جانتے ہیں کہ نصف دہائی تک مجاہدین کے خلاف طاقت آزمائی اور ہر طرح کے مہلک اسلحے کو استعمال کر لینے کے باوجود بھی پورے علاقے میں پاکستانی فوج کی حالت انتہائی پتلی اور ناگفتہ بہ ہے۔اگر سوات، مالاکنڈ اور جنوبی وزیرستان میں (جہاں ۲۰۰۹ء سے وسیع پیمانے پر آپریشن راہ راست اور راہ نجات کیا جارہا ہے) حکومتی رٹ بحال ہوگئی ہے تو فوج اپنے اندر یہ حوصلہ تو پیدا کر کے دکھائے کہ چند دن کے لیے وہاں سے نکلے......پھر دنیا بھی دیکھ لے گی کہ وہاں 'رٹ' کس کی ہے اور یہ علاقے کس کے زیر اثر ہیں......فوج کی اس علاقے میں جس قدر پٹائی ہوئی ہے اور اُس کو جس قدر یہاں کے مجاہدین نے ناکوں چنے چبوائے ہیں یہ مستقبل کا کوئی ''جنرل شاہد عزیز'' ہی بتا سکے گا!!!

مجاہدین کے ہاتھوں تواتر سے مار کھانے کے بعد مذاکرات کا راگ پہلے پہل تو مقامی سطح پر فوج ہی نے چھیڑا اور بات چیت کے ذریعے مجاہدین سے جان خلاصی کی تدبیریں کیں......لیکن طالبان کا واضح اور دوٹوک موقف رہا ہے کہ کسی قسم کے خفیہ مذاکرات نہیں ہوں گے بلکہ اگر مذاکرات کرنے ہیں تو کھلے عام اور ساری دنیا کے سامنے یہ عمل ہوگا تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ جنگ سے کون تھکا ہے اور کس کے حوصلے جواب دے چکے ہیں۔

یہ بدیہی حقیقت بھی اکثر اوقات نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے کہ مذاکرات ہمیشہ دو فریقوں کے درمیان ہوتے ہیں......ان مذاکرات کے نتیجے میں مجاہدین کو باقاعدہ ایک مستقل فریق تسلیم کیا گیا ہے......وہ جن کی ''کمر توڑ دینے'' کے دعوے کیے جاتے تھے اور جن کے متعلق ''صفایا کر دیا'' جیسی لاف زنیاں کی جاتی تھی......اب اُن ہی کو معاملہ کا اصل فریق تسلیم کرنا اس نظام کے لیے پرلے درجے کی ذلت نہیں تو اور کیا ہے؟

پاکستانی فوجی جنتا نے شکئی، سراروغہ اور سوات جیسے معاہدوں کو اپنے امریکی خداؤں کے احکامات کی تعمیل میں سبوتاژ کیا اور یہ محض الزام نہیں بلکہ ماضی قریب کی تاریخ میں مرقوم حقائق ہیں ،جن سے اس ملک کے 'دانش فروش' جانتے بوجھتے اعراض برتتے ہیں۔اب بھی بہت سے ''عالی دماغ'' ایسے ہیں جو ہر طرح کے الزام ودشنام طرازی کے تیروں کا رخ مجاہدین کی طرف کیے ہوئے ہیں۔جب کہ مجاہدین نے مذاکرات کی تجویز دے کر اور شرائط پیش کر کے سیاسی بصیرت، فہم، تدبر اور فراست کا ثبوت دیا ہے۔لیکن حکومت کے رویہ میں ماضی کے نسبت کچھ بھی فرق نہیں پڑا۔فوج نے تاثر یہی دیا ہے مولانا فضل الرحمٰن نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''تحریک طالبان کی جانب سے مذاکرات کی تجویز کو حکومت سنجیدہ نہیں لے رہی ،حکومت خود کو امریکی ایجنڈے کا حصہ سمجھتی ہے''۔

طالبان کی اس پیش کش کے حوالے سے لکھنے والے مسلسل لکھ رہے ہیں، تجزیہ نگار بھی اپنے حصے کا کام کر رہے ہیں،اینکر پرسنز کو بھی ایک 'ہاٹ ایشو' ہاتھ لگ گیا ہے اور

25 جنوری:صوبہ نیمروز............صدر مقام زرنج...........بارودی سرنگ دھماکہ افغان فوجی گاڑی تباہ............9 فوجی ہلاک

اس پر دھڑا دھڑ پروگرام ہورہے ہیں۔لیکن بعض اہم اور بنیادی نکات ایسے ہیں جنہیں محض تجاہل عارفانہ کی بنیاد پر نظرانداز کیا جارہا ہے۔طالبان کی پہلی شرط پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دلوں میں عامۃ المسلمین اور دینی جماعتوں کے حوالے سے کس قدر ہمدردی پائی جاتی ہے۔جمہوری نظام میں شامل دینی جماعتوں کو شریعت کے اصولوں اور دلیل و منطق کی بنیاد پر راہِ صواب کی طرف بلانا اور اس نظام کا دجل وفریب اُن پر عیاں کرنا مجاہدین اپنا فرض جانتے ہیں......لیکن ان جماعتوں میں موجود بعض عناصر نے اپنے تئیں یہ تصور کرلیا ہے کہ گویا مجاہدین اُنہیں ہی نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔اسی لیے بعض اوقات ان جماعتوں سے متعلق اچھے خاصے سمجھ دار افراد بھی بلاوجہ اور بغیر کسی دلیل کے مجاہدین کی تنقیص پر اتر آتے ہیں اور اُن کے خلاف بالکل وہی زبان اور لہجہ اختیار کرتے دکھائی دیتے ہیں جو اقتدار کی غلام گردشوں کے اسیروں کو ہی جچتا ہے۔لیکن مجاہدین نے اپنے عمل اور کردار سے ثابت کیا ہے کہ اُن کی ساری دشمنیاں اور تمام عداوتیں محض اس باطل اور طاغوتی نظام سے ہیں اور عامۃ المسلمین سے اُن کی کسی قسم کی کوئی پرخاش نہیں ہے۔

دوسری شرط میں طالبان نے پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے عقوبت خانوں میں مقید اپنے تین قیدی رہنماؤں کی رہائی مطالبہ کیا ہے۔امریکہ،افغانستان میں امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی قیادت میں طالبان مجاہدین سے شکست کھانے کے بعد ایک عرصہ سے مذاکرات کا راگ الاپ رہا ہے۔لیکن مجاہدین کی جانب سے امریکہ سے مذاکرات کی شروعات کو اپنے قیدیوں کی رہائی سے مشروط کیا گیا ہے۔بالکل اسی نہج پر پاکستان میں طالبان مجاہدین نے امریکہ کی غلامی میں مست نظام کی خفیہ جیلوں میں موجود اپنے قیدیوں کی رہائی کو ہی مذاکرات میں پیش رفت کی بنیاد بنایا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے امریکہ کی چاکری کو اپنا فخر سمجھنے والی، سیکولر اور لادین جماعتوں کو کسی قسم کی رعایت دینے سے انکار کیا ہے۔ایم کیو ایم ، پیپلز پارٹی اور اے این پی جیسی دین دشمن جماعتوں کے خلاف جنگ بندی کو بعید از قیاس گردانتے ہوئے ان جماعتوں کے خلاف کارروائیوں کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ طالبان کی جانب سے مذاکرات کی تجویز کے بعد سب سے زیادہ سرگرمی اے این پی نے دکھائی۔جی ہاں!وہی اے این پی جو پانچ سال تک مجاہدین کے خلاف ہر محاذ پر صف اول میں رہی،جس کے رہنماؤں کی زبانیں مجاہدین کے خلاف آگ اگلتی رہیں اور جس کا عملی تعاون امریکہ اور پاکستانی فوج کو حاصل رہا کہ جہاں جہاں مجاہدین کے خلاف صلیبی اتحاد نے کارروائی کی،یہ جماعت اُس میں پوری طرح شامل بھی رہی اور اگلی صفوں میں لڑتی بھی رہی۔اب اچانک یہ کیا ہوا کہ اے این پی کو مجاہدین سے ''راہ و رسم'' بڑھانے کی فکر ستانے لگی؟

چونکہ ۲۰۱۳ء کے الیکشن سر پر آئے کھڑے ہیں اور ان سیکولر جماعتوں کو الیکشن مہم کے لیے لامحالہ اپنے حفاظتی حصاروں اور قلعوں سے باہر آنا پڑے گا۔انہیں بخوبی علم ہے کہ یہ اپنے بلوں سے باہر آکر کیسی صورت حال سے دوچار ہونے والے ہیں......مجاہدین کو دیے گئے ایک ایک زخم کا حساب ان پر قرض ہے اور طالبان یہ قرض وصول کرنے کے لیے منتظر ہیں......اسی لیے اے این پی کو اب ''امن امن'' کی یاد ستارہی ہے......اے این پی کے عہدے داران اپنے اس اندرونی خوف کو چھپا نہیں پارہے......

وزیر ریلوے غلام بلور کا یہ بیان اسی خوف کی نشان دہی کرتا ہے جس میں اُس نے کہا ''جب امریکہ افغانستان میں طالبان سے مذاکرات پر مجبور ہے تو ہمیں بھی یہی راستہ اپنانا چاہیے۔خدشہ ہے کہ طالبان ہمیں الیکشن لڑنے نہیں دیں گے''۔۱۴ فروری کو اسلام آباد میں اے این پی نے طالبان سے ''جان کی امان'' پانے کے لیے 'آل پارٹیز کانفرنس' منعقد کی۔اس کانفرنس کے اعلامیہ کو احسان اللہ احسان حفظہ اللہ نے یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ایک انتخابی ہتھکنڈہ تھا،سنجیدہ کوشش نہیں تھی۔تحریک طالبان اب بھی سنجیدہ جواب کی منتظر ہے''۔ایک مبصر کے بقول'' آل پارٹیز کانفرنس دراصل اے این پی کی جانب سے الیکشن میں آنے کے لیے ایک انشورنس پالیسی کی طرح تھی کیونکہ طالبان کے خلاف اے این پی اس وقت مشکل حالات سے گزر رہی ہے۔جب خیبر پختون خواہ کی سیکولر لابی جس کا واحد سہارا اے این پی رہی ہے'بری طرح پریشانی کا شکار ہے کیونکہ موجودہ حالات مین اے این پی نہ الیکشن مہم چلاسکتی ہے اور نہ ہی کوئی سیاسی جماعت اس سے اتحاد پر آمادہ دکھائی دیتی ہے۔اے این پی چاہتی ہے کہ کوئی سیاسی،غیر سیاسی قوت اُسے طالبان سے الیکشن لڑنے کی اجازت لے دے مگر کوئی بھی اس کی مدد پر آمادہ نہیں''۔

یہی معاملہ ایم کیو ایم کا ہے......کراچی میں ایم کیو ایم کی سفاکیت اور درندگی کے آگے پہلی بار کسی نے بند باندھا ہے اور اُن کے خلاف جوابی کارروائیاں کرکے اُسے متنبہ کیا ہے۔ایم کیو ایم کی تاریخ ظلم اور عدوان سے بھری پڑی ہے......ظالم جس قدر نڈر نظر آتا ہے حقیقت میں وہ اندر سے اُتنا ہی بزدل ہوتا ہے۔بالکل اسی طرح ایم کیو ایم نے دہشت اور غنڈہ گردی کے ذریعے کراچی کو یرغمال بنا رکھا ہے،چونکہ کوئی بھی گروہ اس سفاکیت کے مقابلے میں''غیر قانونی''اقدام کرنے اور'' قانون کو ہاتھ میں لینے'' پر آمادہ و تیار نہیں......اسی لیے ایم کیو ایم کے درندوں نے کراچی میں اودھم مچا رکھا ہے......کسی میں بھی ہمت نہیں کہ وہ انسانیت کے ان دشمنوں کی کلائی مروڑ سکے......جان تو سب کو پیاری ہے اسی لیے سب دُبکے پڑے رہے لیکن مجاہدین نے اس سفاک ٹولے سے عامۃ المسلمین کی خلاصی کے لیے میدان میں نکلنے کا فیصلہ کیا اور آج ''کراچی کا عفریت'' خوف کے مارے زمین میں گڑا جارہا ہے۔وہ جو کل تک دہشت کی علامت تھے آج دہشت زدہ دکھائی دیتے ہیں......طالبان نے ایم کیو ایم کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کیا ہے اور یہ اعلان جنگ اُسی گفتگو میں کیا گیا جس میں مذاکرات کی تجویز پیش ہوئی۔گویا مذاکرات اپنی جگہ لیکن ظالموں اور سفاکوں کو انجام بد سے دوچار کرنے کے معاملہ میں کسی قسم کا کوئی'کمپرومائز'' قابل قبول نہیں!!!

25 جنوری:صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد............بارودی سرنگ دھماکے............2 جارجین ٹینک تباہ............4 صلیبی فوجی ہلاک............متعدد زخمی

از خوابِ گراں خیز

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

کیئر 2 ایک عالمی این جی او کی طرف سے دستخطوں کی مہم جاری ہے۔ یہ مہم ڈچ نامی کتے کی جان بخشی کی اپیل کے سلسلے میں ہے۔ کتے نے ایک خاتون کو کاٹا تھا لہٰذا اس جرم کی سزا میں اسے سزائے موت دی گئی ہے۔ معذور فوجیوں کی خدمت پر مامور یہ اہل کار کتا، اپنے ساتھی کتوں سے لڑ رہا تھا۔ خاتون نے یہ کتا لڑائی چھڑانے کے لیے اسے لاتیں، گھونسے مارے، دھاتی ڈنڈے سے پٹائی کی۔ جواباً اس نے کتے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاتون کو کاٹ کھایا۔ سزائے موت کے خلاف تین لاکھ دستخط مطلوب ہیں۔ ۲۶۲۶۹۳ باضمیر لوگوں کے دستخط موصول ہو چکے ہیں۔ یہ امر یقیناً حوصلہ افزا ہے کہ دنیا کتنی باضمیر اور حساس ہے کہ ڈچ کتے کی موت مرنے سے بچانے کے لیے فوری ردعمل کا اظہار ہوا۔ یہ کولوراڈو (امریکہ) کا کتا ہے۔

ایک کہانی عالمی ضمیر کو پرکھنے کے لیے ڈاسپیگل جرمنی کے معروف جریدے نے (۱۴ دسمبر ۲۰۱۲ء) بھی شائع کی تھی۔ یہ کہانی امریکی ایئر فورس کے اہل کار، ڈرون آپریٹر برینڈن برائنٹ کی ہے۔ نیو میکسیکو میں افغانستان سے دس ہزار کلومیٹر دور کھیلے جانے والی ہائی ٹیک ڈرون جنگ کی کہانی پڑھیے۔ برائنٹ کو مٹی کا ایک گھر تباہ کرنے کا حکم ملا۔ برائنٹ اور اس کے ساتھی نے ہیل فائر میزائل داغتے ہوئے نشانے پر لگنے سے لمحہ بھر پہلے ایک بچے کو دیکھا جو عین نشانے پر تھا۔ برائنٹ نے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص سے پوچھا۔ کیا ہم نے ابھی ایک بچہ مارا ہے؟ (عمارت گر چکی تھی۔ بچہ چیتھڑے بن کے اڑ چکا تھا) ساتھی نے کہا۔ ہاں میرا خیال ہے وہ بچہ ہی تھا۔ اس پر انہوں نے اپنے کمپیوٹر کے مانیٹر پر چیٹ ونڈو میں لکھا۔ کیا وہ ایک بچہ تھا؟ اس پر ملٹری کمانڈ سینٹر پر بیٹھے ہوئے کسی شخص نے جو یہ حملہ مانیٹر کر رہا تھا۔ جواب دیا نہیں وہ ایک کتا تھا۔ انہوں نے دوبارہ ویڈیو میں منظر دیکھا۔ دو ٹانگوں والا کتا.....؟ ہاں وہ دو ٹانگوں والا۔ ڈچ نہیں تھا! ضمیر عالم نے اس پر آنکھ کھول کر دیکھنا گوارا نہ کیا۔

Bureau of Investigative Journalism نے گزشتہ اگست میں جو رپورٹ دی اس کے مطابق پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں ۱۶۸ بچے ڈرون حملوں میں مارے گئے۔ اگرچہ یہ صرف ابتدائی، نامکمل رپورٹ ہے۔ برائنٹ، ۶ سال برف سے ڈھکے پہاڑوں کے درمیان سرسبز وادیوں میں کھیتوں میں کام کرتے مزدوروں، کھیلتے بچوں، عورتوں کو کیمرے کی آنکھ سے اس جنگ میں دیکھتا رہا۔ جس سے ہزاروں میل دور امریکی محفوظ و مامون، پرسکون ہیں۔ ایک طرف مرد و زن، بچوں پر ڈرون سے موت برساتے ہوئے اس نے درجنوں مرتے دیکھے۔ وہ ذہنی دباؤ اور ضمیر کی خلش برداشت نہ کرتے ہوئے ایئر فورس چھوڑ آیا۔ اس نے کہا: میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ میں اتنے انسانوں کو یوں ہلاک کروں گا۔

یہ نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ اوباما کی چھیڑی ہوئی مہذب جنگ ہے جس میں.....دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ..... کے کراماتی قتل ہوتے ہیں۔ گورے نہایت مہذب اور شائستہ ہیں۔ براہ راست ملوث نہیں ہوتے۔ گردن نہیں اڑاتے۔ ہزاروں میل دور سے موت کا بٹن دباتے ہیں۔ آیئے برسرزمین بھی منظر دیکھئے۔

ڈرون زدہ علاقوں سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو اور اشک بار آنکھوں سے میرے سامنے ان حملوں کی منظر کشی کی۔ آپ ہمارے بارے میں لکھیں۔ کیا ہم پاکستانی نہیں؟ اخبار، ٹی وی والے یہاں تو گائے گٹر میں گر جائے تو خبر دیتے ہیں ذرا ہمارے ہاں کا حشر بھی تو دیکھیں۔ ہمارے لوگ دن رات سر پر اڑتے ڈرون کی آواز کے خوف تلے زندگی بسر کرتے ہیں۔ جب حملہ ہوتا ہے مٹی کے گھر گرتے ہیں۔ لاشوں کے چیتھڑے میزائلوں سے اڑ کر ہمارے درختوں، دیواروں، صحنوں میں بکھر جاتے ہیں۔ ہم عورتیں بھی بالٹیاں لے کر بچوں، عورتوں کے جسم کے ٹکڑے اکٹھے کرتی ہیں۔ پھر جو جنازے اٹھتے ہیں تو وہ انسانوں کے نہیں چادروں میں لپٹی بوٹیوں، ہڈیوں کے جنازے ہوتے ہیں۔ اکثر تو جنازوں پر یا مدد دینے والوں پر دوبارہ ڈرون حملہ ہو جاتا ہے۔ (ویڈیو ڈرون کھیلنے والے سر کی آنکھوں سے سب دیکھ کر نشانہ لیتے ہیں) میں نے پوچھا: ہر وقت موت کے خوف کے باوجود تم لوگ علاقہ چھوڑتے کیوں نہیں؟ اشک بار چہرے نے مسکرا کر جواب دیا:

''یہی تو بات ہے باجی کہ جب ہم لاشیں اٹھاتے ہیں تو چاروں طرف دھویں اور بارود کے باوجود حیران کن مُشک کی خوشبو شہیدوں سے اٹھتی ہے..... یہ ہم نے بار بار دیکھا..... یہ خاص جنت اور شہادت کی خوشبو ہے جو ہمیں کافروں کے خلاف اس جنگ میں اپنے حق پر ہونے کا یقین دیتی ہے''.....

قبائلی خاتون کا ایمان اپنی جگہ.....لیکن یہ امر شرم ناک ہے کہ ان گنت مرتبہ پہلے اس ڈرون گیم میں پاکستان کی شراکت کی تصدیق ہونے کے بعد ایک مزید بیان سامنے ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

26 جنوری: صوبہ بادغیس.............صدر مقام قلعہ نو.............بارودی سرنگ دھماکے.............8 افغان فوجی ہلاک.............6 زخمی

نہ یہ آئل کی اور نہ وسائل کی جنگ ہے

مسعود انور

تیسری جنگ عظیم کا باقاعدہ آغاز ۱۹۷۹ء میں افغانستان پر روسی حملے سے ہوا اور اس جنگ میں پھیلاؤ نائن الیون کے بعد آیا۔ جب سے مشرقی ایشیا، وسطی ایشیا، مشرق وسطی اور دیگر ملحقہ علاقے مسلسل میدان جنگ بنے ہوئے ہیں۔ افغانستان اور عراق براہ راست اس درندگی کی زد میں آئے جب کہ پاکستان، مصر، لیبیا، یمن، صومالیہ، شام اور دیگر عرب علاقے میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ یہ جنگ کیسے شروع ہوئی اور اس کے کیا مقاصد ہیں، یہ موضوع ایک طویل بحث کا متقاضی ہے۔ البتہ اس کے پس پردہ عوامل پر میں ضرور لکھتا رہا ہوں کہ یہ صلیبی جنگ دنیا پر ایک عالمی شیطانی حکومت کے قیام کی سازشوں کا شاخسانہ ہے۔

جب سے یہ جنگ شروع ہوئی ہے، پوری دنیا میں ایک misconsception پھیلا دیا گیا ہے کہ یہ مسلم دنیا میں پھیلے ہوئے وسائل ہیں جس کی وجہ سے بین الاقوامی طاقتیں مسلم دنیا پر گدھ کی طرح ٹوٹ پڑی ہیں اور اب وہ یہ تمام وسائل ہڑپ کرنا چاہتی ہیں۔ جب افغانستان پر روس حملہ آور ہوا تو کہا گیا کہ اس کو گرم پانیوں تک رسائی چاہیے۔ جب امریکہ نے افغانستان پر چڑھائی کی تو کہا گیا کہ وہ کیسپین کے سمندر میں چھپے تیل تک رسائی چاہتا ہے اور اس کا منتہا مقصود افغانستان اور وسطی ایشیا کے مسلمان ممالک کے وسائل کو ہڑپ کرنا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ وسطی ایشیا کے تیل پر قبضے کے لیے دو پائپ لائنیں ڈالنے کا منصوبہ ہے۔ اس میں سے ایک پائپ لائن ترکی کی بندرگاہ تک ڈالی جا چکی ہے اور اس سے تیل کی سپلائی پوری دنیا کو جاری ہے جب کہ دوسری پائپ لائن کا منصوبہ بذریعہ افغانستان گوادر کی بندرگاہ تک کا ہے۔ اس میں طالبان کی حکومت مزاحم تھی اور ایک ارب ڈالر سالانہ کے حصہ کی طلب گار تھی، اس لیے افغانستان سے طالبان کی حکومت کا خاتمہ کیا گیا۔

انڈونیشیا سے مشرقی تیمور کو علیحدہ کرتے وقت بھی پس پردہ کہانی کے طور پر یہی تھیوری پیش کی گئی۔ عراق پر حملے اور اس کو تاخت و تاراج کرنے کے پیچھے بھی یہی conspiracy theory پیش کی گئی۔ لیبیا میں بھی یہی جواز سامنے آیا۔

جس کا منہ اٹھتا ہے وہ کسی بھی مسلم ملک پر اپنی طاقت آزمانے لگتا ہے اور یہاں پر اس کے جواز در جواز پیش کیے جاتے رہتے ہیں۔ کارپوریٹ میڈیا اس معاملے پر اتنی دھول اڑاتا ہے اور ایسی ایسی نکتہ آفرینی کرتا ہے کہ آخر میں ساری خطا متاثرہ ملک کی ہی ٹھہرتی ہے اور سب یہی کہتے ہیں کہ طالبان نہ ہوتے تو افغانستان کا یہ حال نہ ہوتا، صدام کی آمریت نہ ہوتی تو عراق یوں تباہ نہ ہوتا۔

اس موقع پر مجھے خلیل جبران کی ایک حکایت یاد آ رہی ہے۔ خلیل جبران نے چھوٹی چھوٹی کہانیوں اور افسانوں کی صورت میں اپنے شاہکار تخلیق کیے۔ اس کی ایک کہانی کی تلخیص پیش خدمت ہے۔ ایک شخص سفر کے دوران انتہائی تھکا ماندہ ڈوبتی شام کو ایک سرائے پر پہنچا اور اپنا گھوڑا وہاں پر موجود ایک شخص کے حوالے کر کے کمرہ میں جا کر سو گیا۔ صبح اٹھا تو باہر جا کر دیکھا تو اس کا گھوڑا غائب تھا۔ اس نے لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ اس کا گھوڑا چوری ہو چکا ہے۔ اب وہاں پر موجود لوگوں نے اس پر رائے زنی شروع کر دی۔ کسی نے پوچھا کہ بھائی آپ نے رات ہی یہ یقین کیوں نہ کر لیا کہ آپ جس کے حوالے اپنا گھوڑا کر رہے ہیں وہ سرائے کا ملازم بھی ہے کہ نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ دولت مند لوگ ہوتے ہی لاپرواہ ہیں۔ ان کا کیا ہے ابھی دوسرا گھوڑا خرید لیں گے۔ تیسرے نے کہا کہ اس طرح تو اپنی لاپرواہی سے یہ لوگ دوسروں کو خود چوری کی ترغیب دیتے ہیں۔ چوتھے نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا کہ ہاں یہ بات درست ہے اور چوری کی سزا چور کے بجائے ایسے لوگوں کو ملنا چاہیے جو چوری کی ترغیب دیتے ہیں۔ الغرض وہاں پر موجود سارے لوگ ایسی ہی باتیں کر رہے تھے۔ یہ باتیں سن کر وہ شخص جس کا گھوڑا چوری ہوا تھا، ایک لمحے کے لیے اپنے آپ کو قصوروار سمجھنے لگا۔ اس نے ان تمام لوگوں سے کہا کہ بھائیو، ٹھیک ہے یہ میری غلطی تھی کہ میں نے تھکے ہوئے ہونے کے باعث صحیح طور پر غور نہیں کیا کہ جس کے حوالے میں اپنا گھوڑا کر رہا ہوں، وہ کون ہے۔ مگر یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ابھی تک آپ لوگوں نے ایک لفظ بھی چور کے بارے میں ادا نہیں کیا۔

یہی صورت حال ہمیں یہاں نظر آتی ہے۔ ساری غلطی طالبان، صدام حسین وغیرہ کی نظر آتی ہے۔ مگر کوئی ایک لفظ بھی ان کو کہنے پر آمادہ نہیں جنہوں نے دنیا کے خوش حال ترین ممالک کے باعزت عوام کو بھکاری اور ان کی عورتوں اور بچوں کو بے یارومددگار بنا دیا ہے۔ جہاں پر سو فیصد خواندگی تھی وہاں پر اب تعلیمی ادارے نام کی کوئی چیز نہیں بچی۔ ان کے دانشوروں، ڈاکٹروں، صحافیوں اور ہنرمندوں کو تاک تاک کر قتل کر دیا گیا۔ جن ملکوں میں شادی پر پچاس ہزار امریکی ڈالر کا بونس ملتا تھا اور مکان و رولیکس گھڑی خریدنے پر زرتلافی ملتی تھی، جن ملکوں میں روزگار کا یہ عالم تھا کہ دوسرے ممالک کے لوگ آ کر روزگار حاصل کرتے تھے، اب ان ممالک کے عوام ایک وقت کی روٹی کی محتاج ہے۔ یہ

سب جمہوریت کے نام پر کیا گیا ہے۔ یہ تمام جرائم دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر دھڑلے سے کیے گئے۔

پھر اس کے بعد ہر روز ایک خفیہ کہانی سامنے آتی ہے کہ دنیا کے بااختیار ممالک ان مسلم ممالک کے وسائل کو ہڑپ کرنا چاہتے ہیں، نہیں جناب ایسا نہیں ہے۔

اب ہم یہ بات انتہائی وضاحت کے ساتھ دیکھ چکے ہیں کہ پوری دنیا کے وسائل ملٹی نیشنل کمپنیوں کے قبضے میں پہلے سے ہی ہیں۔ کیا تیل کی ریفائنریاں اور کیا اسٹیل کے کارخانے۔ جہاز سے لے کر تباہ کن اسلحہ بنانے کی فیکٹریاں اور دوا سازی سے لے کر فاسٹ فوڈز کی چین تک اور سونے کی کان سے لے تیل کے کنوؤں تک، ان ہی ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اجارہ داری ہے۔ یہ امر بھی حقیقت کہ ان تمام کی تمام ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اصل مالک محض ڈیڑھ دو سو خاندان ہیں۔ یہی وہ خاندان ہیں جو پوری دنیا پر حکومت کر رہے ہیں اور دنیا میں فراوانی یا قحط کا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہی اس امر کا فیصلہ کرتے ہیں کہ دنیا کی آبادی کیا ہونی چاہیے، اس وقت کہاں پر جنگ کی ضرورت ہے اور کہاں پر فسادات کی۔ یہی اس امر کا فیصلہ کرتے ہیں کہ آج دنیا کو کون سی فلم دیکھنی ہے اور میڈیا کے ذریعے کس بخار میں مبتلا کرنا ہے۔

دنیا بھر کی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو بھی یہی خاندان کنٹرول کرتے ہیں اور تمام ممالک کی حکومتوں کو بھی۔ اس میں امریکہ، بھارت، روس، اسرائیل، برطانیہ، چین وغیرہ وغیرہ کوئی استثنیٰ نہیں ہے۔ زیر زمین جرائم کی دنیا ان ہی کی تخلیق ہے اور یہی پوری دنیا میں اسلحہ کی بلیک مارکیٹنگ کرتے ہیں۔ پوری دنیا میں منشیات پیدا بھی یہی کرتے ہیں اور کھپاتے بھی یہی ہیں۔ ان خاندانوں نے کس طرح دنیا پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور وہ کس طرح اب اس دنیا کو چلا رہے ہیں۔ اب اس حقیقت کے سامنے آنے کے بعد کہ پوری دنیا کے وسائل پہلے سے ہی ان عالمی سازش کاروں کے قبضے میں ہیں، ایک بڑا ہی اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ پہلے سے ہی اس سب کے مالک ہیں تو پھر یہ دنیا میں جنگ و جدل کیوں؟ اس سوال کے جواب میں ہی ساری کہانی پنہاں ہے۔

یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے کہ شیطان کا اولین مقصد اس دنیا سے اللہ کی حاکمیت کا خاتمہ کر کے اپنی حاکمیت قائم کر کے یہ ثابت کرنا ہے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کر کے جو بغاوت کی تھی وہ درست تھی۔ اس مقصد کے لیے اس نے اللہ تعالیٰ سے تا قیامت حیات و مہلت طلب کی جو اس کو عطا کر دی گئی۔ اس کے علاوہ بھی اس نے جو جو concessions طلب کیے، وہ اس کو مرحمت کر دیے گئے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا پر قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ اس دنیا پر شیطان کا غلبہ مکمل نہ ہو جائے۔ اس کے بعد کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا اور حضرت مہدی و حضرت عیسیٰ اس دنیا میں آ کر شیطان کے چیلوں کا خاتمہ کر کے ایک مکمل اسلامی حکومت کا احیا کریں گے، جس کے بعد قیامت آئے گی۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور pen secret ہے کہ یہ ڈیڑھ دو سو خاندان جو ان تمام ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مالک ہیں جن کا اس وقت اس دنیا کے وسائل پر قبضہ ہے، تمام کے تمام شیطان کے براہ راست پجاری ہیں۔ یہ اس حقیقت کو چھپاتے بھی نہیں ہیں۔ اس دنیا میں synagog of satan کے نام سے ان کے معبد خانے ہیں، جہاں پر یہ شیطان کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو خوش کرنے کے لیے انسانی قربانی پیش کرتے ہیں۔

ان کا مقصد اس دنیا پر ایک شیطانی عالمگیر حکومت کا قیام ہے تاکہ شیطان کا اولین مقصد پورا ہو سکے۔ اس کے لیے انہوں نے اپنا پورا روڈ میپ ترتیب دیا ہوا ہے اور بتدریج یہ اس کی طرف کامیابی سے گامزن ہیں۔ اس روڈ میپ کے مطابق ۲۰۴۰ء تک یہ ایک ڈھیلی ڈھالی عالمگیر حکومت تشکیل دے لیں گے جب کہ ۲۰۵۰ء تک یہ اس کو مطلوبہ شکل دے لیں گے۔

صلیبی اور صیہونی اپنے ایجنٹوں کے ذریعے تیزی کے ساتھ اس دنیا کا جغرافیہ بدل رہے ہیں اور کس طرح mainstream media کے ذریعے انہوں نے اپنے عزائم پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ اب ہم وہی کچھ دیکھتے ہیں جو وہ دکھاتے ہیں اور وہی الفاظ بولتے ہیں جو انہوں نے میڈیا کے ذریعے ہمارے منہ میں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے ہمیں ہپناٹائز کر دیا ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم شیطان، اس کے پجاریوں اور اس کے ایجنٹوں کو اور ان کی سازشوں کو پہچانیں، ان کی چالوں کو سمجھیں اور اس دنیا پر ایک اسلامی عالم گیر خلافت کے قیام کی حتی المقدور کوششیں کریں۔ طاغوت کی چالوں سے خود آگاہ ہونا اور دوسروں کو آگاہ کرنا بھی اس مزاحمت کا اہم ترین حصہ ہے۔

دنیا پر ایک شیطانی عالمگیر حکومت کے قیام کی سازشوں سے خود بھی ہوشیار رہیے اور دوسروں کو بھی خبردار رکھیے۔ ہوشیار باش!!!

☆☆☆☆☆

''اہل مغرب ضرور بالضرور شکست سے دوچار ہوں گے۔ میں یہ بات اس لیے نہیں کہہ رہا کہ میں مستقبل کے بارے میں پیشین گوئی کر سکتا ہوں بلکہ یہ بات ایک حقیقت ہے کہ کفار شکست خوردہ اور مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبر ہے لیکن اگر کفار اپنے خطوں میں اسلام کی دعوت کے سامنے رکاوٹ نہیں بنتے اور اسلام کے ماتحت رہنا قبول کر لیتے ہیں تو ہم ان سے لڑائی ختم کر دیں گے۔ اور اگر وہ ہماری دعوت قبول نہیں کرتے تو اس کا مطلب جنگ ہے۔ امن پانے کے لیے کفار کو لازماً اسلام کے تحت آنا پڑے گا''۔

(شیخ ابوبکر بشیر فک اللہ اسرہ)

26 جنوری: صوبہ غزنی.............ضلع گیرو.............مجاہدین کا ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.............8 سیکورٹی گارڈ ہلاک اور 6 زخمی.............2 ٹرک مکمل طور پر تباہ

سپر پاور کے خودکشیاں کرتے فوجی

محمد انور

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے..... خود امریکی محکمہ دفاع کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ حیران کن ہے۔ افغانستان سے واپس آنے والے امریکی فوجیوں میں خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ۲۰۱۲ء میں ریکارڈ خودکشیاں ہوئی ہیں۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ ان فوجیوں کے اہل خانہ میں بھی خودکشی کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع کی طرف سے جاری کیے گئے اعداد وشمار کے مطابق ۲۰۱۲ء میں امریکی فوج کے ۳۴۹ آفیسرز نے خودکشی کی۔ اس کا مطلب ہے کہ گزشتہ سال ہر ۲۵ گھنٹے بعد ایک فوجی افسر نے اپنی زندگی کا خاتمہ کیا۔ امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے گزشتہ سال جولائی میں کانگریس کو بتایا تھا کہ امریکی فوجیوں میں خودکشی کا رجحان وبا کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس کی روک تھام کی فوری کوششیں کی جائیں۔ افغانستان میں مرنے والے ایک امریکی فوجی کی بیوی کرسٹینا کوف نے بتایا کہ وہ ایسی خواتین کو جانتی ہے جنہوں نے اپنے شوہروں کی موت کے بعد خودکشی کی۔

اس وقت امریکی افواج اور ان کے اہل خانہ سخت ڈپریشن کا شکار ہیں۔ آسانی سے کوئی بٹالین افغانستان آنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتی۔ بھاری بھر کم تنخواہ، کئی قسم کی مراعات اور واپسی پر تاحیات مختلف الاؤنس، بونس کا لالچ دینے اور بیسیوں سبز باغ دکھانے کے باوجود کم کم ہی فوجی آنے پر تیار ہوتے ہیں۔ پنٹاگون کو ۲۰۱۰ء میں جن ۳۵ ہزار فوجیوں کو افغانستان بھیجنا تھا ان میں سے ۵۵ فی صد نے مختلف حیلے بہانے بنا کر افغانستان جانے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ کیوں انکار نہ کریں جب کہ آئے دن اپنے ساتھیوں کے تابوت افغانستان سے آتے دیکھتے ہیں۔ زخمی اور معذور ہونے والوں کی تعداد کا شمار ہی نہیں۔ صحیح سلامت بچ جانے والے فوجی اور سیکورٹی اہل کار ہمہ وقت شدید نفسیاتی دباؤ میں رہتے ہیں۔

امریکہ کے مرکز صحت کی جاری کردہ رپورٹوں کے مطابق افغانستان میں تعینات افواج کی کثیر تعداد اپنی قدرتی صلاحیتیں کھو بیٹھی ہے۔ وہ دماغی اور اعصابی کام کرنے سے معذور ہو چکے ہیں۔ اب تو ڈاکٹر بھی ان کے علاج سے مایوسی کا اظہار کرتے ہیں۔ دنیا کی ''سپر پاور'' کے مہذب فوجی منشیات کو بطور آخری علاج استعمال کرنے لگے ہیں۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں فوجیوں کا خاندانی شیرازہ بکھر رہا ہے۔ امریکی حکام نے سوچا تھا کہ ترقی یافتہ طب اور جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے جنگ میں زندہ بچنے والے بیمار فوجیوں کا علاج کر سکیں گے لیکن انہیں بدترین ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بیمار فوجیوں کا علاج کرنے والی کمیٹیوں نے بتایا کہ گزشتہ سال افغانستان سے واپس آنے والے ۲ ہزار ۵ سو فوجی ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ اس سال کے آخر تک مختلف بیماریوں اور امراض کا شکار فوجیوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ امریکی حکومت نے ان کے علاج معالجہ کے لیے ۶۵۰ ارب ڈالر کے اخراجات کا اندازہ لگایا ہے۔ امریکی فوج کے نگرانوں نے بتایا کہ افغانستان سے واپس آنے والے فوجیوں میں دماغی بیماری کی وبا پھیل چکی ہے۔ ان میں سے ۳۸ فی صد دماغی اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہیں۔ فوجیوں کی ذہنی بیماریوں کی نوعیت معلوم کرنا ایک بہت مشکل عمل ہے جب کہ ان کا علاج اس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ یہ بیمار فوجی نسیان کے مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ان کے چلنے پھرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ وہ ہوش وحواس سے بے گانہ ہو رہے ہیں۔ دماغی بیماروں کے علاج کرنے والے مراکز کے مطابق افغانستان سے واپس آنے والے ۴ ہزار ۲ سو فوجی دماغی بیماری کے علاج کے لیے مختلف فوجی ہسپتالوں میں داخل کیے گئے۔ ہزاروں دیگر غیر رجسٹرڈ فوجی بھی دماغی امراض میں مبتلا ہیں۔

میدان جنگ سے واپس آنے والے ہر ۵ میں سے ایک فوجی دماغی امراض کا شکار ہے۔ اس کی وجہ ڈاکٹروں نے زوردار دھماکوں سے قریب ہونا بتائی ہے۔ افغانستان سے واپس آنے والے فوجی اور معاون دستوں میں سے ۲۲ ہزار اہل کار دہشت اور خوف میں مبتلا ہیں۔ ہر ۵ فوجیوں میں سے ۴ اہل کار ایسے ہیں جنہیں قتل کرنے کے احکامات ملے تھے، ان کی نگاہوں کے سامنے ان کے ساتھی مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ چنانچہ ان بیماریوں کے باعث ان فوجیوں کے اپنے گھر والوں اور دوست احباب کے ساتھ لڑائی جھگڑے اور بداخلاقیوں کی شرح صف اول کے فوجیوں میں ۵.۳ فی صد سے بڑھ کر ۱۴ فی صد ہو گئی ہے جب کہ معاون دستوں میں ۴ سے ۲۱ فیصد تک پہنچ چکی ہے۔

فوجی کیمپوں میں طبی سہولتیں ناکافی ہونے کی وجہ سے ۵۰ فی صد بیمار فوجیوں کا علاج نہیں ہو سکا ہے۔ کثیر تعداد میں بیمار فوجیوں کے علاج معالجہ کے اخراجات ان کے گھر والوں نے خود اٹھائے ہیں۔ جنگ سے لوٹنے والے ایک لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو ۵۴ اہل کار بے گھر ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر زندگی گزار رہے ہیں۔ ایک امریکی عدالت کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق ۷ ملین قیدیوں میں سے ۱۲ فی صد وہ فوجی ہیں جو میدانِ جنگ میں تعینات رہے ہیں۔ ان قیدی فوجیوں میں سے ہر ۵ میں سے ۴ فوجی منشیات نوشی میں مبتلا ہیں۔ ۲۰۰۶ء سے اب تک امریکی فوجیوں میں خودکشی کی شرح ۲۰ فی صد بڑھ گئی ہے۔ ۲ ہزار کے قریب فوجیوں نے خودکشی کی کوشش کی لیکن انہیں ''انسداد خودکشی تنظیم'' نے بچا لیا۔

(بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

26 جنوری: صوبہ غزنی.........ضلع باغ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک امریکی ٹینک تباہ.........ٹینک میں سوار 3 امریکی ہلاک اور 4 شدید زخمی

فلسطین سے متعلق چالیس اہم تاریخی حقائق

ڈاکٹر محسن محمد صالح

عالم اسلام اور عالم کفر کے درمیان بپا معرکے میں فلسطین اور اقصیٰ بنیادی محرکاتِ معرکہ ہیں۔اس لیے فلسطین کے مفصل تعارف اور تاریخی پس منظر سے امت کی آ گاہی ضروری ہے۔ذیل کی تحریر اسی مقصد کے لیے دی جارہی ہے۔

۱۔فلسطین کا حدود اربع:

ملک شام کے جنوب مغربی علاقے کو فلسطین کہتے ہیں۔فلسطین براعظم ایشیا کے مغرب میں بحرابیض متوسط (Mediterranian Sea) جس کا دوسرا نام بحیرہ روم رہا ہے، کے ساحل پر واقع ہے۔فلسطین ایک طرف براعظم افریقہ اور ایشیا کے درمیان پل کا کام کرتا ہے تو دوسری طرف براعظم یورپ کے انتہائی قریب واقع ہے۔فلسطین کے شمال میں لبنان ہے؛ مشرق میں اردن اور جنوب مغرب میں مصر واقع ہے۔فلسطین کا موجودہ رقبہ ۲۷ ہزار مربع کلومیٹر ہے۔آب و ہوا کے لحاظ سے یہ خطہ معتدل سمجھا جاتا ہے۔

۲۔تہذیب و تمدن کا پہلا گھوارہ:

فلسطین کی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں شمار ہوتی ہے۔جدید تحقیق کے مطابق گیارہ ہزار سال پہلے جہاں سب سے پہلے انسان نے زمین سے فصل اگائی اور جہاں پہلی مرتبہ انسان بستی بنا کر رہنے لگے وہ سرزمین فلسطین تھی۔دنیا کا قدیم ترین شہر اریحا اسی سرزمین میں تہذیب و تمدن کا اولین گھوارہ بنا تھا۔گزشتہ آٹھ ہزار سالوں سے یہ شہر آباد چلا آ رہا ہے۔

۳۔اس خطے کے فضائل:

سرزمین فلسطین تمام مسلمانوں کے لیے ایک مقدس مقام ہے۔قرآن مجید میں واضح طور پر فلسطین کو مبارک سرزمین کہا گیا ہے۔یہیں پر مسجد اقصیٰ واقع ہے جو اہل اسلام کا پہلا قبلہ اور زمین پر مسجد حرام کے بعد دوسری مسجد ہے۔یہاں اس مسجد میں نماز پڑھنے کا درجہ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے بعد فضیلت رکھتا ہے۔یہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے تھے۔معراج کی منزل سے پہلے مکہ مکرمہ سے آپ ایک ہی رات میں یہاں وارد ہوئے تھے۔یہ بے شمار انبیاء علیہم السلام کی دعوت کی بھی سرزمین ہے اور ان کا مدفن بھی۔اسلامی تعلیمات کے مطابق اس سرزمین پر حشر ہوگا اور اسی سرزمین پر لوگ دوبارہ جلائے جائیں گے۔آخری معرکہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یہودیوں کے دجال) میں مسلمانوں کا پڑاؤ (دارالاسلام) یہیں ہوگا۔اس سرزمین کو یہ حیثیت بھی حاصل ہے کہ یہاں محض اللہ کی خوشنودی کیلیے مقیم ہونا دوسری جگہ جہاد کرنے کے مساوی فضیلت رکھتا ہے۔اس خطے میں ہمیشہ ایک گروہ ہوگا جو حق پر قائم رہے گا۔

۴۔تورات و انجیل میں اس خطے کی عظمت:

ارض فلسطین صرف مسلمانوں کے نزدیک ہی مقدس سرزمین نہیں ہے یہود و نصاریٰ کی مذہبی تعلیمات کے لحاظ سے بھی یہ مقدس زمین ہے۔یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ تورات میں جس سرزمین کو ارض موعود (وہ زمین جہاں یہودیوں میں سے ایمان لانے والوں کو بے خانمائی کی بجائے ایک مستقر عطا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے عہد کیا تھا) کہا گیا ہے وہ یہی خطہ ہے۔یہودی اس زمین سے اپنا تاریخی رشتہ سمجھتے ہیں۔یہ سرزمین بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کا مدفن ہے۔یہودی مقدسات بھی یہاں موجود ہیں؛ قدس یا بیت المقدس میں بھی اور فلسطین کے دوسرے شہر الخلیل میں بھی۔دوسری طرف عیسائی اس سرزمین کو عیسائیت کا گھوارہ سمجھتے ہیں۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت یہیں ہوئی تھی۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا میدان بھی یہی سرزمین تھی اور یہاں عیسائیوں کے اہم ترین دینی مراکز بیت المقدس، بیت اللحم اور ناصرہ کے شہر واقع ہیں۔

۵۔انبیائے بنی اسرائیل کی بابت مسلمانوں کا عقیدہ:

مسلمانوں کا اس بات پر پختہ ایمان ہے کہ وہ داؤد علیہ السلام،سلیمان علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے تمام انبیاء اور صالحین کے حقیقی اور جائز وارث ہیں۔بلاشبہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے اللہ کی توحید قائم کرتے ہوئے یہاں ایک عرصے تک حکومت کی تھی۔بنی اسرائیل کے انبیاء کا دین دین توحید تھا جس کے اصلی وارث اب اہل اسلام ہیں۔بنی اسرائیل کے انبیاء کی وراثت دین کی وراثت ہے۔توحید کا علم مسلمانوں نے اٹھا رکھا ہے۔مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ بنی اسرائیل ہدایت کا راستہ چھوڑ چکے ہیں۔یہودی اپنی کتاب میں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ کہ بنی اسرائیل اپنے انبیاء کو قتل کرنے سے بھی نہیں چوکتے تھے جس کی پاداش میں خدا کا غضب اور لعنت ان کی وراثت میں آئی ہے۔

۶۔کفار اور مسلمانوں کے اصول سیاست:

مسلمانوں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں متعدد بار یہاں حکومت کی ہے۔مسلمانوں کے سیاسی اصول وسعت نظری، درگزر کرنا، دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو ذمی بن کر جینے کا حق دینا۔ذمیوں کے تمام حقوق ادا کرنا خصوصاً بیت المقدس میں مقیم کفار سے تو اسلامی حکومتیں اور بھی نرمی سے پیش آیا کرتی تھی۔دوسری طرف یہاں جب بھی حکومت کفار کے پاس آئی تو انہوں نے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کو ہرگز برداشت نہ کیا۔انہیں ہر طرح کی اذیت پہنچاتے تھے اور جلد از جلد غیر مذہب کے پیروکاروں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی سعی کرتے تھے۔

27 جنوری: صوبہ قندوز..........صدر مقام قندوز شہر..........افغان فوج پر فدائی حملہ..........ایک سینیئر افغان فوجی افسر مستری زمارے 10 دیگر فوجیوں سمیت ہلاک

۷۔ارض فلسطین کے اولین باسی:

علم تاریخ کی رو سے خطہ فلسطین کو جس قوم نے سب سے پہلے آباد کیا تھا وہ جزیرہ عرب سے نقل مکانی کرنے والے کنعانی تھے۔ یہ تقریباً ساڑھے چار ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ کنعانیوں نے یہاں اپنی ثقافت اور طرز زندگی کو رائج کیا۔ نیز اس وقت اس خطے کو ارض کنعان کہا جاتا تھا۔ جہاں تک موجودہ فلسطینی آبادی کا تعلق ہے تو یہ نسل بھی کنعان کے سلسلے سے ہے یا پھر ان اقوام کے اختلاط سے ان کا تعلق ہے جو بحیرہ روم کے مشرقی علاقوں میں آباد تھے جنہیں اس وقت بلست یا فلسطی کہا جاتا تھا یا پھر دوسرے عرب قبائل کے سلسلے سے جا کر ان کا نسب ملتا ہے جو ارض کنعان میں آباد ہو گئے تھے۔ سیاسی لحاظ سے فلسطین پر مختلف قوموں کی حکمرانی رہی ہے لیکن فلسطین کو بغیر کسی انقطاع کے آباد رکھنے والی ایک ہی قوم رہی ہے جو کہ خود فلسطینی ہیں۔ بعثتِ نبوی علیہ السلام کے بعد فلسطینیوں کی اکثریت مسلمان ہو گئی تھی اور وہاں کی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بھی عربی زبان بن گئی۔ ۱۵ ہجری سے لے کر تادم تحریر فلسطین کی ایک ہی شناخت 'اسلام' رہی ہے اور تاریخ کے اس طویل ترین عرصے میں اسلام کے علاوہ ان کی اور کوئی شناخت نہیں رہی۔ اسلامی شناخت میں اس سے بھی فرق نہیں پڑا کہ وہاں کی اصل آبادی کا ایک حصہ یہودیوں کے جبر کی وجہ سے ۱۹۴۸ء میں دوسرے ممالک میں ہجرت پر مجبور کر دیا گیا تھا۔

۸۔صیہونیوں کا جھوٹا دعویٰ:

یہودیوں کا یہ دعویٰ کہ وہ بھی تاریخ قدیم سے اس سرزمین کے آبادکار رہے ہیں، تاریخی حقائق اس دعوے کو جھٹلاتے ہیں۔ فلسطینی تو اس سرزمین کی آبادکاری میں گزشتہ پندرہ سو سال سے مصروف کار ہیں جب کہ اسرائیل کا جبری قیام (مملکت داؤد) تو آج کی بات ہے۔ یہ درست ہے کہ تاریخ کے ایک حصے میں بنو اسرائیل کو فلسطین کے بعض حصوں میں حکومت کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ وہ بھی فلسطین کے بعض حصوں میں نہ کہ پورے فلسطین میں۔ یہ کوئی چار سو سال کا عرصہ بنتا ہے......خاص طور پر ۵۸۴ قبل مسیح سے لے کر ۱۰۰۰ قبل مسیح تک۔ اس کے بعد اسرائیل ارض کنعان سے نقل پذیر ہو گئے ۱۹۴۸ء تک انہیں اپنا آبائی وطن یاد ہی نہ رہا!

دراصل فلسطین کے بعض حصوں میں اسرائیل کی حکمرانی کی وہی حیثیت ہے جو اس سرزمین میں دوسرے نو واردوں کی حکمرانی کی ہے۔ فلسطین میں دوسرے خطوں کی اقوام آ کر حکمرانی کرتی رہی ہیں لیکن اس خطے کو جو قوم مسلسل آباد رکھے ہوئے ہے اور جو اسے اپنا وطن سمجھتی ہے وہ صرف ایک ہی قوم (یعنی) فلسطینی رہی ہے۔ اسرائیل کی فلسطین میں حکمرانی کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں جتنی دوسری غیر قوموں کی فلسطین پر حکمرانی۔ جیسے آشوری عہد یا فارس کی حکمرانی، مصر کے فراعنہ کی حکمرانی یا یونانیوں اور رومیوں کی فلسطین پر حکمرانی۔ ہر حاکم قوم کا اقتدار بالآخر زوال پذیر ہوا اور فلسطینیوں کا وطن جیسے پہلے اپنے ہم وطنوں کے پاس تھا انہیں کے پاس رہا۔ فلسطینی اپنی سرزمین چھوڑ کر کہیں نہ گئے۔ وہ اپنے وطن میں ہی میں آباد رہے۔ اسلام میں داخل ہونے کے بعد وہ پھر کسی اور دین میں داخل نہ ہوئے۔ یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ فلسطین میں اسلام کی حکمرانی کا عرصہ سب سے طویل بارہ صدیوں پر مشتمل رہا۔ فلسطین کی تاریخ میں صرف ۹۰ برس کی قلیل مدت ایسی ہے جس میں عیسائیوں کو صلیبی جنگوں میں سے ایک معرکے میں فتح پانے پر حکمرانی کا موقع ملا۔

جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے تو وہ فلسطین میں عارضی قیام کے بعد ایسے تارک خطہ ہوئے کہ اٹھارہ سو سال تک انہیں یہاں کا خیال ہی نہیں آیا۔ سنہ ۱۳۵ عیسوی تا بیسوی صدی کے طویل عرصے کے دوران میں فلسطین کی سرزمین یہودیوں کے وجود سے خالی رہی......سیاسی لحاظ بھی، ثقافتی لحاظ سے بھی اور عمرانی لحاظ سے بھی۔ یہی نہیں یہودیوں کی مذہبی تعلیمات میں فلسطین کی طرف ان کا لوٹنا حرام ٹھہرایا گیا ہے۔

یہودیوں کے معروف رائٹر آرتھر کوسٹلر نے جو معلومات جمع کی ہیں ان کی رو سے ۸۰ فی صد یہودی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تاریخی لحاظ سے یہودیوں کا کوئی رشتہ ارض فلسطین سے نہیں بنتا۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی بھی فلسطین سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ یہاں ہم معزز قارئین کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ یہودی مذہب کے ماننے والوں کی موجودہ اکثریت نسلی طور پر اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کی نسل سے نہیں ہے بلکہ انہیں یہود خزر کہا جاتا ہے۔ یہ نسل بنی اسرائیل سے نہیں۔ یہود خزر ترک کی نسل کے تاتاری قبائل سے ہیں جن کا وطن قوقاز (کوکیشیا) کا شمالی علاقہ رہا ہے۔ اس نسل کے لوگ آٹھویں صدی عیسوی میں یہودی ہو گئے تھے۔ اگر یہودی مذہب کے پیروکاروں کو کہیں لوٹنے اور اپنا وطن بنانے کا حق ہے تو وہ ارض فلسطین نہیں بلکہ روس کا جنوبی علاقہ ہے۔

یہودیوں کا یہ دعویٰ کہ ان کا موسیٰ علیہ السلام کے وقت فلسطین سے تعلق ہو گیا تھا حقیقی لحاظ سے غیر ثابت شدہ دعویٰ ہے۔ تاریخی لحاظ سے یہ بات ثابت ہے کہ اسرائیل کی اکثریت نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فلسطین کی طرف (غزوے کے لیے) چلنے سے انکار کر دیا تھا۔ بابل (عراق) میں جب انہیں نقل مکانی کرنا پڑی تو اس کے بعد جب فارس کی فلسطین پر عمل داری قائم ہوئی تو فارس کے حکمران خورس نے انہیں فلسطین جانے کی اجازت دے دی تھی لیکن بیش تر یہود نے عراق رہنے کو ہی ترجیح دی اور واپس لوٹنے سے انکار کر دیا۔ علاوہ ازیں، دنیا کی طویل تاریخ سے لے کر اب تک کبھی بھی ارض فلسطین میں یہودیوں کی آبادی کا تناسب باقی دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں کی کل آبادی کا ۴۰ فیصد سے زیادہ نہیں رہا

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

27 جنوری: صوبہ قندہار............ضلع سپین بولدک............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک نیٹو ٹینک تباہ............4 صلیبی ہلاک

مشرکین ہند کے ہاتھوں اجمل قصاب شہیدؒ کے بعد افضل گوروؒ کی شہادت

کاشف علی الخیری

۹ فروری ۲۰۱۱ء کا دن کشمیری مسلمانوں ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری امت کے لیے ایک دردناک خبر کے ساتھ طلوع ہوا۔ اس دن بھارت نے تہاڑ جیل میں قید کشمیری مسلمان افضل گورو کو پھانسی دے کر شہید کرنے کے بعد جیل میں ہی دفن کر دیا۔ افضل گورو پر ۲۰۰۱ء میں بھارتی پارلیمنٹ پر ہونے والے حملے کے ماسٹر مائنڈ ہونے کا الزام تھا۔ افضل گورو کی پھانسی نے جہاں بھارت کے سیکولرازم اور تمام قوموں کے ساتھ مساویانہ سلوک کے دعوؤں کی حقیقت کو کھولنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں اور کشمیریوں کے خلاف بھارتی تعصب کو بھی ایک بار پھر واضح کر دیا وہیں پاکستانی حکمرانوں کی خوش فہمیوں اور امن کی آشا کا خون کر دیا نیز بھارت کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھانے والوں کو ایک خاموش سبق بھی دیا۔

افضل گورو کا تعلق کشمیر کے علاقے سوپور سے تھا۔ انہوں نے میٹرک اور ایف ایس سی کے بعد میڈیکل کالج میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۹۰ء میں جب کہ کشمیر میں تحریک جہاد شروع ہو چکی تھی، وہ میڈیکل کے تھرڈ ائیر میں تھے۔ ان کے ایک دوست نوید حکیم عرف انجم جہاد سے وابستہ ہو چکے تھے لیکن انہوں نے اس راستے کا انتخاب نہیں کیا تھا۔ اسی دوران ایک واقعے نے ان کو بندوق اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ سری نگر کے نواحی علاقے چھانہ پورہ میں کریک ڈاؤن کے دوران بھارتی فوج نے مسلمان خواتین کو زیادتی کا نشانہ بنایا۔ اس پر انتقاماً افضل گرو نے تحریکِ جہاد میں شمولیت اختیار کر لی اور تقریباً ۳۰۰ مجاہدین کے کمانڈر مقرر ہوئے مگر ۱۹۹۱ء میں جہاد چھوڑ کر اپنے چچازاد بھائی شوکت گورو کی مدد سے دلّی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا جہاں سے گریجویشن کے بعد اکنامکس میں ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد بنک آف امریکہ میں کچھ عرصہ کے لیے ملازمت کی۔ ۱۹۹۸ء میں وہ کشمیر واپس آ گئے۔ انہوں نے دہلی کی ایک دواساز کمپنی میں ایریا منیجر کی نوکری کے ساتھ ساتھ خود بھی دواؤں کا کاروبار شروع کر دیا۔ لیکن بھارتی فوج نے ان کی زندگی اجیرن کر دی۔ کچھ عرصہ جہاد میں شمولیت کی وجہ سے بھارتی فوج ان کو مشکوک سمجھتی تھی۔ ان پر پابندی تھی کہ روزانہ مقامی آرمی کیمپ پر حاضری دیں۔ اس کے باوجود ان سے آتے جاتے پوچھ گچھ کی جاتی اور سودا سلف لاتے ہوئے تلاشی لی جاتی۔ اس سے ان کی سوچ میں آنے والی تبدیلی کا رخ مڑنا شروع ہو گیا۔ ۲۰۰۰ء میں انہیں بھارتی فوج نے گرفتار کر لیا اور شدید تشدد کیا بعد میں اس شرط پر رہا کیا کہ کشمیر سے باہر نہیں جائیں گے۔ رہائی کے بعد انہوں نے سوپور چھوڑ دیا اور دہلی اور سری نگر میں رہنے لگے۔ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۱ء کو بھارتی پارلیمنٹ پر حملہ ہوا اس وقت وہ دہلی میں تھے۔ وہ دوائیں لے کر کشمیر پہنچے تو ۱۵ دسمبر ۲۰۰۱ء کو سوپور جاتے ہوئے بھارتی فوج نے گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد سے اب تک وہ قید میں تھے۔ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۱ء انہیں عدالت میں پیش کیا گیا اور ۱۰ روزہ جسمانی ریمانڈ لیا گیا۔ ۴ جون ۲۰۰۲ء کو ان کے خلاف مقدمہ قائم ہوا۔ ۱۸ دسمبر ۲۰۰۲ء کو مقامی عدالت سے پھانسی کی سزا ہوئی۔ ۴ اگست ۲۰۰۵ء کو سپریم کورٹ نے سزائے موت کی توثیق کی۔ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۶ء کو ہائی کورٹ نے افضل گورو کو پھانسی دینے کے احکامات جاری کیے۔ پھانسی کے خلاف ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۶ء کو ان کی اہلیہ نے اس وقت کے بھارتی صدر عبدالکلام کو رحم کی اپیل کی جو کہ ۱۰ مئی ۲۰۱۰ء کو مسترد کر دی گئی۔ ۳ فروری ۲۰۱۳ء کو ایک بار پھر بھارتی صدر پرناب مکھر جی نے رحم کی اپیل کو مسترد کر دیا اور بالآخر ۹ فروری ۲۰۱۳ء کو ۱۱ سال ایک ماہ اور ۲۵ دن کی طویل قید کے بعد ان کو تہاڑ جیل میں پھانسی دے کر شہید کر دیا گیا اور میت کو جیل کے اندر ہی دفنا دیا گیا۔ افضل گورو پر نہ تو کھلم کھلا مقدمہ چلایا گیا نہ ہی ان کا جرم عدالت میں ثابت کیا گیا بلکہ صرف الزام کی بنیاد پر عدالت نے پھانسی کی سزا سنا دی۔ اس پر سید علی گیلانی نے کہا کہ دنیا اس حقیقت کو بھی جانے کہ کشمیریوں کو صرف گولیوں کے ذریعے ہی نہیں بلکہ عدالتوں کے ذریعے بھی قتل کیا جاتا ہے۔ افضل گورو کی اہلیہ نے وکیل کے ذریعے بھارتی حکومت کو درخواست دی ہے کہ لاش ان کے حوالے کی جائے تاکہ اسے اسلامی طریقے سے دفن کر سکیں مگر بھارت نے انکار کر دیا ہے۔

افضل گورو کی پھانسی کے سلسلے میں بھارت نے بین الاقوامی قوانین یا انسانیت کے تقاضے تو کیا اپنے ملکی قوانین کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ خود بھارت کی سپریم کورٹ کی وکیل کامنی جیسی وال نے کہا کہ کسی بھی پھانسی دیے جانے والے شخص کا حق ہے کہ پھانسی سے پہلے اس کو اس کے اہل خانہ سے ملوایا جائے اور اس کی لاش لواحقین کے سپرد کی جائے لیکن افضل گورو کے اہل خانہ کو اطلاع تک نہیں دی گئی نیز افضل گورو کو پھانسی دینے سے ایک دن پہلے پھانسی سیل میں لانا چاہیے تھا جب کہ ان کو ۲۰۰۶ء سے پھانسی سیل میں رکھا گیا جو انتہائی ظلم ہے۔ کسی شخص کو پھانسی سیل میں رکھنا اسے روز پھانسی چڑھانے کے مترادف ہے۔

افضل گورو کی پھانسی کے اعلان کے ساتھ ہی بھارت نے کشمیر میں کرفیو نافذ کر دیا لیکن پھر بھی ہزاروں لوگ کرفیو توڑ کر سڑکوں پر نکل آئے۔ کشمیری مسلمان میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ بھارت نے کشمیری مسلمان کے احتجاج کو دبانے کے لیے حریت

27 جنوری: صوبہ قندہار.........ضلع سپین بولدک...........بارودی سرنگ دھماکہ...........افغان فوج کا کمانڈر اختر محمد 6 فوجیوں سمیت ہلاک

رہنماؤں کی گرفتاریاں اور نظر بندیاں شروع کر دیں۔ سید علی گیلانی اور میر واعظ عمر فاروق کو ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا جب کہ شبیر احمد شاہ، بشیر بٹ، جاوید میر اور دیگر رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ کشمیری راہنماؤں نے چار روزہ ہڑتال کا اعلان کیا۔ کشمیر میں فوج کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی اس کے باوجود لوگوں نے مظاہرے کیے۔ مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا گیا اور آنسو گیس فائر کی گئی۔

افضل گورو کی پھانسی کی خبر پر پاکستانی مسلمانوں نے بھارتی قاتل سربجیت سنگھ کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا اور اس مطالبے میں شدت آتی جا رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان پر مسلط حکمران اور فوجی جنتا اور بھارت پر مسلط حکمرانوں میں کوئی خاص فرق نہیں۔ دونوں ہی دین کے دشمن اور اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ بھارتی اخبار ڈیلی بھاسکر نے انکشاف کیا کہ جب افضل گورو کی پھانسی کا اعلان کیا گیا تو بھارت میں سربجیت سنگھ کے گاؤں میں اداسی پھیل گئی۔ سربجیت سنگھ کو ۱۹۹۰ء میں واہگہ بارڈر عبور کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا اور لاہور بم دھماکوں میں ملوث ہونے پر پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔ سربجیت سنگھ نے خود عدالت میں اپنے جرم کا اعتراف کیا تھا۔ اس کے بعد لاہور ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی سزائے موت کو برقرار رکھا۔ پرویز مشرف سے رحم کی اپیل کی گئی لیکن مسترد کر دی گئی۔ سربجیت سنگھ کو مئی ۲۰۰۶ء میں پھانسی ہونی تھی لیکن موجودہ حکومت اس میں مسلسل تاخیر کر رہی ہے کیونکہ یہ بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی خواہش مند ہے۔ بھارت کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے اور امن کے راگ الاپتے ہوئے زرداری اور اس کے حواری مسلمانانِ کشمیر کا خون اور ماؤں بہنوں کی چیخیں تو بھول گئے لیکن بھارت نے افضل گورو کو پھانسی دے کر یہ باور کرا دیا کہ ہندو مسلم دوستی دیوانے کا خواب ہی ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے بھارت نے پاکستانی حکومت پر سربجیت کی پھانسی رکوانے کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔

افضل گرو کی پھانسی کو بھارتی میڈیا میں ایک بڑے ایشو کے طور پر لیا گیا۔ انتہا پسند ہندوؤں نے جہاں اس پر خوشی منائی وہیں میڈیا نے حکومت پر زبردست تنقید کی اور اس کو انصاف کا قتل قرار دیا۔ بھارتی صحافیوں نے کھلم کھلا کہا کہ کانگرس نے ووٹ حاصل کرنے کے لیے ایسا کیا ہے کیونکہ الیکشن قریب ہیں اور کانگرس پر بی جے پی کا یہ الزام تھا کہ وہ مسلمانوں کو راضی رکھنے کے لیے افضل گورو کو پھانسی نہیں دے رہی۔ اس طرح کانگرس نے بی جے پی کا الزام بھی دھو دیا اور انتہا پسند ہندوؤں کو بھی خوش کر دیا۔ بی جے پی نے کانگرس کے اس فیصلے کا بھرپور خیر مقدم کیا۔ یہاں یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی دشمنی میں کفار اپنے تمام اختلافات بھلا کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر مسلمانانِ پاک و ہند کا رویہ بہت حیرت ناک رہا کہ دونوں خطوں کے مسلمانوں نے اپنی برادری کے ایک خون کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر لیا اس سے پہلے اجمل قصاب شہیدؒ کی شہادت پر بھی یہی رویہ رہا جس کی وجہ سے ہندوؤں کو دوبارہ یہ جرأت ہوئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بھارتی فوج کا ناطقہ بند کر دیا جاتا اور پے در پے اُس پر ایسے کاری وار کیے جاتے کہ اُس پر ایسے کاری وار کیے جاتے کہ اُسے خونِ مسلم کی عظمت کا ادراک ہوتا ایسے میں صرف طالبان مجاہدین نے ہی اعلانیہ طور یہ کہا ہے کہ ہم افضل گورو شہیدؒ کا بدلہ لیں گے۔ اجمل قصابؒ اور افضل گوروؒ کی شہادتوں سے مسلمانانِ ہند کے سامنے یہ بدیہی حقیقت پوری طرح واضح ہو گئی ہے کہ جب تک ہم امت مسلمہ کے تصور کو ذہن میں راسخ نہ کریں گے اور جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ اختیار نہیں کریں گے تب تک ہمارا مقدر ذلت و مسکنت ہی رہے گی کیوں کہ عزت کا راستہ صرف اور صرف جہاد ہی ہے۔ پاکستانی میڈیا، دانش وروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے اپنا مستقبل مغرب کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ملالہ کے زخمی ہونے پر تو ان کا حساس دل لرز اٹھتا ہے اور انسانی حقوق کے تحفظ کی تڑپ بیدار ہو جاتی ہے مگر مظلوم بے گناہ کشمیریوں کے قتل سے ان کے ماتھے پر بل تک نہیں پڑتا اس لیے کہ کشمیریوں کے حق میں آواز اٹھانے سے مغرب میں ان کا امیج خراب ہوتا ہے کیونکہ بھارت مغرب کا منظورِ نظر ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: سپر پاور کے خودکشیاں کرتے فوجی

یہ ہیں دنیا کی بہترین فوج اور تین درجن سے زائد اتحادیوں کے سرغنہ ''سپر طاقت'' کے حالات...... یہ ہے اللہ کی پکڑ ان لوگوں پر جنہوں نے افغانستان سمیت دیگر مسلم خطوں میں کمزور مسلمانوں کے بے دریغ شہید کیا۔ بے گناہ بچے، بچیاں اور بوڑھے، مرد و خواتین کی لاشوں کا میلہ سجا دیا۔ بے گناہ قیدیوں پر انسانیت سوز مظالم توڑے۔ جب ہم امریکہ کو اندرونی طور پر بوکھلاہٹ کا شکار دیکھتے ہیں تو ہم پر سورہ حشر کی یہ آیت مزید واضح ہو جاتی ہے:

> ''کفار اور منافقین کا گمان ہے کہ ان کے قلعے اور مضبوط عمارتیں انہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی جگہ پر پکڑ لیا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے''۔

جب میدان جنگ سے اپنی مضبوط عمارتوں میں واپس لوٹتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو جسمانی، دماغی، نفسیاتی اور طرح طرح کے دیگر امراض اور بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر ان بیماریوں کی وجہ سے موت انہیں نصیب نہیں ہوتی تو وہ خودکشی کا راستہ اختیار کرتے ہیں! اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اترنے کا یہی انجام ہے...... دنیاوی کا انجام تو سب کے سامنے ہے...... اخروی گھاٹا اور خسارہ اس کے علاوہ ہے اور وہ جان کالاگو عذاب ان کفار سے کبھی نہ ٹلے گا!!!

☆☆☆☆☆

28 جنوری: صوبہ کنڑ............ ضلع مارا ورا............ مجاہدین اور صلیبی اتحاد کے درمیان شدید جھڑپیں............ 7 امریکی اور 4 افغان فوجی ہلاک............ متعدد زخمی

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار

مولانا عبداللہ غازی

مولانا مفتی عبدالسمیع

مولانا یوسف لدھیانوی

علامہ احسان الٰہی ظہیر

مولانا مفتی نظام الدین شامزئی

مولانا مفتی جمیل خان

مولانا مفتی عتیق الرحمن

مولانا عبدالغفور ندیم

مولانا سعید احمد جلال پوری

مولانا اسلم شیخوپوری

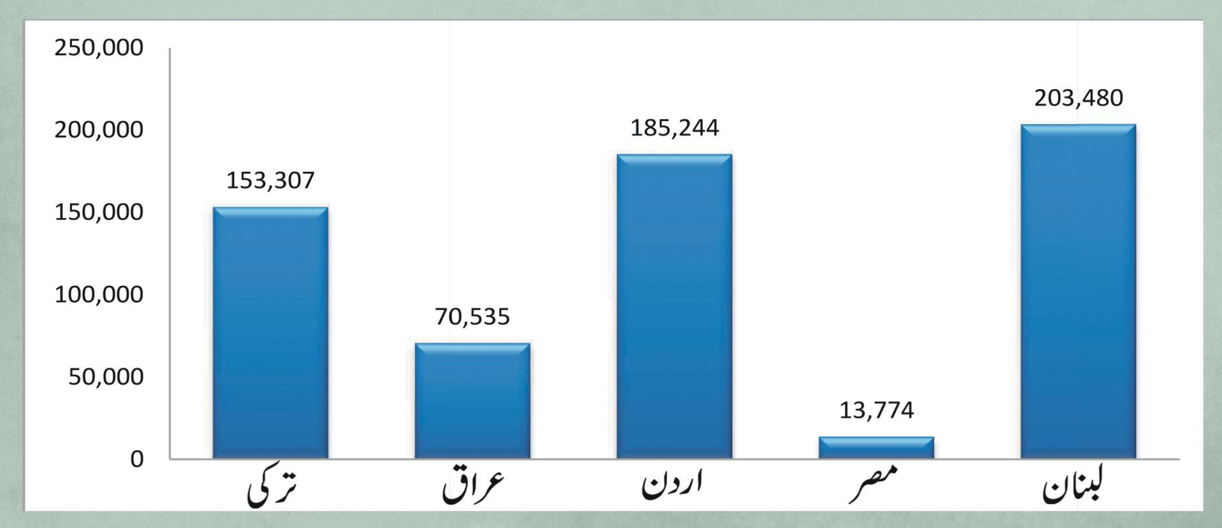
مولانا عبدالمجید دین پوری

رحمہم اللہ اجمعین

اے سُعداء ۔۔۔ اے شہداء ۔۔۔ اے علمائے دینِ غُرباء !

ہمیں آپ سے محبت ہے

اے اللہ ۔۔۔ تو گواہ رہنا!



گذشتہ دو سالوں کے دوران میں بشار الاسد کے مظالم سے تنگ آکر مسلمانانِ شام کی بڑی تعداد ہمسایہ ممالک میں پناہ گزینی کی زندگی گزار رہی ہے......زیرِ نظر گراف مختلف ممالک میں تنگی و عسرت کے ایام بسر کرنے والے اہل ایمان کی تعداد کا مظہر ہے



ہلمند میں مجاہدین کے ہاتھوں گرائے جانے والے جاسوس طیارے



کنڑ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کے بعد آئل ٹینکر گرے پڑے ہیں



کنڑ میں تباہ شدہ امریکی MRAP گاڑی



۲۱ جنوری ۲۰۱۳ء کابل میں پولیس اکیڈمی پر فدائی حملے کے بعد تباہی کا منظر



کنڑ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کے بعد آئل ٹینکر گرے پڑے ہیں



۸ جنوری ۲۰۱۳ء کو ہلمند میں ہلاک ہونے والے برطانوی سپر فوجی کا تابوت وطن روانہ کیا جارہا ہے



کنڑ میں امریکی مرکز پر مجاہدین حملے میں مصروف ہیں



۳۰ دسمبر ۲۰۱۲ء۔ ننگرہار میں تباہ شدہ نیٹو فیول ٹینکر



۶ جنوری ۲۰۱۳ء۔ بولدک، قندھار میں اتحادی فوج کی میٹنگ پر حملے کے بعد کا منظر



۱۶ جنوری ۲۰۱۳ء۔ NDS کی عمارت پر حملے کے بعد تباہی کے آثار واضح ہیں



۲۲ جنوری ۲۰۱۳ء۔ پکتیا میں تباہ ہونے والا امریکی ڈرون طیارہ



۲۱ جنوری ۲۰۱۳ء کو کابل میں سپیشل فورسز ٹریننگ سنٹر پر فدائی حملے کے بعد دھواں بلند ہو رہا ہے۔

16 جنوری 2013ء تا 15 فروری 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	5 عملیات میں 5 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	83
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	70	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	140
ٹینک، بکتر بند تباہ:	95	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	42
کمین:	31	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	84	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1503	صلیبی فوجی مردار:	437
سپلائی لائن پر حملے:	26		

مالی......افریقہ میں اسلام کے خلاف صلیبیوں کا نیا محاذ

دوست محمد بلوچ

نوید ہو ان سرفروش مجاہدوں کو جن کے دم سے اسلام کی عظمت اور رفعت کو اللہ جل شانہ بلند کیے ہوئے ہیں اور بے شک یوم الحشر تک اسلام کی عظمت کو ثبات ہی ہے۔ صبح نو کے یہ ستارے......اور کفار کی بوکھلاہٹیں...... یہ کفار کبھی نہیں جان سکتے کہ یہ عظیم ابطالِ امت، بظاہر سادگی کا پیکر مگر نورِ ایمان سے منور سینوں میں رب العظیم کی خوشنودی اور فلاحِ عظیم کی عظیم تر خواہش لیے، چٹان جیسے حوصلوں کے حامل، اللہ کے حواری اور اللہ کی جماعت کے یہ لوگ کتنے محترم و معتبر ہیں......اللہ کے اذن سے یہ مجاہدین ان کفار کے لیے تباہی و بربادی ان کا مقدر کر دینے والے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کو کفار و منافقین سے دوستی نہیں بلکہ دشمنی محبوب ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيماً حَكِيماً (الاحزاب : ۱)

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالی سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقین کا کہنا نہ ماننا، بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے''۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْساً لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (محمد:۷۔۸)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا، رہے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے۔''

باطل کی ریشہ دوانیاں اللہ کی حکمتوں اور نصرتوں کے سامنے ہیچ ہیں۔ پھر چاہے وہ مالی پر صلیبی حملہ کی قیادت کرنے والا لوئیس چہار دہم کا پوتا ہو یا یہود و نصاریٰ کا دوسرا ہرکارہ ......شکست و ذلت ان کا مقدر ہے۔فرانس کا اسلام دشمنی میں مالی پر چڑھ دوڑنا کچھ انوکھا نہیں ہے بلکہ فرانس اس سے پہلے الجزائر اور مراکش سمیت کئی اسلامی ملکوں پر قابض ہو کر مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگیں لڑ چکا ہے۔فرانس کے بارے میں ایک عربی مقولہ ہے:

''فرانس انگریزوں کی نسبت اسلام سے زیادہ دشمنی رکھنے والا اور مسلمانوں کے خلاف زیادہ بغض رکھنے والا ہے''۔

مالی کا تاریخی پس منظر:

سولہویں صدی عیسوی میں یہ افریقی خطہ اسلامی تمدن کا بیش قیمت گہوارہ تھا۔جس کی جڑیں سپین سے لے کر شمال اور مشرق میں وسط ایشیا تک پھیلی ہوئی تھیں۔مگر یہ خطہ صلیبی آندھی کی زد میں آ گیا، مسلم اکثریت کا یہ علاقہ کسی مضبوط اور صالح قیادت کے فقدان کی وجہ سے استحکام سے خالی رہا اور فرانس کی نو آبادیات کا حصہ بن گیا۔ ۱۹۶۰ء میں فرانس کے قبضے سے آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی بھی برائے نام ہی تھی۔

افریقہ کی ۹۰ فی صد مسلم آبادی والے ملک مالی میں فرانسیسی استعمار برابر مداخلت کرتا رہا ہے۔مالی قدرتی طور پر قیمتی معدنی وسائل سے مالا مال ملک ہے لیکن کمزور اور نا اہل سیکولر حکومت کی بدولت ان وسائل سے اپنے عوام کو مستفید نہیں کر سکا۔ مالی کے دار الحکومت باما کو میں اس وقت چھ ہزار فرانسیسی مقیم ہیں اور مالی کے بیش تر سونے اور فاسفیٹ کے ذخائر پر قابض ہیں، جب کہ خود مالی کے عوام انتہائی غربت کا شکار ہیں۔مالی میں حکمران طبقہ کے بیش تر افراد امریکہ کے تعلیم یافتہ اور امریکی وفاداری کے حامل ہیں جیسا کہ بیش تر اسلامی ممالک کی حکومتوں میں صورت حال ہے۔ یہ ذہنی غلام اپنے ملکوں میں امریکی و یورپی غلامی کا پورا حق ادا کرتے ہیں۔

مالی میں امارتِ اسلامی :

مالی میں 'تو ریگ' قومیت جو مالی، الجزائر، لیبیا اور صحارا تک پھیلی ہوئی ہے، وہ شمالی مالی سمیت ان علاقوں پر مشتمل ایک علیحدہ ریاست بنانا چاہتی ہے اور اس کی تنظیم ''قومی تحریک برائے آزادی'' نے ازواد کی آزادی کا اعلان کیا مگر یہ تنظیم سیکولر اور قوم پرست نظریات کی حامل ہے ۔ اسلام پسندوں اور جہادی نظریات کی حامل جماعت ''انصار الدین'' نے این ایم ایل اے کی کھل کر مخالفت کی اور جہادی راستہ اپناتے ہوئے مالی کے بڑے شہروں ''گاؤ'' اور ''ٹمبکٹو'' پر یکے بعد دیگرے قبضہ کر لیا۔ان کی طاقت سے خائف ہو کر 'قومی تحریک برائے آزادی' کی تنظیم نے ان سے معاہدہ کر لینے میں ہی عافیت جانی اور ازواد کو 'اسلامی امارتِ ازواد' قرار دے دیا۔اسلامی شریعت کے باقاعدہ نفاذ سے یہاں جرائم کی شرح نہ ہونے کے برابر ہوگئی ، صلیبی اور الحادی اسی لیے انہیں افریقی طالبان کا نام دیتے ہیں ۔ بعد ازاں ۵۰ ہزار آبادی والے شہر 'کونا' پر بھی جماعت انصار الدین کے مجاہدین نے قبضہ حاصل کر لیا جو دار الحکومت سے سات کلومیٹر ہے اور جنوبی مالی کا گیٹ وے بھی ہے ۔ مالی کی امارتِ اسلامی میں اسلام کے اصولوں کے نفاذ سے وہاں کی مسلمان آبادی مطمئن و مسرور ہے مگر اسلام اور امت کے دشمنوں کو یہ بات راس نہ آئی۔

28 جنوری: صوبہ زابل............ضلع ارغنداب............بارودی سرنگ دھماکہ............پولیس کی پٹرولنگ گاڑی تباہ............8 پولیس اہلکار ہلاک اور زخمی

مالی......القاعدہ کا شفیق چہرہ:

'القاعدہ برائے مغربِ اسلامی' شمالی مالی میں کئی عشروں سے فعال ہے۔ انصارالدین مالی کی اسلامی اور عسکری جماعت ہے جو القاعدہ کے لیے ایسے ہی شفیق چہرہ ہے جیسے افغانستان میں طالبان القاعدہ قیادت کے لیے شفیق و مہربان میزبان بنے۔ موریطانیہ کی اعلیٰ اسلامی شوریٰ کی جانب سے طبی امداد اور خوراک کے ٹرک لے کر جانے والے قافلے کے ارکان نے ان کی تقویٰ اور ایمان کی عمدہ تصویر کشی کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک غم گسار گروہ کے ارکان ہیں جنہوں نے فقر اور جہاد کو اپنا رکھا ہے۔ سادگی کے پیکر ہیں، عام لوگوں پر مہربان یہ تقویٰ کی مثال اور مومنین اور صالحین کی جماعت ہیں۔

ان کی فیاضی بہت متاثر کن ہے، سادگی کا پیغام دیتے یہ سادہ لباسوں میں ملبوس بھائی جن کی آوازیں نرم اور پست ہوتی ہیں، انہوں نے ہمیں یہ احساس دیا کہ ہم بطور مسلمان ان کے لیے ہر چیز سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

فرانس کا اسلامی امارت پر حملہ اور ظلم و ستم و لوٹ مار:

ابلیس کے ٹولے کی اسلام دشمنی' شکست، ذلت، اور عبرت بھی کم نہیں کر پاتی افغانستان سے شرمناک شکست پانے والے یہ جہلا ہر آن فتنہ و فساد اور شرانگیزی کے تانے بانے میں اپنی توانائیاں صرف کرتے ہیں اور ہر نیا دن ان کی شیطانیت کا نیا فتنہ ظاہر کرتا ہے۔ بالآخر شیطانوں نے سر جوڑ کر فیصلہ کیا اور مالی میں نافذ شریعتِ مطہرہ کو دہشت گردی قرار دیتے ہوئے اس کی بساط لپیٹ دینے کا فیصلہ کیا اور جنوری کے اوائل میں فضائی بم باری کا آغاز کر دیا۔ دوسری طرف زمینی افواج بھی مالی میں داخل کر دیں۔ فضائی حملوں میں نہتے اور عام لوگوں کا جانی و مالی نقصان ہوا جب کہ مجاہدین پہلے ہی اس کے لیے پوری طرح تیار تھے اور وہ محفوظ ٹھکانوں پر منتقل ہو چکے تھے۔

فرانس کے زمینی دستوں نے خاص طور پر دینی مدارس کے طلبہ اور علما کرام کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اسلام دشمنی میں اندھے فرانسیسیوں نے مالی کے فوجیوں پر مشتمل باقاعدہ ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی ہے جو اسلامی مدارس کے طلبہ اور علما کو قتل کرنے کا کام کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی چھ سو ستانوے مدارس اور مساجد میں عربی زبان کی تعلیم اور درس قرآن پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مدارس کے ۳۰ طلبہ کو بغیر کسی جرم کے ماورائے عدالت پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل کے حوالے سے بتایا کہ مالی میں جارح افواج نے درجنوں عام شہریوں کو قتل کر کے لاشیں گڑھوں میں پھینک دیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ افواج تو ریگ قبائل کو اور عرب تاجروں کو خصوصی طور پر نشانہ بنا رہی ہیں کیونکہ مالی کی زیادہ تر تجارت ان عربوں کے دم سے ہے۔ لوٹ مار کے اس کام میں مالی کے عیسائی بھی بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

گیارہ سو برس قدیم اسلامی لائبریری نذرِ آتش:

صلیبیوں کا زمانہ قدیم سے ہی یہ وطیرہ ہے کہ مسلمانوں کے علمی ذخائر پر حملہ کر کے وہاں کے علوم و فنون تباہ کر کے ملیامیٹ کرنا یا کسی طرح سے ہتھیا لینا تاکہ مسلمان اپنے اسلاف کے علمی اور تہذیبی ورثے سے محروم ہو کر کسی بھی نئی تہذیب سے مغلوب و مرعوب ہو جائیں۔ علم دوستی و تعلیم یافتہ کہلانے والے نام نہاد مہذب، درحقیقت علم کے دشمن اور انسانیت کے بھی دشمن ہیں، یہ انسانی اخلاقیات و اقدار سے بھی قطعی نا آشنا ہوس اور مادیت پرستوں کے بے ہنگم ہجوم ہیں۔

اسلام کے دشمن اس فرانسیسی صلیبی ٹولے کی پشت پناہی میں مالی کے تاریخی شہر ٹمبکٹو کی قدیم ترین لائبریری نذرِ آتش کر دی گئی۔ اس لائبریری میں محفوظ سونے کے پانی سے لکھے گئے مسلم اندلسی دور کے خطوط اور مکتوبات راکھ کا ڈھیر بن گئے، جن کی قیمت لاکوں ڈالرز سے بھی زیادہ تھی۔ اموی اور عباسی دور کے خطوط بھی اس لائبریری میں موجود تھے۔ اس عظیم نقصان پر وہاں کی مقامی خواتین نے بھی سوگ منایا۔ مقامی لوگوں کو دیگر اسلامی لائبریریوں کے تحفظ پر بھی خدشات ہیں۔ غیر ملکی میڈیا نے اس کی ذمہ داری مجاہدین پر ڈالنے کی پوری کوشش کی مگر سچ عیاں ہو کر ہی رہتا ہے۔

مجاہدین کی جوابی حکمت عملی اور فرانس کی بوکھلاہٹ:

افغانستان کے زخم چاٹتے سورما' مالی میں اس خیال میں آئے کہ یہ مفلوک الحال لوگ ایک ہی حملے میں ہمت ہار جائیں گے مگر حقیقت اس کے برعکس نکلی......وہ یہاں مزید زخم لینے کی صریح غلطی کا ارتکاب کر بیٹھے۔ فرانس نے نہتے لوگوں پر تو مظالم ڈھائے لیکن مجاہدین اس حملے کے لیے پوری طرح سے تیار تھے۔ وہ فضائی حملوں سے قبل ہی اپنے ساز و سامان کے ساتھ محفوظ مقامات پر منتقل ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے فرانسیسیوں اور ان کے اتحادیوں کی راہوں میں بارودی سرنگوں کے جال بچھا دئے۔ فرانس کی اندھا دھند بم باری سے ان کا ہی نقصان ہوا اور مجاہدین کے ان افواج پر جوابی حملوں نے دشمن کو حیرت و خوف کا شکار کر دیا۔

شروع میں غیر ملکی میڈیا نے مجاہدین کی شکست اور نقصانات کی دھوم مچائی مگر جلد ہی انہیں اس کی وضاحت دینا پڑی کہ وہاں جانے کے راستے مسدود ہیں اور یہ کہ فرانس کی افواج کوئی بھی علاقہ خالی نہیں کرا سکی ہیں۔ فرانس کے صدر نے بھی اپنی افواج کے مورال کی بلندی کے لیے وہاں کا دورہ کیا مگر بے سود ہی رہا۔ مجاہدین نے جاسوسی سے بچنے کے لیے ٹیلی فون سروس بھی معطل کر دی۔ بم باری اور نقصان سے بچنے کے لیے 'حملہ کرو اور فوراً جگہ بدل دو' کی پالیسی اپنائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلد ہی فرانس کو یہ تسلیم

29 جنوری: صوبہ کنڑ.........ضلع مانوگئی.........مجاہدین کا ایک صلیبی گشتی پارٹی پر حملہ..........4 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی

کرنا پڑا کہ اگر اُس نے مالی میں مزید کچھ وقت فوج رکھی تو وہ مجاہدین کے جال میں پھنس جائے گی اور مزید تباہی اور ہلاکت سے دوچار ہوگی۔فرانس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ''مالی کے جنگ جو انتہائی تربیت یافتہ اور مضبوط تنظیم کے مالک ہیں، ان سے مالی کا قبضہ حاصل کرنا ہرگز آسان نہیں''۔مجاہدین کی طرف سے فدائی حملوں کا فرانس کے پاس کوئی توڑ نہیں اور یہی وہ خوف ہے جو ان کی واپسی کی وجہ ہے۔فرانس نے بین الاقوامی امداد کی اپیل بھی کی اپنی غنڈہ گردی کے دوام کو طول دینے کے لیے، لیکن وہاں بھی اسے مایوسی کا سامنا رہا اور کوئی خاطر خواہ امداد نہیں مل پائی۔

القاعدہ مجاہدین کی امارتِ اسلامی مالی میں تشکیلات:

لیبیا، الجزائر اور نائیجیریا سے مجاہدین مالی پہنچ گئے ہیں اور صلیبیوں کو سبق سکھانے کے لیے یہ مجاہدین جو افریقی صحراؤں سے بخوبی مانوس ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے مالی کے مجاہدین اور عام مسلمانوں کے لیے نصرت اور رحمت ہیں۔ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھلنے کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا:

''لوگو، دشمن کے مقابلے کی تمنا نہ کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہو لیکن جب دشمنوں سے مقابلہ ہو جائے تو استقلال رکھو۔اور یقین مانو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ

''اے سچی کتاب کے نازل فرمانے والے، اے بادلوں کے چلانے والے اور لشکروں کو ہزیمت دینے والے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان پر ہماری مدد فرما''۔(بخاری و مسلم)

جماعۃ القاعدۃ الجہاد برائے مغربِ اسلامی کی امارتِ صحرا کے امیر یحییٰ ابو الھمام نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ:

''مجاہدین نے جنگ کے لیے اپنی صفوں کو منظم کرنے کی خاطر شہروں سے انخلا کیا ہے اور عنقریب وہ زیادہ غلبے اور طاقت کے ساتھ واپس آئیں گے۔فرانسیسیوں نے حالات سے سبق حاصل نہیں کیا ہے اور آنے والے دنوں میں اسے بحرانوں کے دلدل میں دھنسا دیں گے، ان شاء اللہ۔اور مجاہدین ان تمام ممالک کو نشانہ بنائیں گے جو اس حملے میں شریکِ کار ہیں''۔

ادھر طالبان نے بھی جارح افواج کو خبردار کیا ہے کہ مالی پر فرانسیسی جارحیت کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

موریطانیہ کے عالم دین اور اصول فقہ کے پروفیسر شیخ اخیار بن عمر سیدی نے بھی اس جارحیت پر مسلمانوں کو جہاد پر تحریض دی ہے اور انہیں ان کے فرض کا احساس دلایا ہے۔موریطانیہ کے ۳۹ جید علما نے مالی پر ہونے والے فرانسیسی حملے کے خلاف اور مسلمانوں پر اس جہاد کے فرض عین ہونے کے وجوب کو ثابت کرنے کے لیے متفقہ فتویٰ جاری فرمایا ہے۔

امت کے وسائل پر نظر رکھنے والے دولت کے پجاری:

درحقیقت مالی پر اس جارحیت کے دو مقاصد ہیں، ایک تو اللہ کی شریعت کے نفاذ کو دوام ملنے سے روکنا اور دوسرے مالی کی دولت کو ہڑپ کرنا۔اور مفاد کی اس جنگ میں تمام ابلیسی طاقتیں ایک دوسرے کی بھی دشمن ہیں۔اس جنگ میں کفر کا اصل ہتھیار امتِ مسلمہ کے ذہنی غلام حکمران ہیں، جو غلام ابنِ غلام ہیں اور غلامی کے اتنے خوگر ہو چکے ہیں کہ وہ اپنے آقاؤں کی مرضی و منشا پر کسی جنبش کے بھی متحمل نہیں ہیں اور یہی غلام ہی تو ہیں جو اسلام اور اپنے ایمانوں کے ساتھ ساتھ تمام امت کا بھی سودا کیے بیٹھے ہیں، محض چند روزہ زندگی کے عیش و آرام کے مزے لوٹنے کے لیے۔

اس ساری حرص و ہوس کی بنیادی وجہ تو صلیبی و صیہونی ذہن کی اسلام دشمنی اور شریعت کی فرماں روائی کا خوف ہی ہے۔لیکن امت مسلمہ کے وسائل کی لوٹ کھسوٹ اور مسلمانوں کی دولت اور اموال پر قبضہ بھی کفار کے پیش نظر رہتا ہے۔مالی میں بے پناہ قیمتی ترین معدنی وسائل ہیں جو ابھی تک مالی کے عوام کی قسمت نہیں بدل پائے ہیں، مالی دنیا میں سونے کے ذخائر رکھنے والا آٹھواں بڑا ملک ہے۔۲۰۰۶ء میں مالی میں موجود سونے کی کانوں سے ۸۵۴۱۱ کلوگرام سونا نکالا گیا۔اس کے علاوہ وہاں یورینیم کے وسیع ذخائر کے ساتھ تیل، ہیرے اور دیگر قیمتی معدنیات ہیں۔

سیکولر ذہن کے حامل تجزیہ کار اور مالی پر صلیبی جارحیت:

سیکولر ذہن کے حامل مگر مسلمانوں جیسے نام رکھنے والے بے دین دانشور، صلیبیوں کے بے دام غلام، صلیبیوں کی شکست و ذلت سے ناواقف عقل و خرد کے یہ اندھے، بظاہر تعلیم یافتہ مگر جہلا کے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔جو شعور سے خالی ہے وہ جہلا کے زمرے میں آتا ہے۔یہ نام نہاد دانش ور اور تجزیہ کار ایک طرف تو مالی میں مذہبی تشخص کی موجودگی اور پسندیدگی کی حقیقت کو تسلیم کرتے نظر آتے ہیں اور مالی میں شریعت کے نفاذ میں اس اسلامی تشخص کی موجودگی کی گواہی بھی دیتے ہیں، تو دوسری طرف اسلامی احکامات اور تعزیرات کا بھی کھلے عام مذاق اور جبری سزاؤں سے اس کو تعبیر کر رہے ہیں۔سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ کس قبیل کے لوگ ہیں اور کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ان عقل رکھنے والے بے شعوروں کو افغانستان کے وہ بوسیدہ حال ولباس، فقیر منش اللہ کے مقرب بندے بھول چکے ہیں جنھوں نے ان سیکولر دماغوں کے عالم پناہ امریکہ کو اپنی اسی سادگی اور فقر میں اللہ رب العزت کے حکم سے ہزیمت انگیز شکست سے

30 جنوری: صوبہ قندھار......ضلع پنجوائی.......بارودی سرنگ دھماکہ.......3 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی

دوچار کیا۔ان مادہ پرست 'دانش فروشوں' پر یہ حکمِ الٰہی صادق آتا ہے:

وَمَن كَانَ فِي هَـٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا(بنی اسرائیل: ۷۲)

''اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا بن کر رہا تو پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے اور راستہ پانے میں اندھوں سے بھی زیادہ ناکام''۔

یہ حاملینِ عقل وخرد مگر شعور میں ''غافلین'' میں شمار تجزیہ کار امریکہ اور اس کے ۵۰ اتحادیوں کی جدید ترین لاؤ لشکر سے لیس ۱۲ برس پر مشتمل ذلت ورسوائی کی داستانِ الم کو کھلی آنکھوں سے دیکھ کر بھی جاننے سے قاصر ہیں۔ یہ اللہ کے منکر' اللہ کی کبریائی کو کیا جانیں؟ یہ تو ظاہری آنکھ سے دیکھنے والے صرف ظاہری طاقت پر نظر رکھتے ہیں...... یہ اللہ کے دین کی سربلندی اور عظمت ورفعت کو کیا سمجھیں گے؟ صلیبیوں کے طریقۂ تعلیم پر ''علم'' کی منازل طے کرنے والے صلیبیوں کے پجاری، مغربی تقلید کے پیروکار قلم کار، کیا جانیں کہ بندہ مومن اللہ جل جلالہٗ کی کن کن رحمتوں کے عظیم سائے میں فتح ونصرت کے علم بلند کرتا ہے۔ ہر دور میں فراعنہ وقت کو اپنی قوت وشوکت پر بہت ناز ہوتا ہے مگر یہ غرور ہر بار ہی پیوندِ خاک غرق ونابود ہوتا ہے۔مگر یہ کچھ بھی شعور نہیں رکھتے...... یہ پھر بھی وہی کلام کریں گے جوان کے صلیبی آقا مناسب جانیں گے۔

کامیابی کا پیمانہ کیا ہے وہ اس صالح ومومن مجاہد کے الفاظ سے عیاں ہے جو مالی کے جہاد میں شریک ہے اور جس کا نام ابومحمد عطیۃ اللہ ہے:

''یہاں موجود مجاہدین کامیابی یا شہادت چاہتے ہیں اور یہ دونوں اچھائیوں میں سے ایک ہے،ہم نے دنیا میں جو کچھ تھا وہ سب ان کے لیے چھوڑ دیا ہے اور اب یہ سب کیوں اس مبارک امارت کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں ؟ کیا اس کا گناہ صرف اتنا ہے کہ یہ شریعت کا نفاذ چاہتی ہے؟ مسلمانوں پر یہ جنگ کیوں مسلط کی گئی؟ ہمارا دشمن کیا کرلے گا؟ ہمیں قتل کیا جاتا ہے تو ہم شہید ہیں،اگر ہم گرفتار ہوگئے تو یہ ہماری سیاحت ہے،اگر زندہ رہے تو جہاد کرتے ہوئے ہم غالب ہیں۔ان شاءاللہ''

محدود دانش کے لوگ اپنی دانش کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور پیش گوئیاں بھی کرتے ہیں اس سب سے قطع نظر، وقت،حالات اور واقعات کی ڈور اللہ واحد وقہار کے ہاتھ میں ہے،اسی کی تدبیر اور اسی کی حکمت پر اگلا نقشہ اس کرہ ارض پر وقوع پذیر ہوگا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ازخواب گراں خیز

یہ امریکی محکمۂ خارجہ کی سینئر مشیر کا ہے کہ ڈرون حملے مفاہمت کے ساتھ کیے جاتے ہیں۔ پاکستان امریکہ کا نمبرون ٹریڈ پارٹنر ہے۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم پرویز نے برطانیہ میں کیمرون سے بات کرتے ہوئے ایک شکوہ اور ایک فرمائش داغی۔شکوہ یہ کہ ہمیں آپ نے ساز وسامان واپس لے جانے کی سعادت سے محروم کر کے ازبکستان کے حق میں کیوں فیصلہ کیا۔فرمائش یہ کہ آپ کا مشن جاری رکھنے کے لیے آپ ساز وسامان ہمیں دیتے جائیں۔اس مشن میں امریکہ برطانیہ سمیت ۴۹ ممالک تو بے نیلِ مرام کھربوں ڈالر ڈبو کر تابوت اٹھائے واپس جارہے ہیں۔ہم کس کھیت کی مولی ہیں!

اُدھر نیٹو حملے میں (صرف) ۱۰ شہری مارے جانے پر حامد کرزئی نے نیٹو کمانڈر جنرل جوزف ڈن فورڈ کو طلب کرلیا۔ادھر آزاد وخودمختار ایٹمی پاکستان کی قیادتوں کی بے زبانی اور کمزوری ریمنڈ ڈیوس تا سلالہ ملاحظہ ہو۔ڈرون حملے تو ہماری شراکت سے ہیں۔

تاہم اب آخری موقع ہے کہ ہم پاکستان کے مفادات کو (امریکہ سے دامن چھڑا کر) پیش نظر رکھ کر از سرنو پالیسی مرتب کریں۔عوام اس موقع پر اگر لاتعلق رہے تو وہ یہ جان لیں کہ آپ کے مسلمان بھائیوں، بہنوں، بچوں کے خون اور جسم کے چیتھڑوں سے آپ کے دامن بھی آلودہ ہیں۔طالبان سے مذاکرات اور افہام وتفہیم ملک کے امن و سلامتی، ہماری بقا کا مسئلہ ہے۔ ہمارے لیے تو یہ صرف دنیا نہیں اللہ کے حضور جواب دہی کا بھی مسئلہ ہے۔سیکولرازم حکمرانوں کو مبارک،عوام تو اللہ کے ہاں پیشی کا خوف اور خونِ ناحق پر اضطراب رکھتے ہیں۔

امریکہ جارہا ہے اب اس کی غلامی میں مشرف اور بعد ازاں زرداری قبیلے نے جو روشن خیالیوں کی چھچھوندریں قوم کے حلق سے (ویلن ٹائن نما) اتارنے کی کوشش کی تھی، وہ بھی اب اگلنے کا وقت ہے......امریکہ سے کہیے۔

اب تم پہ نزع کا عالم ہے تم اپنی محبت واپس لو
جب کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو بوجھ اتارا کرتے ہیں

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

30 جنوری: صوبہ ہلمند............ضلع نہر سراج............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک صلیبی ٹینک تباہ............ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک

شام میں رافضی فتنہ پردازوں کے اہل ایمان پر مظالم

سید معاویہ حسین بخاری

مستقبل میں جب تاریخ کا طالب علم رواں صدی کے ابتدائی عشروں کی تاریخ کا مطالعہ کرے گا تو اس کو امت مسلمہ کے لیے خونی جنگوں اور انقلابات کی صدی قرار دے گا۔ صدی کا آغاز افغانستان اور عراق پر صلیبی چڑھائی سے ہوا۔ پھر لیبیا کے انقلاب کے بعد اب شام میں خوں ریز لڑائی جاری ہے۔ لڑائی کا آغاز مارچ ۲۰۱۱ء سے ہوا جب شام کے کچھ لوگوں نے حکمران بعث پارٹی اور بشار الاسد کے خلاف مظاہرے کیے اور بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ مظاہروں کی وجہ یہ تھی کہ حکومت نے کچھ طالب علموں کو حکومت کی مخالفت کے الزام میں گرفتار کر رکھا تھا اور مظاہرین ان کی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔

بشار الاسد کا خاندان ۱۹۷۱ء سے شام پر حکومت کر رہا ہے۔ بشار الاسد نے مظاہرین سے بات کرنے کے بجائے ان کے خلاف طاقت کا استعمال شروع کر دیا۔ پولیس کو مظاہرین پر فائرنگ کا حکم دیا گیا۔ اس طرح مظاہروں میں درجنوں افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پولیس اور سیکورٹی ایجنسیوں کو اجازت دے دی گئی کہ وہ جس کو چاہیں ایک ہفتے کے لیے بغیر کسی وارنٹ کے گرفتار کر سکتی ہیں۔ یوں گرفتاریوں کا لامحدود سلسلہ شروع ہو گیا، گرفتار شدہ لوگوں پر بدترین تشدد کیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود مظاہروں اور حکومت کی مخالفت کا سلسلہ نہیں رکا تو ۲۵ اپریل ۲۰۱۱ء کو بشار الاسد نے مخالفین کو کچلنے کے لیے فوج اور ٹینک روانہ کیے۔

شامی فوج نے حکومت کے مخالفین کی گرفتاریاں اور قتل عام شروع کر دیا۔ فوج نے گھر گھر تلاشی کر کے بشار مخالفین کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ شامی فوج نے ظلم کی انتہا کر دی۔ حکومت مخالفین کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا اور بے گناہ لوگوں کا قتل عام کیا۔ کئی لوگوں کو زمین میں زندہ دفن کیا۔ یہ دل دہلا دینے والے مناظر میڈیا نے پوری دنیا کو دکھائے۔ وقتی طور پر طاقت کے ذریعے تحریک کو دبا دیا گیا مگر بے گناہوں کے قتل عام نے انتقام کی آگ بھڑکا دی اور تحریک دوبارہ مسلح جدوجہد کی صورت میں ابھری۔ حکومت مخالفین نے جیش الحر کے نام سے فوج کے خلاف لڑائی کا آغاز کیا۔ شامی فوج کی بربریت کی وجہ سے فوجیوں کی ایک بڑی تعداد بھی مزاحمت میں شامل ہو گئی اس کے علاوہ مقتولین کے لواحقین بھی انتقام کی خاطر اس میں شامل ہوتے گئے لہٰذا یہ ایک مضبوط مزاحمت بن گئی۔

اس تحریک کو دبانے کے لیے نہ صرف فوج نے زمینی لڑائی کی بلکہ شام کی فضائی افواج نے اپنے ہی شہروں پر بم باری شروع کر دی۔ بم باری میں بلاامتیاز شہر کی تمام عمارات کو نشانہ بنایا گیا۔ سکولوں پر بم باری کے نتیجے میں سیکڑوں بچے شہید ہوئے۔ اسی طرح گھروں پر بم باری میں عورتیں بچے شہید ہوئے۔ گزشتہ دنوں ایک یونی ورسٹی پر بم باری کی گئی جس سے ۸۰ طلبہ شہید ہوئے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق شام کی لڑائی میں اب تک ۶۰،۰۰۰ افراد شہید ہو چکے ہیں۔ اپوزیشن کی ویب سائٹ کے مطابق اس سال مجموعی طور پر ۱۸۲۲۱۴ افراد قتل ہوئے۔ مارچ ۲۰۱۱ء سے لے کر جنوری ۲۰۱۳ء تک ۵۱۱۸۲ افراد قتل ہوئے۔ ان میں ۲۰۴۲ خواتین، ۳۷۸۱ بچے، ۴۶۸۳ مرد شامل ہیں۔ مارچ ۲۰۱۱ء سے جنوری ۲۰۱۳ء تک ریف دمشق میں ۱۱۱۲۱، حمص میں ۹۱۹۹، الیپو میں ۷۰۰۴، ادلب میں ۶۵۷۳، درعا میں ۷۷۴۳، حما میں ۴۰۱۷، دمشق میں ۳۷۲۹ افراد شہید ہوئے۔

بشار قصاب کے مظالم سے تنگ آ کر لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ملک کے اندر ۱۵ لاکھ افراد نے نقل مکانی کی ہے جب کہ ہزاروں کی تعداد میں مہاجرین پڑوسی ممالک میں پناہ گزین ہیں جہاں وہ بنیادی ضروریات زندگی سے بھی محروم ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق پناہ گزینوں کی تعداد ۶۲۶،۳۴۰ ہے۔ ان میں سے ۱۵۳۳۰۷ ترکی میں، ۲۰۳۴۸۰ لبنان میں، ۷۰۵۳۵ عراق میں، ۱۳۷۷۴ مصر میں اور ۱۸۵۲۴۴ اردن میں مقیم ہیں۔ جب کہ مغربی ممالک کی طرف ہجرت کرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

بشار قصاب کے عقوبت خانوں میں موجود قیدیوں کی داستانیں بھی لرزہ خیز ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس وقت شامی حکومت کے عقوبت خانوں میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار قیدی ہیں ان میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ مردوں میں ہر عمر کے افراد شامل ہیں۔ قیدیوں پر وحشیانہ تشدد کیا جاتا ہے، مار پیٹ کے علاوہ بجلی کے جھٹکے بھی لگائے جاتے ہیں اور واٹر بورڈنگ کا تشدد کا اذیت ناک طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ تشدد کی وجہ سے بہت سے قیدی ہلاک ہو چکے ہیں جب کہ بہت سے قیدی قوت بینائی اور سماعت سے محروم ہو چکے ہیں۔ شامی فوج کی قید سے رہا ہونے والی طالبہ ختام محمد نے سعودی میڈیا کو انٹرویو میں بتایا کہ شامی جیلوں میں بہت سی عورتیں اور بچے قید ہیں اور قید ہونے کے بعد رہائی کی کوئی امید نہیں ہوتی صرف موت ہی کا امکان ہوتا ہے۔ ختام محمد کی رہائی بھی اس طرح عمل میں آئی کہ مجاہدین نے ایرانی زائرین گرفتار کیے اور ان کے بدلے اپنے قیدی رہا کروائے جن میں ختام محمد بھی شامل تھی۔

(بقیہ صفحہ ۵۲ پر)

31 جنوری: صوبہ ہلمند............ضلع نادعلی............مجاہدین کا افغان فوج پر حملہ............11 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی............2 گاڑیاں اور 2 ٹینک تباہ......ایک افغان فوجی گرفتار

جماعۃ القاعدہ کا سنہری دور

معروف مصری دانش ورعبدالباری عطوان کا تجزیہ

جماعۃ القاعدۃ جس کے متعلق امریکی صدر اوباما نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ جماعت ماضی کا ایک حصہ بن چکی ہے اور تقریباً ڈیڑھ برس قبل پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے نزدیک ایبٹ آباد شہر میں اپنے قائد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے ٹھکانے پر امریکی اسکواڈ کی ہونے والی کاروائی میں شیخ اسامہ کی شہادت کے بعد معدوم ہوچکی ہے۔لیکن یہ تنظیم آج کل دنیا کے تین سب سے گرم محاذوں شام، مالی اور عراق میں بھرپور قوت وطاقت کے ساتھ سرگرم نظر آ رہی ہے۔

القاعدہ اور اس کے ماتحت کام کرنے والے جہادی گروہوں کا بھرپور قوت کے ساتھ دنیا کے حالات وواقعات میں سرفہرست آنے کی وجہ علاقائی اور عالمی طاقتوں کا اس تنظیم کی طاقت کے بارے میں غلط اندازے لگانا، القاعدہ کو طاقت بخشنے والے سیاسی عوامل پر دھیان نہ دینا، عالمی طاقتوں کا عالم اسلام کے کئی علاقوں پر حملہ آور ہوکر، جنگیں مسلط کرنا، دخل اندازی کرنے اور عوام پر کیے جانے والے مظالم کو نظر انداز کرنے بالخصوص فلسطینی عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم کو فراموش کرنے کی وجہ سے جن اسٹرٹیجک غلطیوں کا ارتکاب کیا گیا ہے، ان کی وجہ سے القاعدہ اور اس کے جہادی گروہ بھرپور طاقت کے ساتھ دنیا میں پہلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ابھر رہے ہیں۔

۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعات کے بعد امریکہ کے حملے اور افغانستان کی جنگ میں جماعۃ کے مجاہدین کو نقصان ہوا تو عراق پر امریکی حملہ القاعدہ کے لیے ایک بڑے جھٹکے سے نجات کا ذریعہ بنا۔فرانس کے مالی میں فوجی مداخلت کرنے سے القاعدہ کو ایک ایسا تحفہ ملا جس کا وہ بے تابی سے کئی سالوں سے انتظار کر رہی تھی تا کہ وہ صلیبیوں سے اپنی سرزمین اور اپنے ہی میدان میں لڑسکیں جیسا کہ القاعدہ کے بیانات اور اس کے کتب و رسائل سے واضح ہوتا ہے۔

القاعدہ جس بنیادی نکتے کو پاگئی ہے اس سے اس کی قوت وطاقت میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس کی شاخیں پھیل رہی ہیں؛ وہ یہ ہے کہ ہر بار عرب یا اسلامی ممالک میں نیٹو کی براہ راست یا بالواسطہ فوجی مداخلت کی وجہ سے انتشار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جس سے مستحکم ممالک بھی ناکام ریاستوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

یہ ناکام ریاستیں ہمیشہ القاعدہ کے لیے کھلا پیغام ہوتی ہے کہ وہ اپنی صفوں کو یہاں منظّم کرے، ان ممالک کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے خیموں کو گاڑے اور حکمت عملی کے ساتھ طے شدہ طریقے سے ہزاروں افراد کو جہادی صفوں میں بھرتی کر کے اپنے آپ کو پھیلائے تا کہ اسلامی جہادی معاشرہ قائم کرنے کا مقصد پورا کر سکے، جو القاعدہ کی اسٹرٹیجک حکمت عملی کا لب لباب ہے اور جسے القاعدہ کے رہنما اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے۔

نیٹو کے طیاروں نے لیبیا کے عوام کے انسانی حقوق، جمہوریت، عدل و انصاف پانے اور فاسد آمر سے نجات پانے والے مطالبات کی خاطر مداخلت نہیں کی تھی، یہ سب تو رسمی مقاصد تھے۔نیٹو طیاروں نے دراصل لیبیا میں تیل اور گیس کی خاطر فوجی مداخلت کی تھی جیسا کہ اس کا اعتراف اس مداخلت کے ایک اہم پارٹنر اٹلی کے سابق وزیراعظم سلویو برلسکونی نے کیا کہ فرانس کے سابق وزیراعظم نکولس سرکوزی نے لیبیا میں مداخلت کرنے کے لیے فرضی اسباب اور وجوہات کو گھڑا تھا۔فرانس کے طیاروں نے تو سلامتی کونسل کی جانب سے قرارداد پاس ہونے سے پہلے ہی لیبیا پر بم باری کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔

بالکل اسی طرح آج فرانسیسی طیارے جو شمالی مالی میں سرگرم مجاہدین پر بم باری کر رہے ہیں، وہ یہ مداخلت مالی عوام کو متحد رکھنے کی خاطر نہیں کر رہے بلکہ ان کا مقصد ہمسائے ملک نائیجر میں موجود یورینیم کے ذخائر کو اور لیبیا میں موجود اپنے تیل کے مفادات کو محفوظ بنانا اور الجزائر کو غیر مستحکم کرنا ہے۔

جماعۃ القاعدہ پھیل رہی ہے، وہ یورپ کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ جب کہ یورپ اپنی غلطیوں سے پرکوئی سبق حاصل نہیں کر رہا ہے۔اگر حاصل کر رہا ہوتا تو فرانس ضرور افغانستان، عراق اور لیبیا سے ملنے والے اسباق سے فائدہ اُٹھاتا اور مالی میں اس جال کا شکار بننے سے بچتا جسے القاعدہ نے بڑی مہارت سے اس کو پھنسانے کے لیے بچھایا ہے۔حالانکہ اسی فرانس نے پہلے عراق اور افغانستان میں اپنی شکست تسلیم کرنے کا اعتراف کیا اور اپنے ہونے والے نقصان کو کم کرنے کے لیے ان دونوں ممالک سے اپنی افواج کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا۔نیز افغانستان اور عراق پر امریکی حملے کو واضح طور پر بھی اور ڈھکے چھپے انداز میں بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔

شام سے آنے والی اخباری رپورٹیں اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں کہ (شام میں القاعدہ کی شاخ سمجھی جانے والی تنظیم)جبھۃ النصرۃ شمالی شام میں عمومی طور پر اور حلب، ادلب اور معرۃ النعمان میں خصوصی طور پر مقامی باشندوں کے ساتھ گہرے تعلقات استوار کرنے میں کامیاب ہوچکی ہے۔جب کہ فری سیرین آرمی مختلف ٹکڑوں میں تقسیم

31 جنوری:صوبہ قندہار.........ضلع خاک ریز.........مجاہدین کا ایک افغان گشتی پارٹی پر گھات لگا کر حملہ.........6 فوجی لڑائی ہلاک.........2 زخمی

ہورہی ہے اور اسے کرپشن اور بدعنوانی کے الزامات کا سامنا ہے۔ ان سب سے بڑھ کر فری سیرین آرمی کی بداخلاقی اور حدود پامال کرنے کی وجہ سے مقامی باشندے ان سے تنگ اور ان کے خلاف غم وغصے سے بپھرے ہوئے ہیں۔

النصرہ اپنے وجود کو مستحکم کرکے وسعت دے رہی ہے اور عامۃ المسلمین کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے، ان کے تجارتی کاروبار کو سیکورٹی فراہم کررہی ہے، ان کی آپس کی لڑائیوں اور تنازعات کے درمیان شرعی عدالتوں کے ذریعے فیصلہ کررہی ہے، مظلومین کی مدد کررہی ہے یہاں تک کہ ازدواجی تنازعات اور وراثت کے معاملات تک کو حل کررہی ہے۔ یعنی وہ یہ جان چکے ہیں کہ اپنے میزبان پر کبھی بوجھ نہیں بننا چاہیے۔

گزشتہ روز برطانوی اخبار دی گارڈین میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق النصرہ اب جنگ کی شکار سوسائٹیوں کی ریلیف اور امدادی پروگراموں کے ذریعے سے مدد کررہی ہے اور دوسری طرف وہ اسی وقت محاذوں اور شہری کاموں میں اہم ترین کردار اس طرح ادا کررہی ہے کہ شامی نظام حکومت کے ہاتھوں سے نکل جانے والے علاقوں میں خلا کو پُر کررہی ہے۔

حال ہی میں النصرہ نے جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلانیہ طور پر یہ اقدام اٹھائے ہیں کہ حلب سے ترکی سرحدوں تک پھیلے ہوئے شہروں اور علاقوں میں سیاہ جھنڈوں تلے اپنے دفاتر اور آفس قائم کیے ہیں۔ النصرہ کے کارکنان ان دفاتر میں اُن شہریوں کا استقبال کرتے ہیں جو اپنے تنازعات کا حل چاہتے ہیں یا وہ لوگ جو خوراک اور ایندھن پانے کے لیے امدادی کارڈ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اس بات میں کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہوگی، اگر ہم یہ کہیں کہ شام میں انقلاب کی حمایت کرنے والے مغربی ممالک کو شامی حکومت سے زیادہ ایسے سخت دشمن کا سامنا کرنا پڑے گا جو اس کے تختے کو اُلٹنے کے لیے سرگرم ہوگا۔ ایسا دشمن جو اسرائیل سے قتال کرنا چاہتا ہے۔ ایسا دشمن جو کیمیائی ہتھیاروں سمیت ہر قسم کے ساز وسامان اور اسلحے کو حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہے، جس تک بھی اس کو رسائی ملے۔

اس میں بھی کوئی مبالغہ نہیں جب ہم کہتے ہیں کہ مغرب اور اس کے اتحادی عرب ممالک القاعدہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ملیشیاؤں اور لشکروں کو تشکیل دینے کا سہارا لیں گے جیسا کہ عراق میں ہوا۔ لیکن یہاں ایک بنیادی فرق موجود ہے وہ یہ کہ عراق کا تجربہ شام میں دہرانا ناممکن ہے کیونکہ دو ہمسایہ ملکوں کے لوگوں کو دو بار دھوکہ دینا انتہائی مشکل ہے۔

عراق میں بننے والی ملیشیاؤں اور لشکروں کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا اور پھر جب ان سے ان کے آقا دستبردار ہوئے تو انہیں سستے داموں مالکی حکومت کے ہاتھوں اس وقت فروخت کردیا جب عراق (کے شہروں) سے امریکی فوج نے انخلا کیا۔ امریکی جنرل پیٹریاس نے ان ملیشیاؤں کو اپنے بھیانک انجام سے دوچار ہونے کے لیے تنہا چھوڑ دیا۔ یعنی ایک طرف القاعدہ ان سے اپنا انتقام لے رہی ہے اور دوسری طرف مالکی حکومت انہیں غدار تصور کرکے ان پر بھروسہ نہیں کررہی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان ملیشیاؤں کے لیے فوج اور سیکورٹی فورسز میں کوئی جگہ نہیں۔

اس کے برعکس القاعدہ نے عراق میں ہونے والے اپنے تجربے سے سبق سیکھا ہے اور انہوں نے تحریک طالبان کے اس تجربے کو اپنایا ہے جس کا آغاز طالبان نے افغانستان کے شہر قندھار سے شریعت کا نفاذ کرکے کیا اور جنگی سرداروں کو بے دخل کرکے امن وامان قائم کیا جسے دیکھ کر افغانوں نے قندھار کے اسی تجربے کو دوسرے شہروں میں دہرایا۔

جب ہم نے گزشتہ مضامین میں کہا تھا کہ القاعدہ سب سے زیادہ عرب بہار سے مستفید ہونے والی ہے تو بہت سوں نے ہم سے اختلاف کیا، لیکن اب آنے والے دن یہ ثابت کررہے ہیں کہ وہ بات کتنی سچی تھی اور ہمارے لیے اس کے منہ بولتے بعض ثبوت لیبیا، مالی، شام اور یمن ہیں۔

القاعدہ کے امیر ڈاکٹر ایمن الظواہری نے اس حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے گزشتہ روز ایک بیان جاری کیا جس میں تمام جہادی گروپوں کو القاعدہ کے خیمے تلے آنے کی دعوت دی ہے۔

یہ القاعدہ کا سنہری دور ہے، خواہ ہم القاعدہ سے اتفاق رکھتے ہو یا اختلاف۔ ہم عرب بہار کی حمایت کرتے ہیں اور بدعنوان آمرانہ نظاموں کے خلاف ہیں۔ اس وقت جو زمینی حالات ہیں، ہم نے انہیں بغیر کسی لفظی ہیر پھیر کے بیان کردیا ہے اور ایسا کرنا ہمارا فرض تھا۔ اگرچہ یہ زمینی حقائق بہت سوں کو بہت برے لگیں گے اور ان کی پریشانی کا باعث بنیں گے۔

(بشکریہ: انصار اللہ اردو)

☆☆☆☆☆

''ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ روسیوں کے خلاف جہاد سے حاصل ہونے والے فوائد کو کس طرح قائدین کے ٹولے نے ضائع کردیا تھا......وہ تمام کامیابیاں جو ہم نے جہاد کے ذریعے حاصل کی تھیں، آپس کی رنجش کی وجہ سے ضائع ہوگئیں......لہٰذا افغان مسلمان اس کڑوے تجربے کو دوبارہ نہیں دہرانے دیں گے۔ الحمدللہ آج ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت تلے بالکل متحد ہیں اور کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمیں تقسیم کرے یا ہمارے درمیان رنجشیں ڈالے''۔ (شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ)

یکم فروری: صوبہ قندہار.........ضلع خاک ریز.........پولیس اسٹیشن اور فوجی گاڑی پر بم دھماکے.........8 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی

مولانا عبدالرب اخونزادہ شہیدؒ

قاضی عبدالعزیز

الحاج مولانا عبدالرب شہیدؒ قاضی محمد زبیر رحمہ اللہ کے صاحبزادے اور استاد العلما، رکن جمعیۃ العلما افغانستان مولانا دین محمد آخندزادہ رحمہ اللہ کے پوتے تھے۔ آپ کے نانا ملانیک نام صاحب رحمہ اللہ تھے۔ آپ معروف جہادی وعلمی شخصیت ،صوبہ پکتیا' شاہی کوٹ کے جہادی محاذوں کے عمومی کمانڈر'صاحب کرامات ولی اللہ، مجاہد قاضی عبداللہ گل رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ ۱۳۵۸ھ بمطابق ۱۹۴۵ء کو پکتیا کے ضلع زرمت میں سہاکو شملزو کے علاقے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عصری تعلیم کابل میں حاصل کرنے کے بعد دینی علوم کے حصول کے لیے دیارِ ہجرت پشاور چلے گئے جہاں آپ نے مختلف مدارس میں علم حاصل کیا۔ موقوف علیہ کی کتب آپ نے شیخ مولانا محمد نعیم رحمہ اللہ المعروف ''کوٹزاخندزادہ'' سے پڑھیں جب کہ ۱۴۱۴ھ کے سال دارالعلوم حقانیہ اکوڑخٹک سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

جب امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں شریعت اسلامیہ کی حاکمیت اور شر وفساد کے خاتمے کے لیے طالبان کی جہادی تحریک کا آغاز ہوا تو مولانا عبدالرب شہید اس تحریک کا حصہ بن گئے۔ انہوں نے تحریک میں ان تھک محنت کی، امیر المومنین سے دوسری مرتبہ ملاقات میں آپ کو مختلف ذمہ داریاں اور خدمات سپرد کی گئیں۔ پہلے تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ میدان شہر کے محاذ پر چلے گئے پھر اپنے خاص ساتھی مولوی احسان اللہ احسان صاحب کے ساتھ خوست میں رہ گئے۔

عبدالرب شہید' احسان اللہ احسان شہید کے خاص ساتھیوں اور مشیروں میں سے تھے، وہ اکثر محاذوں میں ان کے ساتھ رہے اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے نائب کے طور پر ذمہ داریاں نبھاتے۔ کچھ عرصہ اپنے قائد اور محبوب ساتھی حاجی معاون (ملا محمد ربانی) صاحب کے ساتھ رہے۔ عبدالرب شہید جلال آباد اور کابل کی فتح کے وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ کابل کی مکمل فتح کے بعد مولانا احسان اللہ احسان شہید کو افغانستان بنک کا چیئرمین اور عبدالرب شہید کو ان کا معاون بنایا گیا۔ اسی طرح مولانا احسان اللہ احسان شہید کابل کی بڑی مسجد پل خشتی کے خطیب اور عبدالرب شہید ان کے نائب اور امام مقرر کیے گئے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر اور خدمت میں انتہائی اچھا کردار کیا۔ بعد از اں قیادت کے حکم پر انہیں قندہار کے ایوان تجارت کے ذمہ دار کے حیثیت سے مقرر کیا گیا۔ شمالی علاقوں کی فتوحات کے بعد شمالی علاقوں کے بنکوں کے ذمہ دار متعین کیے گئے۔ آخر وقت تک متعلقہ علاقوں میں امارت اسلامیہ کی خدمت میں مصروف رہے۔

افغانستان پر امریکی صلیبی یلغار کے بعد اخندزادہ شہید قیادت کے حکم پر جہاد کے میدان میں اتر گئے اور دن رات ایک کر کے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی تنظیم نو اور دعوت وارشاد کے لیے کوششیں کیں۔ یہاں تک کہ اپنی موروثی جائیداد فروخت کر کے اپنے جہادی ساتھیوں، اسیروں کے خاندانوں، یتیموں اور بیواؤں سے تعاون کرتے رہے۔ عبدالرب شہید نے صلیبی یلغار کے خلاف پکتیکا سے جہاد کا آغاز کیا۔ امارت اسلامیہ کی جانب سے انہیں مذکورہ صوبے کے پانچ اضلاع گومل، سروبی، چہار باران، سرحوضہ اور اومنہ کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

علمیت ودیانت:

مولوی صاحب شہید جید عالم دین تھے۔ انہوں نے ''تنبیہ الوری عن الشریعۃ الغراء فی احکام اللُحی'' کے نام سے ایک علمی کتاب بھی تصنیف کی جسے علمی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا۔ سخاوت، خوش اخلاقی اور حسن ظاہری وباطنی سے مرصع ہستی کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فہم وتدبر سے خوب نوازا تھا۔ ان کی ساری زندگی علم، تقویٰ، جہاد، خدمت اور دیانت میں گزری۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے جود وسخا کی صفت بہت زیادہ عطا کی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دین اور مسلمانوں سے تعاون اور نصرت کا خاص جذبہ اور ارادہ رکھتے تھے۔

زخم اور شہادت:

شہید مولوی صاحب ایک مرتبہ گومل اور پھر رباط میں شدید زخمی ہو گئے لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں صحت یابی کی نعمت سے نوازتے وہ پھر جہاد کے گرم محاذوں پر پہنچ جاتے اور اسلام اور ملک کے دشمن کے خلاف داد شجاعت دیتے۔ مولانا عبدالرب اخونزادہ شہید منگل کے روز ۸ رجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۲ جون ۲۰۱۰ء کو صلیبی افواج سے ایک طویل مقابلے کے بعد ضلع سرحوضی کے مرکز سرہ کوٹ میں دشمن کی شدید فضائی بمباریوں میں اپنے سولہ ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شہید مولوی عبدالرب کا جسد خاکی ان کے آبائی علاقے پکتیا کے ضلع زرمت میں سہاکو کے شملزو گاؤں لایا گیا۔ انہیں ان کے آبائی قبرستان میں اپنے باپ، دادا اور بڑے بھائی قاضی عبداللہ گل کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سبھی کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے، سب کی شہادتیں قبول فرمائے اور ان کے خون کی برکت سے افغان میں جلد از جلد حقیقی اسلامی شریعت کو قائم فرما کر اس کے ثمرات سے ملتِ افغاناں کو مستفید فرمائیں۔

یکم فروری: صوبہ سرپل .... ضلع بلخاب .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک فوجی کی گاڑی تباہ .... 5 فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی

افسانہ

(قسط سوم)

ہم سے بزمِ شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

سلسبیل مجاہد

زندگی اپنی رفتار سے رواں دواں تھی...... بدلتے موسم، ہر نیا دن کچھ یادیں، کچھ باتیں دے کر رخصت ہو جاتا...... ماہ و سال اسی طرح بیتے جا رہے تھے......اُس کی زندگی کی مصروفیات بھی بڑھتی جا رہی تھیں......اپنے کاموں میں مشغول وہ ایک شہر سے دوسرے شہر کے چکر لگاتا رہتا تھا،اسی طرح کے کسی سفر میں وہ ایک انتہائی بھیانک اندھیری رات تھی......اماوس کی رات......جس میں روشنی کی ننھی سی کرن بھی موجود نہ تھی......اُس کا پورا وجود شدید حبس سے پسینے پسینے ہو رہا تھا......وہ قافلے سے بچھڑ چکا تھا......اندھیرا، پریشانی اور گرمی کی شدت اس کے اوسان خطا کیے دے رہی تھی...... انتہائی اہم اور فوری کام کے لیے منزل پر پہنچنا ضروری تھا لیکن منزل ہی اس سے دور تھی......اللہ کے ذکر سے قلب و زبان تر تھے......اُس کی ڈھارس اسی ذکر سے بندھی تھی، کچھ دیر اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے بعد جیب میں پڑی ننھی ٹارچ کی روشنی میں بالآخر سے ایک پگڈنڈی نظر آ ہی گئی............جنگلی جانوروں کی آوازوں نے رات کی ہولناکی میں اور اضافہ کر دیا تھا......ابھی دو چار قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ بھیڑیوں کے ایک خوں خوار غول نے اُسے گھیرے میں لے لیا......وہ نہتا تھا......بھیڑیا اپنے نوکیلے دانت اس کے جسم میں گاڑنے کی کوشش میں بڑھ بڑھ کر حملے کر رہے تھے......مقابلے کے دوران میں اُس کا پورا جسم لہولہان ہو چکا تھا......وہ زخموں سے نڈھال اور بے جان ہو کر گر گیا......سارا جسم دُکھ رہا تھا...... بے ہوشی کی اس کیفیت میں اُسے اپنے چہرے پر کسی کے آنسو گرتے محسوس ہوئے جو اس کے چہرے کو تر کیے جا رہے ہیں......کسی شفیق ہستی کے ہاتھوں کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس ہوا......فرحت و ٹھنڈک کا ایک احساس روح تک اتر گیا......کسمساتے ہوئے اُس نے آنکھیں کھولیں تو ماں جی کے آنسو حقیقت میں ٹپ ٹپ گر رہے تھے......وہ اٹھ بیٹھا......''شاید یہ سب خواب تھا''......وہ دل ہی دل میں سوچتا رہ گیا......آج رات ہی تو پورے دو سال بعد وہ گھر واپس لوٹا تھا......رات کی پرسکون گھڑیوں میں ماں کی آغوش میں سر رکھے وہ سو گیا تھا......ایسے میں اتنا پریشان کن خواب! لگتا ہے کہ کوئی سخت اور کٹھن آزمائش آنے والی ہے......ماں جی کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اُسے مزید پریشان کر گیا......''کیا بات ہے ماں جی؟ طبیعت ٹھیک ہے نا؟''......

''بیٹے تین دن سے تجھے خواب میں دیکھتی رہی ہوں کہ تو بھیڑیوں کے غول میں گھرا ہوا ہے......تیری غیر موجودگی میں روز جیتی تھی اور روز مرتی تھی......آج تجھے یوں اپنے پاس دیکھ کر بے اختیار ہی دل بھر آیا''......

اس کا ذہن سوچوں میں کھو گیا۔بجلی کی سی تیزی سے امانتیں محفوظ اور راز تلف کرنے کے بعد وہ ماں جی سے رخصت لینے ہی لگا تھا کہ گھر کا دروازہ زلزلے کی مانند لرز اٹھا......ابا جی کے دروازہ کھولنے کی دیر تھی کہ سادہ کپڑوں میں دو ٹانگوں والے بھیڑیے آ پہنچے تھے......خوں خوار غول نے گھر کی تلاشی شروع کر دی تھی......ماں جی کو دھکا دے کر ایک طرف دھکیل دیا گیا تھا......اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور چہرے پر کپڑا چڑھا کر وہ تمام سامان جو بھیڑیوں کے نزدیک قابلِ گرفت تھا، قبضے میں کر کے ابا جی کو خاموش رہنے کی دھمکی دے کر وہ جا چکے تھے......سب کچھ آناً فاناً ہو چکا تھا......ماں جی دیوار سے ٹیک لگائے ڈھے چکی تھیں......ابا جی غم و غصے کی تصویر بنے مٹھیاں بھینچ رہے تھے......

ہتھکڑی لگتے ہی اُسے بے ساختہ اپنا خواب یاد آ گیا......اس کے دل سے ''**اللھم اغفرلی**......یا اللہ ثابت قدم رکھنا'' کی صدا بلند ہوئی۔**حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل اور حسبی اللّٰہ لاَ الٰہ الاَّ ھو** کا ورد کرتے ہوئے......کی تسبیح پڑھتے ہوئے وہ ظالموں کے ساتھ روانہ ہو چکا تھا......گاڑی سے اُسے ٹھڈے مارتے ہوئے،لاتوں اور مکوں کی برسات کے ساتھ نیچے اتارا گیا......بالوں سے پکڑ کر اُس کا سر دیوار کے ساتھ مارا گیا تو اُس کی آنکھوں سے سامنے اندھیرا سا چھا گیا......ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر اُسے جنگلا نما کھڑکی کے سب سے اُوپر کے سرے سے اس طرح باندھ دیا گیا محض پاؤں کے پنجے زمین پر لگ رہے تھے......ہر تھوڑی دیر بعد ڈنڈوں اور آہنی سلاخوں سے اُس کی جسم پر ضربیں ماری جا رہی تھیں......اس وقت دل میں وہ مسلسل قوت والے اور جلال والے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا تھا اور اُسے جسم پر ہونے والے مظالم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی......صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات، بلال، خباب، سمیہ، یاسر رضوان اللہ علیہم اجمعین......سب اُن کی آنکھوں کے سامنے آ رہے تھے......کئی گھنٹے اس تعذیب سے گزارنے کے بعد اُسے قید خانہ مل گیا تھا......ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی...... اُس نے نماز پڑھنا چاہی تو ہتھکڑیوں کے ساتھ اُسے بڑی مشکل سے تین منٹ ملے...... اُس کے لیے وہیں کافی تھے......رب سے سرگوشیاں کرنے کا موقع ملنا اور وہ بھی اس حالت میں......اس کی خوش نصیبی تھی......رب سے راز و نیاز کی اس کیفیت کا بھی اپنا مزہ تھا، عجب لذت آشنائی تھی......کرب و ابتلا کے لمحات میں سوجے اعضا، نیل پڑے جسم اور خون آلود پیشانی کو رب کی بارگاہ میں جھکائے ہوئے وہ بے حد سرشاری محسوس کر رہا تھا......تین منٹ کی مناجات اور خالق کے دربار میں حضوری اُس کے جسم و روح میں نئی قسم

2 فروری: صوبہ بادغیس............ضلع مرغاب............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک پولیس آفیسر ہلاک............ایک افغان فوجی شدید زخمی

کی توانائیاں بھر گئی تھی......رب کی رحمت وسکینت کا نزول اور اُس کے قرب کی ایسی لذت تو کبھی حاشیہ خیال میں بھی نہ آئی تھی......اُس کا رُواں رُواں ایمانی حرارت کو اپنے اندر سمیٹ رہا تھا......آہنی سلاخوں کی پیہم ضربیں کھانے کے باوجود اب جسم میں نئی قوت محسوس ہو رہی تھی......

ایک کارندے نے کوٹھڑی کے جنگلہ نما دروازے کے نیچے سے روٹی اور سالن کی رکابی اُسے دی......ہتھکڑیوں میں جکڑے ہاتھوں سے اُس نے بمشکل رکابی تھامی......یہ اُس کی پہلی 'سرکاری ضیافت' تھی......پھپھوندی لگی روٹی اور اُبلے پانی میں تیرتے آلو کے چند چھوٹے ٹکڑے......اُسے بے ساختہ ماں جی کے ہاتھوں تیار کی گئی گرم چپاتیاں اور لذیذ کھانے یاد آ گئے......ساتھ ہی اُس کی یادداشت میں وہ منظر گھومنے لگا جب وہ دورانِ تشدد وتعذیب بے ہوشی کی حالت میں خوانِ نعمت سے لطف اٹھا چکا تھا......اپنے خواب کو یاد کر کے اُس کے دل میں سکون واطمینان نے مزید گھر کر لیا......''میرا اللہ اپنے راستے میں کھپنے والے کمزور وناتواں بندوں کو کبھی بے سہارا نہیں چھوڑتا''......یہ خیال اُس کے دل میں جاگزیں ہو گیا تھا......وہ خیالات کی اسی دنیا میں گُم تھا کہ ہرکارہ دوبارہ آیا......'کھانا' جوں کا توں رکھا تھا......ہرکارہ اُسے مغلظات بکتے ہوئے کھانا جلد از جلد ختم کرنے کا حکم دے کر چلا گیا......اُس نے جیسے تیسے روٹی حلق سے اتاری......

اب اُس کی 'پیشی' کا وقت تھا......منہ پر وہی بدبودار کپڑا چڑھا دیا گیا......ہتھکڑیوں کے علاوہ پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں......اور ایک جگہ لے جا کر کھڑا کر دیا گیا......وہ دل ہی دل میں اپنے رب سے آہ وزاری میں مصروف تھا......زبان پر ذکرِ الٰہی تھا......اُس کے منہ سے کپڑا ہٹایا گیا......سامنے دو افراد موجود تھے......آلو کی طرح چھلے ہوئے کرخت چہروں پر سنت رسول سے مزین چہرہ دیکھ کر ہی وحشتیں عود آئیں......ان میں سے ایک بھاری ڈیل ڈول والا اور ایک نسبتاً معتدل جسامت کا حامل تھا......بھاری جسم والے کے ہاتھ میں وہی آہنی سلاخ تھی......وہ قریب آیا اور اُس کی داڑھی کو نوچتے ہوئے اُس پر مکوں کی بارش کر دی......اُس کی زبان 'اللہ اکبر' اور 'سبحان اللہ' کا ورد کیے جا رہی تھی......پھر اُسے کرسی پر بٹھا دیا گیا اور سامنے بیٹھے افسر نے تفتیش شروع کی......ہر سوال کے بعد اُس پر گھونسوں اور ڈنڈوں کی ستم آزمائی شروع ہو جاتی......وہ نڈھال ہو چکا تھا لیکن ایمانی قوت کے بل بوتے پر حواس پر قابو رکھے ہوئے تھا......وہ عہد کر چکا تھا کہ اپنے پاس موجود تمام رازوں کو کسی بھی صورت زبان پر نہیں لائے گا......ستم گر اپنے ہنر آزماتے رہے......'کرنل صاحب' نے ڈنڈا بردار وحشی کو باہر نکال دیا......اب کرنل اُس سے قدرے نرمی اور الفت سے پیش آ رہا تھا......اُس کے لیے پانی منگوایا گیا، پھر کرنل نے اُسے ساری ''اونچ نیچ'' سمجھائی......تعاون کرنے کی صورت میں چند ہی دنوں میں رہائی کا عندیہ دیا......مجاہدین کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے بدلے ہر طرح کے تشدد سے آزادی اور تمام تر سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا......یہ مرحلۂ تفتیش ۳ گھنٹے پر محیط تھا......اُسے واپس کوٹھڑی میں لا کر بند کر دیا گیا......کرنل نے ہرکاروں کو حکم دے دیا کہ اُسے نماز کے لیے ہر طرح سے سہولت فراہم کی جائے......اُس نے قرآن مجید کا نسخہ بھی منگوا لیا......اب وہ رب کے حضور کھڑا رہتا یا ہمہ وقت کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتا......ہفتے میں دو تین دن اُسے تفتیشی مرحلہ سے گزرنا پڑتا......ہر مرتبہ نت نئے طریقوں سے ستم کا نشانہ بنایا جاتا......دورانِ تفتیش تسلسل سے برسائے جانے والے تازیانے اُس کے جسم کو جھنجوڑ ڈالتے لیکن روح کی دنیا میں ایمان، ایقان، توکل اور رضائے رب کی بہار قائم رہتی......

....

گرفتاری کے سانحے کو گزر جانے کے بعد گھر والوں پر سکتے کی سی کیفیت طاری تھی۔تھوڑی دیر بعد ابا جی کی انگلیاں فون کے نمبروں پر اور ماں جی کی تسبیح کے دانوں پر تیز رفتاری سے حرکت کرنے لگیں......ایک طوفان تھا جو گزر تو گیا لیکن اپنے پیچھے غم و آنسو چھوڑ گیا......جانے والے کی آزمائش سخت ترین تھی تو رہ جانے والوں کے لیے لمحہ لمحہ جینا مرنا ہو کر رہ گیا تھا......جیتا جاگتا زندہ وجود غائب کر دیا جائے تو کس کو چین آ سکتا ہے۔ابا جی نے پہلا فون ملاتے ہی جلدی جلدی صورت حال سمجھائی......''انتہائی ناگہانی کیفیت ہے بھائی!'' ''پلیز کچھ مدد کریں'' لیکن ملنے والے جوابات انتہائی مایوس کن ہوتے......''قاسم بھائی! آپ کے بیٹے کا کیس انتہائی نازک ہے، ان معاملات میں خاموشی ہی بہتر ہے'' ہر دوسرے فون پر یہی جواب ملتا......اسی طرح فون پہ فون ہوتے چلے گئے۔ابا جی کے حلقۂ احباب میں موجود سیاسی افراد اپنی اپنی مصلحتوں کے پیش نظر خاموش تھے............ابا جی کے معمولات ہی بدل گئے......وہ دیوانہ وار ہر ایک سے ملاقات کرتے، فون کرتے، خطوط لکھتے، لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے بیٹے کی بے گناہی بتاتے، ''میرا بیٹا قاتل نہیں، ڈاکو نہیں، بدمعاش نہیں، اُس کا کوئی جرم نہیں......وہ تو نمازی ہے، روزہ دار ہے، حافظ قرآن ہے، نیک اور صالح ہے''۔جواب میں کوئی زبانی دلاسہ دیتا اور کوئی اس کی بھی زحمت گوارا نہ کرتا۔پرامن سیاسی میراتھن میں شامل ہر فرد اپنی رفتار کے حوالے سے فکرمند تھا......کوئی بھی قاسم صاحب کے بیٹے کے معاملے میں پڑ کر اپنی رفتار کم نہیں کرنا چاہتا تھا۔کوئی بہت ہمدردی کرتا تو اُنہیں تسلی دے کر کہتا ''ہاں میں ذاتی طور پر متعلقہ حکام سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، جیسے ہی کوئی جواب آئے گا تو آپ کو مطلع کر دوں گا''۔بوڑھے والدین پر امید ہو جاتے کہ شاید کچھ کام بن جائے......طنز وطعنے دینے والے گز گز بھر لمبی زبانیں لیے نشتر چلا رہے تھے......''جب ہی کہا تھا کہ نوجوانوں میں نظر رکھو، ان کے معمولات کو دیکھتے رہو''......کوئی کہتا ''ہو گیا جہاد کا شوق پورا!!! ماں باپ کو رسوا کر گیا''......آج اُنہیں ''لاپتہ افراد'' کے معانی ومفہوم سے صحیح روشناسی حاصل ہو رہی تھی......

(جاری ہے)

2 فروری: صوبہ قندہار...........ضلع شاہ ولی کوٹ...........بارودی سرنگ دھماکہ...........ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ...........ٹینک میں سوار 4 امریکی ہلاک

امارت اسلامی میں ۲۰۱۲ء کی جہادی کامیابیوں کا مختصر جائزہ

امارت کی ویب سائٹ 'شہامت' کے معروف تجزیہ نگار عبدالرؤف حکمت کے قلم سے

۲۰۱۲ء کا سال جہادی کارروائیوں اور مجاہدین کے لیے کامیابیوں سے بھرپور رہا۔ ہم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ۲۰۱۲ء کا سال صلیبی حملہ کے لیے بالکل ایسا رہا جس طرح روسیوں کے لیے ۱۹۸۴ء کا سال۔ جس میں غاصب قوتوں کے عزائم ٹوٹ پھوٹ گئے اور عملی طور پر انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ سال بھر کی کامیابیوں کا ایک تحریر میں احاطہ کرنا شاید ممکن نہ ہو مگر پھر بھی ہم کوشش کریں گے کہ ذیل کی سطور میں سال کے اہم فوجی، سیاسی اور ثقافتی میدانوں کی ایک جھلک پیش کریں۔

میدان جہاد:

جہادی کارروائیوں کے حوالے سے ۲۰۱۲ء کا سال ماضی کی نسبت بے مثال رہا، خود دشمن نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ ۲۴ جون ۲۰۱۲ء کو امریکی اخبار وال سٹریٹ جنرل نے امریکی عہدے داران کے حوالے سے خبر شائع کی کہ ۲۰۱۲ء میں مجاہدین کے حملوں کا گراف ۲۱ فی صد بلند ہو گیا تھا۔ اخبار کے مطابق مئی کے مہینے میں مجاہدین نے صلیبیوں پر تین ہزار مختلف حملے کیے۔ ایک اور خبر کے مطابق ۱۷ جولائی ۲۰۱۲ء کو کٹھ پتلی حکومت کے وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا کہ مجاہدین کے حملوں میں ماضی کی نسبت ۴۰ فی صد اضافہ ہوا ہے۔

حملوں میں اضافے کے باعث اس سال صلیبیوں اور ان کے غلاموں کے نقصان ماضی کی نسبت کئی گنا زیادہ تھے۔ اس حوالے سے ۲۴ جون کو حامد کرزئی نے پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر دن طالبان کے حملوں میں اوسطاً ۲۰ سے ۲۵ فوجی ہلاک ہوتے ہیں۔ اگر حامد کرزئی کے اعتراف کے مطابق ہی مان لیں تو ۲۵ کو ۳۶۵ سے ضرب دیں تو نو ہزار ہلاکتوں کی تعداد بن جاتی ہے۔ اس لیے ۲۰۱۲ء کے فوجی جانی نقصانات کے متعلق وزارت دفاع کا حالیہ بیان ٹھیک نہیں جس میں اس نے اپنے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد ایک ہزار سے کچھ زیادہ بتائی ہے۔ اسی لیے وزارت دفاع کے ترجمان ظاہر عظیمی نے گذشتہ ۱۷ اگست کو کہا تھا کہ صرف جولائی اور اگست کے مہینے میں افغان نیشنل آرمی کے چار سو فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

اب دیکھئے کیا یہ دعویٰ معقول ہے کہ بقیہ پورے دس ماہ میں صرف چار سو فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ اسی طرح امریکیوں کا یہ دعوی بھی جھوٹا ہے کہ ۲۰۱۲ء میں چار سو امریکی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے گذشتہ جون میں اعتراف کیا تھا کہ سال کے درمیانی مہینے میں ان پر ۳۰۰۰ حملے ہوئے ہیں، اگر ہم امریکیوں کا یہی اعتراف ہی مجاہدین کے حملوں کا اوسط مان لیں تو پورے سال میں ہونے والے حملوں کا اوسط ۳۴۰۰۰ تک پہنچتا ہے۔ حملوں کا یہ گراف دیکھیں اور دوسری طرف ۴۰۰ فوجیوں کی ہلاکت، اس کا مطلب ہے مجاہدین کے نوے حملوں میں صرف ایک امریکی فوجی ہلاک ہوا ہے...... کوئی بھی سلیم العقل انسان یہ جھوٹا دعویٰ تسلیم نہیں کر سکتا۔

۲۰۱۲ء کے سال میں طالبان کی جہادی کارروائیاں یعنی ریموٹ کنٹرول بم دھماکے، مورچہ بند حملے، راکٹ حملے اور آمنے سامنے کی جنگ، اجتماعی فدائی حملے، دشمن کی صفوں میں گھس کر حملے، فضائی طاقت کے خلاف حملے اور گوریلا کارروائیوں سے عبارت تھیں۔ یہاں ہم اس کی طرف مختصراً اشارہ کریں گے۔

فضائی طاقت کے خلاف حملے:

۲۰۱۲ء کا سال افغانستان میں امریکہ کی فضائی طاقت، ہیلی کاپٹروں اور بغیر پائلٹ جاسوس طیاروں کے لیے انتہائی نقصان کا سال رہا۔ اس سال میں پہلی مرتبہ امریکہ کے گیارہ جنگی طیارے تباہ ہوئے جن میں سے ۹ طیارے ۱۴ ستمبر کو ہلمند کے ضلع شوراب کے حملے میں تباہ ہوئے جب کہ دیگر بگرام کے اڈے پر ہونے والے راکٹ حملوں میں تباہ ہوئے۔ جن میں امریکی جنرل مارٹن ڈیمپسی کا خصوصی طیارہ بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ بھی اس سال کے دوران میں افغانستان کے مختلف صوبوں میں صلیبیوں اور ان کے آلہ کار فوجیوں کے ۲۹ ہیلی کاپٹر ز مجاہدین کے مختلف حملوں میں تباہ ہو گئے۔

ان طیاروں میں اکثر طیارے گر کر تباہ ہوئے ہیں اور چند طیارے ایسے بھی ہیں جو زمین پر ہی تباہ ہوئے۔ جیسا کہ ۱۸ اکتوبر کو پکتیا کے ضلع زرمت میں امریکی اڈے پر حملے میں ہیلی پیڈ پر کھڑے دو ہیلی کاپٹر بھی جل کر راکھ ہو گئے۔ گرائے گئے ہیلی کاپٹروں کا دشمن کی جانب سے اعتراف کیا گیا ہے لیکن چند ایک ایسے بھی ہیں جن کا شواہد اور ثبوت کے باوجود یا تو سرے انکار ہی کیا گیا اور یا ان کے گرنے کو ہنگامی لینڈنگ یا تکنیکی خرابی قرار دیا گیا۔ مثال کے طور پر ۵ ستمبر کو لوگر کے مرکز کے قریب مجاہدین نے فوجی ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا جس سے ہیلی کاپٹر کو آگ لگ گئی۔ ادھر انٹرنیٹ پر ہیلی کاپٹر کے گرنے اور تباہ ہونے کی ویڈیو آ گئی مگر وزارت دفاع نے ہیلی کاپٹر کے گرنے سے انکار کیا اور اسے اچانک لینڈنگ اور حادثاتی واقعہ قرار دیا۔ ۲۰۱۲ء کے دوران میں افغانستان کے مختلف علاقوں میں ۱۴ بغیر پائلٹ طیارے بھی مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے زمین بوس

3 فروری: صوبہ ہلمند .... ضلع لشکر گاہ .... بارودی سرنگ دھماکے .... 2 فوجی گاڑیاں تباہ .... 6 فوجی ہلاک .... 5 زخمی

کیے۔

اھم کارروائیاں :

روزانہ کی جہادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے کچھ بڑے اور اہم حملے بھی کیے۔ جن میں ۳ جنوری کو قندہار میں پولیس اور سرحدی پولیس پر پے در پے دو استشہادی حملے، ۵ مارچ کو قندہار کے ہوائی اڈے پر استشہادی حملہ، ۱۵ اپریل کو کابل میں تین مقامات پر، اور عین اسی وقت ننگرہار، لوگر اور پکتیا میں ۳۰ فدائی مجاہدین کا اجتماعی حملہ جو ۲۴ گھنٹوں تک جاری رہا۔ یکم جون کو خوست کے صحرا باغ کے سالیرنو کیمپ پر ۱۰ فدائی مجاہدین کا بڑا اجتماعی حملہ جس میں ۱۰۰ سے زیادہ صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

اسی مہینے قندہار شہر، سپین بولدک اور شاولی کوٹ میں امریکی مراکز پر بڑی کارروائیاں، ۷ جون کو سرپل جیل پر حملہ اور قیدیوں کی آزادی، ۹ جون کو کاپیسا کے ضلع تگاب اور انجراب میں فرانسیسی افواج پر تباہ کن حملے......۲۱ جون کو خوست میں اتحادی افواج پر فدائی حملہ، ۲۲ جون کو کابل کے قرغہ میں ''سپوژمی'' ہوٹل میں اہم حکومتی شخصیات پر حملہ۔ ۷، اگست کو لوگر کے خدر چھاؤنی پر کار بم کے ذریعے بڑا حملہ۔ ۲۱ اگست کو بگرام کے اڈے میں امریکی جنرل مارٹن ڈیمپسی کے طیارے کی تباہی۔ ۲۸ اگست کو قندہار کی سیکورٹی اور سرحدی افواج کے سربراہ جنرل رازق پر کامیاب کار بم حملہ۔

۱۴ ستمبر کو ہلمند کے شوراب میں باسٹن کیمپ پر ۱۵ فدائیوں کا حملہ...... ۲۹ ستمبر کو بدخشاں کے وردوج میں مجاہدین کے کامیاب حملے اور ۲۲ فوجیوں کی زندہ گرفتاری، ۱۵ اکتوبر کو پروان کے ضلع شیخ علی میں حامد کرزئی کے معاون کریم خلیلی پر حملہ۔ ۱۸ اکتوبر کو پکتیا کے ضلع زرمت میں امریکیوں کی بڑی چھاؤنی پر کار بم حملہ۔ ۲۰ اکتوبر کو پروان کے بگرام میں امریکیوں کی رسد فراہمی کی کمپنی سپریم گروپ کے گوداموں کی مکمل تباہی۔ ۲۱ نومبر کو کابل حکومت کے وزیر اکبر خان پر امریکی انٹیلی جنس مرکز میں فدائی حملہ۔ ۲۳ نومبر کو میدان شہر میں فوجی اہداف پر بڑے فدائی حملے۔ ۲ دسمبر کو جلال آباد کے ہوائی اڈے پر فدائی مجاہدین کا بڑا حملہ۔ ۷ دسمبر کو ملکی سیکورٹی اور انٹیلی جنس کے سربراہ اسد اللہ خالد پر کامیاب فدائی حملہ۔ ۲۴ دسمبر کو خوست کے پرانے ہوائی فوجی اڈے پر سی آئی اے کے کارکنوں اور ایجنٹوں پر فدائی حملہ اور اس جیسے دیگر اہم واقعات۔

دشمن کی صفوں میں گھس کر حملے :

جن کارروائیوں نے اس سال دشمن کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی وہ دشمن کی صفوں میں گھس کر حملے تھے۔ جن سے دشمن سخت گھبراہٹ اور بے چینی کا شکار ہوا۔ اگرچہ گزشتہ چند برسوں سے افغان فوجی صلیبیوں کو گاہے بگاہے نشانہ بناتے رہے ہیں مگر اس سال ان کارروائیوں میں نمایاں تیزی دیکھنے میں آئی ہے۔ یہی حملے دشمن کی ہلاکتوں کے لیے ایک تدبیر سمجھے جا رہے ہیں۔ اس طرح کے واقعات ۵۰ سے زیادہ ہیں، جن میں سیکڑوں کافر فوجی، پولیس اہل کار اور اربا کی ہلاک ہوئے۔ اسی سلسلے کا تازہ واقعہ ۲۴ دسمبر کو اس وقت پیش آیا جب کابل میں سیکورٹی کمانڈ کوارٹر میں ایک خاتون نے ایک بڑے امریکی فوجی عہدے دار کو اپنے پستول سے نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔ ۲۰۱۲ء کے دوران دشمن کے لیے سب سے بڑا خطرہ یہی کارروائیاں تھیں۔ گذشتہ ۱۸ ستمبر کو امریکی فوج کے جرنیل نے اپنی فوجوں کے لیے اسی کو سب سے زیادہ سخت اور مشکل ہدف قرار دیا۔

صلیبیوں کا فرار اور ملک کی آزادی:

۲۰۱۲ء کے پورے سال پر اگر ایک جملے میں تبصرہ کرنا چاہیں تو یہی کہیں گے ''یہود و نصاریٰ کی شکست کے آغاز کا سال''۔

۲۰۱۲ء میں صلیبی افواج تقریباً تمام صوبوں کی اکثر چھاؤنیوں سے بھاگ گئی ہیں۔ انہوں نے رسمی طور پر ۴۰۰ اہم چھاؤنیوں کے چھوڑنے کا اعتراف کیا، لیکن چھوڑی گئی چھاؤنیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لیے کہ صرف ہلمند کے ضلع مارجہ میں دشمن نے ۹۰ سے زیادہ اڈے خالی کیے ہیں۔

افغانستان کے شمالی اور مرکزی صوبوں میں امریکیوں نے اپنا وجود محض صوبائی مراکز تک محدود کر رکھا ہے اور اضلاع میں دسیوں چھاؤنیوں سے فرار ہو چکے ہیں۔ انہیں اضلاع اور صوبوں میں شکست کو انتقال اقتدار کا نام دے رہے ہیں۔ انتقال اقتدار کے نام پر پروپیگنڈے کا سلسلہ جاری ہے، کئی علاقوں میں یہ ڈرامہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور مزید کئی علاقوں میں جاری ہے۔ درحقیقت امریکی چاہتے ہیں کہ افغانستان سے بھی اسی طرح سے نکل جائیں جس طرح ویت نام سے نکلے تھے۔ ویت نام میں بھی جب امریکی شرم ناک شکست سے دوچار ہوئے تو انہوں نے ''فتح کا اعلان کر کے بھاگ جاؤ'' کے فارمولے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

آخر میں ہم اتنا کہیں گے کہ مجاہدین کی مذکورہ بالا ساری کامیابیاں صرف اور صرف نصرت الٰہی اور مہربانی کا نتیجہ ہیں۔ کیوں کہ دنیا کی سب سے زیادہ مسلح اور خوں خوار قوتوں کے خلاف نہتے افغان عوام کی ایسی واضح کامیابیاں اور فتح نصرت الٰہی کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ سال ۲۰۱۲ء کے دوران امارت اسلامیہ کے فوجی و انتظامی کمیشن کے مدبرانہ فیصلے، مجاہدین کی بے دریغ قربانیوں اور نصرت الٰہی کے سائے میں اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دنیا کی جابرانہ قوتوں کے خلاف جہادی سلسلہ کو مستحکم انداز سے جاری رکھیں۔ عسکری کمیشن کے اہم کاموں میں ایک کارکردگی ملک کے تمام علاقوں اور صوبوں میں خصوصی وفود کا بھیجنا، جہادی محاذوں کی سخت نگرانی، رسد کی فراہمی اور ان کی رہنمائی کرنا ہے جس کا انتہائی اچھا اور واضح نتیجہ سامنے آیا ہے۔

ثقافتی اور نشریاتی میدان :

۲۰۱۲ء میں امارت اسلامیہ نے مطبوعات اور ابلاغیات کے حوالے سے

4فروری:صوبہ لغمان.........کابل جلال آباد ہائی وے.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک فوجی گاڑی تباہ.........3امریکی ہلاک اور کئی زخمی

بہت پیش رفت کی۔ دورانِ سال امارت اسلامیہ کے ثقافتی کمیشن نے ۶۰ شقوں پر مشتمل اپنے طے کردہ سالانہ ہدف کامیابی سے حاصل کیے۔

معمول کی سرگرمی اور کارکردگی کے علاوہ اہم ترین خبروں کے مواد کی فراہمی بڑی کامیابی ہے۔ امارت اسلامیہ کے ابلاغی ترجمان، انٹرنیٹ، پریس مطبوعات، چینل، ویڈیو، آن لائن ریڈیو، تالیف وترجمہ، تاریخ نگاری، ٹیلیفون پیغامات، اشاعت اور ادارت سمیت تمام شعبوں میں ثقافتی کمیشن کا کام پورے نظم وضبط سے جاری رہا۔ ان تمام شعبوں میں اگرچہ مشکلات اور مسائل کا سامنا رہا مگر ثقافتی کمیشن میں تشکیل ہونے والے مجاہدین کے اخلاص اور ان تھک محنتوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت کو اپنی جانب متوجہ رکھا۔

معمول کی مطبوعات (الصمود، سرک، شہامت، اور مورچل کے ماہنامہ مجلوں) کے علاوہ گذشتہ سال ثقافتی کمیشن نے 'ماہنامہ شریعت' کے نام سے ایک مجلّے کا آغاز کیا۔ جو بحمداللہ تعالیٰ تاحال ہر مہینے بلاکسی وقفے کے شائع ہو رہا ہے۔ الصمود، سرک، شہامت اور مورچل ماضی کی نسبت اچھے لے آؤٹ، ڈیزائن سے مزین بلاتعطل اپنے قارئین تک پہنچتے رہے۔ ان رسائل میں نہ صرف ملکی اہم مسائل اور جہادی سلسلے نشر ہوتے رہے بلکہ علمی، معلوماتی، ادبی اور قارئین کی دلچسپی کے لیے متعدد سلسلے جاری ہیں۔

عام حالات میں ایک مجلّے کی اشاعت کو پابندی سے جاری رکھنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے اور نامساعد حالات میں پانچ ماہنامہ مجلّے کامیابی سے جاری رکھنا شعبہ مطبوعات کے ذمہ داران کے اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کی واضح دلیل ہے۔ اسی طرح گذشتہ سال شعبہ تالیف وترجمہ نے چند کتابیں شائع کی ہیں، عنقریب اور بھی کچھ کتابیں چھپ کر آ جائیں گی۔ شعبہ تاریخ نے افرادی قوت کی کمی کے باوجود امارت اسلامیہ کی تاریخ لکھنے کے لیے لوازمہ مرتب کیا ہے۔

اسی طرح گزشتہ گیارہ سالہ جہادی واقعات کا مختصر تذکرہ بھی کتابی شکل میں مرتب ہوا ہے جو عنقریب چھپ کر منظر عام پر آ جائے گا۔ انٹرنیٹ کے حوالے سے پانچ زبانوں میں الامارہ ویب سائٹ (جو اسلام، مجلّے، ویڈیوز، ترانے، اور الصمود پر مشتمل ہے اس لحاظ سے مجموعی طور پر کل ۱۰ ویب سائٹس ہیں) کو مسلسل جاری رکھنا بڑی کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ اس لیے کہ گذشتہ سال دشمن نے اپنی ساری کوششیں آزما کر دیکھ لیں، مختلف حربوں، حملوں اور مختلف وسائل کا استعمال کر کے دشمن نے کوشش کی کہ الامارہ ویب سائٹ مکمل طور پر بند کر دے مگر ٹیکنیکی ساتھیوں کی انتھک محنت اور پیشہ ورانہ مہارت کے باعث اللہ تعالیٰ نے دشمن کی ساری تدبیریں ناکام کر دیں۔ اور الامارہ ویب سائٹ ان تمام آزمائشوں سے کامیاب ہو کر نکلی۔

گزشتہ سال الامارہ ویب سائٹ میں پانچوں زبانوں کے خبری شعبے میں کام کرنے والے ساتھیوں کی ذمہ دارانہ کارکردگی نشریاتی حوالے سے اہم کامیابی تھی۔ بیدار مغز اور فعال خبرنویسوں نے سال بھر روزانہ کی بنیاد پر جہادی کارروائیوں کے ہم قدم رہتے ہوئے اپنا نشریاتی سفر جاری رکھا۔ ہر جہادی عملیہ (کاروائی) کی اطلاعات کم سے کم وقت میں پانچ زبانوں میں دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتے رہے۔ ویب سائٹ کے حوالے سے نسبتاً جدید پروگراموں میں الامارہ کی نئی ویب سائٹ اہم کامیابی تھی۔ ڈیزائن اور سابقہ مواد کی اپ لوڈنگ کا سارا کام گذشتہ سال مکمل ہو گیا ہے اور عنقریب جدید ویب سائٹ آن لائن آ جائے گی۔

انٹرنیٹ کے شعبے میں ایک اور کامیابی سوشل ویب سائٹس پر موثر اور فعال کارکردگی ہے۔ فیس بک کے علاوہ ٹویٹر پر ساتھیوں نے انتہائی اہم کارکردگی دکھائی۔ ذبیح اللہ مجاہد، قاری یوسف احمدی، الامارہ ویب، طارق غزنیوال، عبدالقہار بلخی اور خراسانی کے ناموں سے مشہور اکاؤنٹس کے علاوہ دیگر کئی ناموں سے پانچ زبانوں (اردو، پشتو، فارسی، عربی، انگلش) میں ٹویٹر پر سرگرمیاں جاری رہیں۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے امریکی عہدیداروں نے مجبور ہو کر ٹویٹر پر دباؤ ڈالا کہ وہ طالبان کے اکاؤنٹس بند کر دیں۔ ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء کو امریکی ویب سائٹ یو ایس اے ٹوڈے نے لکھا کہ امریکی فوج کے سربراہوں نے ٹویٹر ویب سائٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ طالبان کے اکاونٹ بند کر دیں۔ اس لیے کہ وہ ان اکاؤنٹس پر اپنی کامیابیوں کی رپورٹیں نشر کرتے ہیں اور اس کے تدارک کے لیے ضروری ہے کہ ان اکاؤنٹس کو بند کر دیا جائے۔ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۲ء کو ٹیلی گراف ویب سائٹ نے لکھا کہ امریکی سینیٹ میں داخلی سیکورٹی کمیٹی کے سربراہ نے ٹویٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ طالبان کے اکاؤنٹس بند کر دیں۔ اس لیے کہ بقول مجاہدین ان ذرائع سے اپنی کارروائیوں کی بااعتماد خبریں نشر کرتے ہیں۔

ویڈیو کے شعبے میں امارت اسلامیہ کے الامارہ، الہجرہ اور منبع الجہاد سٹوڈیوز نے گذشتہ سال بہت سی ویڈیوز نشر کیں جن میں سے کچھ ویڈیوز نے دیگر زبانوں میں ترجمہ ہو کر عالمی شہرت حاصل کی۔ ان ویڈیوز میں مجاہدین کے حملوں، شہروں میں ہونے والے فدائی حملوں، مورچہ بند حملوں، دشمن کے مظالم اور دشمن کی صفوں میں اندرونی حملوں اور دیگر کارناموں کے متعلق اہم ویڈیوز شامل ہیں۔ جنہیں ثقافتی کمیشن کے ویڈیو کے شعبے کے کارکن انتہائی سرعت اور پیشہ ورانہ طریقے سے شائقین تک پہنچاتے ہیں۔

اس کے علاوہ میسیج خبروں کے حوالے سے گذشتہ سال کی نسبت زیادہ پیش رفت سامنے آئی۔ افغانستان اور خطے کے ہزاروں افغانوں کے فون نمبر خبروں کی لسٹ میں شامل ہو گئے ہیں۔

جس طرح گزشتہ سالوں میں ثقافتی کمیشن کی نشریات میں مختلف مشکلات موجود تھیں، اس سال اس حوالے سے قابل توجہ اصلاحی اقدامات اٹھائے گئے اور

5فروری: صوبہ لغمان.........جلال آباد کابل ہائی وے.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک افغان فوج تباہ.........5فوجی ہلاک.........کئی زخمی

مشکلات کا خاتمہ ہوگیا۔

سائبر حملے ، اور اس کے خلاف مزاحمت:

۲۰۱۲ء کا سال ایک طرف امارت اسلامیہ کی آن لائن نشریات پر دشمن کے جاسوس اداروں ، کفار کے تنخواہ دار ہیکرز کے حملوں کا سال تھا۔ دوسری طرف امارت اسلامیہ کے ترجمان اداروں کے لیے دشمن انتہائی سخت مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔داخلی وعالمی میڈیا پر بہت سخت طاغوتی دباؤ رہا۔

امارت اسلامیہ کے ترجمان قاری محمد یوسف احمدی اور ذبیح اللہ مجاہد کہتے ہیں گزشتہ سال کئی بار ان کے سٹیلائٹ نمبروں کا غلط استعمال کیا گیا۔ وہ اس طرح کہ ان کو خبر بھی نہ ہوتی اور ان کے نمبر سے صحافیوں کو غلط پیغامات پہنچائے گئے۔ ان پیغامات میں دشمن کی جانب سے لکھا گیا ہوتا کہ مجاہدین کی قیادت چاہتی ہے کہ اب فائر بندی کی جائے یا یہ کہ وہ مجاہدین سے مطالبہ کررہے ہیں کہ کارروائیاں کم کردیں اوراس طرح کی دیگر بے بنیاد باتیں۔اس طرح کے مسلسل واقعات کے بعد امارت اسلامیہ کے ترجمانوں نے مجبور ہوکر صحافیوں سے کہا کہ اب میسجز کے ذریعے ان کو صرف روزمرہ کی خبروں کی اطلاعات دی جائیں گی۔ اعلامیے اور موقف کی وضاحت وغیرہ بڑی خبریں ای میل کے ذریعے یا سائٹ پر دی جائیں گی۔ اسی طرح ترجمانوں نے کچھ صحافیوں کے ساتھ مسیجز میں مخصوص کوڈ طے کرکے کام کرنا شروع کیا۔ تاکہ وہ صحافی مخصوص کوڈ کے ذریعے اصلی اور جعلی میسجز کی پہچان کرسکیں۔ دشمن کی ان چالوں کا صحافیوں کو بھی ادراک ہوگیا۔ بالآخر مایوس ہوکر دشمن نے یہ سلسلہ ترک کردیا۔

امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کا کہنا ہے کہ دشمن کی ایک اور چال یہ تھی کہ ترجمانوں کے سٹیلائٹ نمبروں کو مصروف رکھیں تاکہ وہ صحافیوں سے رابطہ نہ کرسکیں۔اس لیے وہ ترجمانوں کے نمبروں پر مسلسل رنگ کرتے رہتے۔ ایک رنگ کے ختم ہوتے ہی دوسرے نمبر سے رنگ آنا شروع ہوجاتی۔ یہ سلسلہ جولائی کے پورے مہینے میں جاری رہا۔ کسی بڑے واقعے کے وقت اس سلسلے میں اور بھی تیزی آجاتی۔

آخرکار اس کا یہ حل نکالا گیا کہ ترجمان نے ایک کی جگہ کئی کئی نمبروں کا استعمال کرنا شروع کیا۔ دشمن جس نمبر کو ہدف بناتا ترجمان اس کی جگہ دوسرے نمبر سے ذرائع ابلاغ سے رابطہ کرتا، جب اس دوسرے نمبر کی دشمن کو خبر ہوجاتی ترجمان دوبارہ پہلے نمبر کا استعمال شروع کرتا۔اس طرح جب ان کی چالیں بے کار گئیں، اور ترجمان کا مستعمل نمبر ڈھونڈنا ان کو ایک کار بے کار نظر آیا تو انہوں نے اس کام سے ہاتھ اٹھالیے یوں ان کی یہ چال بھی ناکامی کا شکار ہوگئی۔

جناب ذبیح اللہ مجاہد کے مطابق گزشتہ سال ملکی اور عالمی سطح پر افغانستان کے حالات اور واقعات کے بارے میں ذرائع ابلاغ پر امریکی اور حکومتی کنٹرول اور سختیاں ماضی کی بہ نسبت بہت زیادہ تھیں۔ صحافیوں کو خبر نشر کرنے کی اجازت اس وقت تک نہ تھی جب تک اس پر خارجی اور داخلی حکام کی رائے معلوم نہ کی جائے۔ اس حوالے سے پکتیا، لوگر اور دیگر ایسے کئی علاقوں میں ایسا بھی ہوا کہ مقامی صحافیوں نے مختلف واقعات اور امریکی نقصان کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور امریکی نقصان کی تصویریں بھی اتاریں لیکن چونکہ حکام بالا کی جانب سے ان کو نشر کرنے کی اجازت نہیں تھی اس لیے حقائق یوں ہی پردہ میں رہ گئے۔ اسی طرح گزشتہ سال دشمن کے ایجنٹ ملکی وعالمی ذرائع ابلاغ نے امارت اسلامیہ کے نمائندوں کے جعلی اور جھوٹی انٹرویوز بھی نشر کیے۔ اس سلسلے میں ڈیلی بیسٹ اور کابل سے چھپنے والے 'روزنامہ خدمت گار' کے جھوٹ قابل ذکر ہیں۔ دشمن کے اس طرح کے پروپیگنڈوں کے مقابلے میں مجاہدین پوری طرح بیدار رہے اور ان کی ہر سازش اور جھوٹ کو بہت جلد افشا کرڈالا۔

گزشتہ سال دشمن نے امارت اسلامیہ کی ویب پیج الامارہ سائٹ پر حملے کرکے صحافتی اخلاق کی خلاف ورزی اور آزادی اظہار رائے کے بنیادی حقوق کی مخالفت کا ارتکاب کیا۔ پیج کے تکنیکی امور کے ذمہ دار ڈاکٹر غزنی وال کہتے ہیں سال کے دوران اوسطاً روزانہ ایک مرتبہ الامارہ کی ویب سائٹ وار ہوا۔ ایسا بھی ہوا کہ ایک دن میں کئی کئی بار یہ عمل دہرایا گیا اور سائٹ کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی۔

ان مسلسل حملوں کی وجہ سے الامارہ ویب سائٹ کے ذمہ داران مستعد اور اس کی حفاظت کے لیے بیدار رہے۔ تکنیکی ذمہ داران روزانہ کی بنیاد پر مواد کی حفاظت کے لیے مواد کا بیک اپ لیتے رہے، احتیاطی سرورز کی موجودگی یقینی بناتے رہے اور حملوں سے حفاظت کے لیے جدید ترین پروگرام بروئے کار لاتے رہے۔ لیکن چونکہ دشمن کے حملے انتہائی شدید تھے اور ان حملوں میں تمام پیشہ ورانہ مہارتوں کو استعمال کیا گیا تھا اس لیے ایسا بھی ہوتا رہا کہ کبھی کبھار مختصر وقت کے لیے ویب سائٹ بند بھی رہی۔

الامارہ ویب سائٹ پر حملے معمولی ہیکرز کی جانب سے کیے گئے عام طرز کے حملے نہیں تھے بلکہ امریکی انٹیلی جنس ادارے (CIA) کی جانب سے باقاعدہ ترتیب دیے گئے تھے۔ ان میں ایسا بھی ہوا کہ ۱۲ ہزار آئی پیز کا بیک وقت استعمال کرکے وار کیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں مخصوص کمپیوٹرز کے ذریعے اس بات کی کوشش کی گئی کہ پیج کو بھاری بھرکم بنادیا جائے تاکہ دوسرا کوئی اسے کھول نہ سکے۔

الامارہ ویب سائٹ کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں نہ صرف حملے ہوئے بلکہ امریکی انٹیلی جنس اور دفاعی اداروں کی جانب سے ان کمپنیوں کو بھی دھمکایا گیا جنہوں نے باقاعدہ قیمت لے کر الامارہ ویب سائٹ کو جگہ دی۔ اس سلسلے میں کینیڈا، امریکہ، ہسپانیہ، سویڈن اور دیگر کئی ممالک میں انٹرنیٹ کمپنیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ الامارہ کو جگہ دینے سے دست بردار ہوجائیں۔ ان کمپنیوں کو کئی بار بند کرنے اور سخت سزائیں دینے

5فروری: صوبہ ہرات...........ضلع گزرہ...........مجاہدین کا ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ...........3 آئل ٹینکر تباہ...........3 افغان فوجی ہلاک

کی دھمکی دی گئی ہے۔

جس طرح عسکری شعبے میں جاری جنگ وسائل اور افراد کے لحاظ سے انتہائی غیر متوازن ہے پھر بھی فتح نہتے مجاہدین کی ہے آن لائن جنگ کی بھی بالکل یہی صورت حال ہے۔ الامارہ ویب سائٹ کے خلاف دنیا کے سب زیادہ مہارت رکھنے والے ہیکرز اور تخریبی گروپس ہر طرح تکنیکی قوت، جدید ترین ٹیکنالوجی اور جدید ترین وسائل سے مصروف عمل ہیں۔ مگر اس کے مقابلے میں مجاہدین کی افرادی قوت بہت کم اور وسائل محدود ہیں، لیکن پھر بھی اللہ تعالی کی نصرت کی برکت سے مجاہدین کے لیے آن لائن کام کا جاری رکھنا ممکن ہوا۔

سیاسی اور سفارتی میدان:

گزشتہ چند سالوں میں کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ امارت اسلامیہ افغانستان فوجی میدان میں تو منزل بہ منزل فتح کے جھنڈے گاڑھ رہی ہے مگر اس کی سیاسی اور سفارتی کوششیں عسکری کوششوں کے ہم قدم نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ امر واضح ہے کہ گزشتہ دہائی میں اس بحران کا باعث امارت اسلامیہ کی کمزوری نہیں بلکہ وہ نامساعد حالات تھے جس نے امارت اسلامیہ کو سفارتی سطح پر کام کرنے کا موقع ہی فراہم نہیں کیا۔

یک قطبی دنیا کے مغرور ترین حکمران (امریکہ) کے ساتھ امارت اسلامیہ کا جہاد ایسے وقت میں شروع ہوا جب اس کی اقتصادی اور عسکری ترقی کا گراف اپنی تاریخ کی سب سے بلند ترین سطح پر تھا۔ امریکہ اپنے حریف (امارت اسلامیہ) کے لیے کسی سیاسی حیثیت اور رسمی طور پر سیاسی مقام کا قائل نہ تھا۔ عالمی سیاست پر امریکہ کے اس غاصبانہ قبضے کے بعد مجاہدین کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ آسانی سے قتال کے ساتھ ساتھ حالات اور ضرورتوں کے مطابق سیاسی جہاد پر بھی توجہ دے سکیں۔

حالیہ چند سالوں میں جہاد کی برکت سے الحمدللہ طاغوت کی ساکھ کا جس حد تک خاتمہ ہو رہا ہے اتنا ہی امارت اسلامیہ کے عسکری اور سیاسی موقف میں مضبوطی ہو رہی ہے۔ اب عالمی اور علاقائی حالات بالآخر اس حد تک ہموار ہو گئے کہ امارت اسلامیہ اپنے عسکری جہاد کی برکت سے سیاسی افق پر بھی بھرپور طریقے سے ابھر رہی ہے۔

امارت اسلامیہ کے سیاسی کمیشن نے روزانہ کی بنیاد پر مختلف سیاسی حالات وواقعات کے متعلق اپنے موقف کی وضاحت اور اعلامیوں کے اجرا کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم کام یہ کیا کہ ۳ جنوری ۲۰۱۲ء کو اس نے اعلان کیا کہ قطر حکومت نے امارت اسلامیہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے جس کی رو سے یہ اسلامی ملک امارت اسلامیہ کے سیاسی نمائندوں کو کام کرنے کی اجازت دے گا۔

اس سلسلے میں امارت اسلامیہ کے چند سیاسی نمائندے بھی قطر کے دارالحکومت دوحہ پہنچ گئے ہیں۔ اس اقدام کو عالمی سطح پر سیاسی اور ذرائع ابلاغ کے حلقوں میں مجاہدین کی ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ کیوں کہ اس طرح طالبان ایک سیاسی دفتر اور مذاکرات کے لیے ایک آزاد ایڈریس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ امارت اسلامیہ عالمی سیاسی حصار سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اسے خود براہ راست پوری دنیا میں اپنے بہی خواہوں سے مخاطب ہونے اور حقائق کا برملا اظہار کر کے دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈے کی تردید کرنے کا موقع مل گیا۔

سیاسی پیش رفت کے سلسلے میں اب تک ایک مرتبہ امارت اسلامیہ کے نمائندے قاری دین محمد حنیف نے ۲۷ جون کو جاپان کی دوشیشا یونیورسٹی میں ایک کانفرنس میں امارت اسلامیہ کا اصولی موقف دنیا والوں کے سامنے واضح کیا۔ پھر ۲۱ دسمبر کو فرانس کے شہر شانٹیلی میں امارت اسلامیہ کے سیاسی کمیشن کے ارکان شہاب الدین دلاور اور ڈاکٹر محمد نعیم نے ایک کانفرنس میں شرکت کر کے امارت اسلامیہ کا موقف واضح کیا۔

امارت اسلامیہ کے بھرپور سیاسی کردار اور سیاسی تعلقات نے ان تمام منفی پروپیگنڈوں پر پانی پھیر دیا جو دشمنوں کی جانب سے گزشتہ عشرے میں امارت اسلامیہ کے خلاف وقتاً فوقتاً ہوتے رہے۔ انہی سفارتی کوششوں کی وجہ سے دنیا کے اہم افراد اور کچھ حکومتوں کے ساتھ دوطرفہ افہام وتفہیم کا راستہ بھی ہموار ہوا ہے۔ امارت اسلامیہ کے نمائندوں کو عالمی سطح پر سفر کرنے اور اپنی سفارتی ذمہ داریاں نبھانے کا موقع میسر ہوا ہے۔ امارت اسلامیہ کی چند اہم شخصیات پاکستان کی جیلوں سے آزاد ہوئی ہیں اور دیگر قیدیوں کی رہائی کی بھی امید ہے۔

دعوت وارشاد کا میدان:

امارت اسلامیہ کی تشکیلات میں دعوت وارشاد اور جلب وجذب کمیشن کے نام سے اگرچہ دعوت وارشاد کا شعبہ پہلے سے موجود تھا لیکن ۲۰۱۲ء کے آغاز میں کمیشن نے اپنی تشکیلات، اختیارات اور عملی پروگراموں کو نئی شکل دی۔ عالی قدر امیر المومنین نصرہ اللہ کے فرمان کے مطابق دعوت وارشاد کمیشن کو ایک اہم ذمہ داری سونپی گئی کہ دشمن کی صفوں میں موجود افراد، فوج، پولیس اور دیگر چھوٹے بڑے مناصب پر فائز لوگوں کو اپنی دعوت پہنچائیں اور انہیں کفار کی معانت سے الگ کر دیں۔

دعوت وارشاد کمیشن نے افغانستان کے ۳۴ صوبوں میں صوبائی اور اضلاع کی سطح پر اپنے نمائندے متعین کر کے انتہائی موثر طریقے سے اپنے کاموں کا آغاز کیا۔ چند ہی ماہ میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل ہونے لگی ہیں اور کئی ایسے افراد جو پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر دشمن کی صف میں کھڑے تھے اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ دشمن کی صف سے نکل آئیں اور مجاہدین سے اپنے تعلق کا اعلان کریں۔

دعوت وارشاد کمیشن نے افغانستان کی سطح پر عملی کارروائیوں کے لیے دو جہتیں متعین کی ہیں۔ ایک طرف افغانستان کے جنوب مشرقی، مشرقی، مرکزی، شمال مشرقی اور

6 فروری: صوبہ فاریاب............ضلع غورماچ............افغان فوج پر بم حملہ............6 فوجی ہلاک............6 زخمی

شمالی صوبے ہیں۔ دوسری طرف افغانستان کے جنوبی، مغربی، اور شمال مغربی صوبے ہیں۔ جنوبی و مغربی صوبوں میں دعوت وارشاد کمیشن کے ذمہ داروں نے اپنی کامیابیوں کے حوالے سے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ:

صرف اس جانب کے ۱۳ صوبوں میں گزشتہ چند مہینوں میں ۱۰۱۷ افراد دشمن کی صف سے نکلے ہیں جن میں اکثریت فوجیوں کی ہے۔ اسی طرح اس دعوتی سلسلے میں دشمن کی صفوں سے نکلے ہوئے افراد نے مجموعی طور پر ۸۵۴ کی تعداد میں اسلحہ، ۱۴ فوجی گاڑیاں اور ۷۲ موٹر سائیکلیں بھی مجاہدین کے حوالے کی ہیں۔

یہ صرف ۱۳ صوبوں میں چند ماہ قبل کی صورت حال ہے۔ اگر پورے افغانستان کی سطح پر دشمن کی صفوں سے الگ ہونے والے افراد کے تفصیلی اعداد و شمار میسر ہو جائیں تو شاید یہ تعداد ہزاروں تک پہنچ جائے۔ دعوت وارشاد کمیشن مختلف ذرائع سے کوششیں کر رہا ہے کہ صلیبی دشمن کی صفوں میں موجود افراد تک اپنا پیغام پہنچایا جائے۔ ۲۰۱۲ء دعوت وارشاد کمیشن کا پہلا سال تھا اور اس میں بہت سی بڑی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ امید ہے کہ مستقبل میں یہ سلسلہ اور بھی مضبوط اور وسیع ہوگا اور ان شاء اللہ اسی ذریعے سے کامیابی کی جانب جاری جہادی سفر اور بھی مختصر اور آسان ہو جائے گا۔

دعوت وارشاد کمیشن کی دوسری کارکردگی علمائے کرام، مشائخ، عوامی رہنماؤں، بڑی عمر کے افراد سے ملاقاتیں، مشورے اور گفتگو ہے۔ اس حوالے سے بھی دعوت کمیشن نے انتہائی اہم کوششیں کی ہیں اور ملک کی سطح پر بہت سے بااثر افراد، شخصیات اور علماء کو اپنا ہمنوا بنالیا ہے۔ مجاہدین کے لیے مرتب کیے گئے تربیتی پروگراموں نے جہادی صفوں کی بہتری میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے، اس طرح سے مجاہدین کی عسکری تربیت کے ساتھ فکری تربیت بھی ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ دعوت وارشاد کمیشن کی گزشتہ سال کی کارکردگی انتہائی موثر تھی جس سے جہادی تحریک کو بہت اہم کامیابیاں اور قوت ملی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شام

واضح رہے کہ ایران اور حزب الشیطان کے مسلح کمانڈوز بھی بشار کو بچانے کے لیے میدان میں آئے ہوئے ہیں۔ جب کہ مجاہدین بھی مثالی اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے جبهة النصرة کے جھنڈے تلے متحد ہو چکے ہیں۔ مجاہدین کی طاقت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں موجود مجاہدین نے بھی اپنے شامی بھائیوں کی مدد کے لیے لبیک کہا اور شام میں داخل ہو کر شامی فوج کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ جبهة النصرة نے ایک فوجی ہوائی اڈے پر بھی لڑائی کے بعد قبضہ کر لیا جو کہ ایک بڑی کامیابی ہے اس کے علاوہ کئی اضلاع پر بھی مجاہدین کا کنٹرول ہے اور شامی فوج وہاں سے نکل چکی ہے۔ شامی فوج کا زور ٹوٹ چکا ہے اور شامی حکومت نے مزاحمت کرنے والوں کو مذاکرات کی دعوت دی ہے لیکن مجاہدین کی نمائندہ جبهة النصرہ نے امریکی چھتری تلے سیکولر عبوری حکومت سمیت تمام امکانات کو مسترد کیا ہے۔

شامی فوج کے خلاف مردوں نے ہی نہیں بلکہ عورتوں نے بھی ہتھیار اٹھالیے ہیں۔ عورتیں مجاہدین سے اسلحے کی تربیت لے کر شامی فوج سے انتقام لیتی ہیں کیونکہ ان میں سے اکثر کے خاندان بم باری کے نتیجے میں شہید ہو چکے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق ۴۵۰ خواتین نے اپنے نام فدائی حملوں کے لیے لکھوائے ہیں۔ ان خواتین کا کہنا ہے کہ شامی فوجیوں کے ہاتھوں بے آبرو ہو کر مرنے سے بہتر ہے کہ ہم ان کو قتل کر کے شہید ہو جائیں۔ لیکن مجاہدین نے ان کو فدائی حملوں کی اجازت نہیں دی بلکہ اسلحے کی تربیت دی ہے تاکہ اپنا دفاع کر سکیں اور لڑائی میں شرکت کر سکیں لیکن انہیں اگلے محاذوں پر نہیں رکھا جاتا۔ البتہ بعض خواتین ایسی بھی ہیں جو اگلے محاذوں پر بھی لڑتی ہیں۔ شامی مسلمانوں کی حالت زار کا اندازہ اس رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے کہ غیفارا نامی ایک چالیس سالہ عورت جو کہ ایک سکول کی پرنسپل تھیں اب شامی فوج کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ ان کا سکول اور گھر شامی فوج کی بم باری سے تباہ ہو گیا اور شوہر بچے سب شہید ہو گئے تو انہوں نے مجاہدین سے اسلحے کی تربیت حاصل کی اور اب فرنٹ لائن پر لڑتی ہیں اب تک ۶۰ فوجیوں کو ہلاک کر چکی ہیں۔

ظلم کی بڑھوتری اُس کے زوال اور اختتام کی نشاندہی کرتی ہے......شام میں بھی بشار الاسد کی حکومت کا سورج اب غروب ہونے کو ہے۔ عنقریب مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی اور شام، امارت اسلامی کی صورت میں خلافت اسلامی کا اہم حصہ نظر آئے گا۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

''اے اہل پاکستان! آپ کے پڑوس میں واقع عالم عرب میں انقلاب کا طوفان بپا ہے۔ ظالم طاغوتی حکمران یکے بعد دیگرے گرتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر آپ حرکت میں کیوں نہیں آ رہے؟ آپ اپنی گردنوں پر مسلط طواغیت کے تختے الٹانے کے لیے کیوں نہیں اٹھ رہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ امریکہ بھارت کو مضبوط کر کے آپ کو اس کا غلام بنانے کی راہ ہموار کر رہا ہے؟ جان لیں کہ بھارت کے خطرے سے بچانے میں پاکستانی فوج آپ کے کچھ کام نہ آئے گی، ڈھاکہ اور کارگل میں ان کی کارکردگی سبھی کو معلوم ہے۔ اگر بھارت نے کوئی جارحانہ قدم اٹھایا تو یہ مجاہدین ہی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ کا دفاع کریں گے جیسا کہ انہوں نے روسی جارحیت کے خلاف آپ کا دفاع کیا تھا۔ پس آپ موقع پرستوں سے دھوکہ کھانے کی بجائے قربانیاں دینے والے اہل حق کے گرد اکٹھے ہو جائیے''۔

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

6 فروری: صوبہ قندھار.........ضلع میوند.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایساف ٹینک تباہ.........3 صلیبی فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

افغانستان سے امریکی انخلا کا آغاز

خباب اسماعیل

افغانی بھی سوچتے تو ہوں گے کہ دنیا اُنہیں کیا کیا سمجھتی اور قرار دیتی ہے! کبھی افغانستان کو سپر پاورز کا قبرستان قرار دیا جاتا ہے اور کبھی دو بڑے خطوں کے درمیان حدِ فاصل! سپر پاورز کے قبرستان والا معاملہ درست ہے۔ طاقت ورممالک افغانستان میں پھنس کر دفن ہوتے رہتے ہیں اور پاکستانی نظام قبریں کھودنے اور تدفین کے عمل کی نگرانی پر مامور رہتا ہے! عالم گیر مُردوں کے بچے کھچے مال سے جیبیں بھرنا اب اس نظام کا مقدر اور مقدور ہے! ''عظیم'' طاقتوں کا ذکر ہو اور افغانستان کا تذکرہ نہ ہو، یہ تو ممکن ہی نہیں...... بقول غالب

بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر

افغانوں نے ڈیڑھ صدی قبل انگریزوں کا ناک میں دم کیا اور ایسا تگنی کا ناچ نچایا کہ وہ آخر ہار مان کر الگ ہوگئے۔ اس سے سوویت حکمرانوں نے سبق نہ سیکھا اور بیسویں صدی کے اواخر میں افغانستان پر لشکر کشی کردی۔ اُنہیں گرم پانیوں کی تلاش تھی مگر افغان مجاہدین نے اُن کے ارمانوں پر ایسا ٹھنڈا پانی ڈال دیا اور مار مار کر سُرخ ریچھ کا ایسا بُھرکس نکالا کہ بے چارا سرکس کے قابل بھی نہ رہا! امریکہ، برطانیہ، جرمنی، آسٹریلیا، کینیڈا اور فرانس کو اب شدت سے اِس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ افغانستان ملک نہیں، قفس ہے۔ اور اِس قفس سے نکلنے کے لیے سبھی بے تاب ہیں۔ ایک عشرے تک مار کھانے کے بعد اِتنی عقل تو آنی ہی چاہیے تھی! امیرالمومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ نے ۲۰۰۲ء کے آغاز میں توکل علی اللہ، صبر، عزیمت اور بہادری کا راستہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا تھا:

> ''ہم اس وقت تک کفار کے خلاف لڑتے رہیں گے جب تک ہم اپنے فیصلے خود کرنے میں آزاد نہیں ہو جاتے۔ افغان قوم امریکی ایجنڈے کو ہرگز قبول نہیں کرے گی کیونکہ یہ ہماری دینی غیرت اور قومی روایات کے خلاف ہے۔ ہم اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کفار کی فوجیں ہماری سر زمین سے مکمل طور پر نہیں نکل جاتیں۔ ہم آزاد قوم ہیں اور اپنی آزادی کا دفاع کرنا جانتے ہیں''۔

ایک دہائی سے زیادہ عرصہ بیت جانے کے بعد مجاہدین اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور محض اُس کی نصرت وتائید کے سہارے، فتح، عزت، سربلندی اور سرفرازی کی منازل کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ امریکی مفکرین نے غرور وتکبر میں یہ تک کہا تھا کہ'' اکیسویں صدی امریکہ کی صدی ہے اور پوری دنیا پر اپنی برتری قائم کرنے کا حق اسی کو ہے''۔ لیکن آج مجاہدین نے اس تکبر کو رب العزت کی مدد سے خاک میں ملا دیا ہے۔

۱۹۸۹ء میں سوویت یونین نے بروقت اپنی شکست تسلیم کر لی تھی اور افغان مجاہدین نے اُسے افغانستان سے پُر امن انخلا کا راستہ دے دیا تھا جب کہ امریکہ اور اس کے اتحادی کھلے دل سے شکست تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں جس کا واضح اظہار معروف مغربی صحافی ایرک ایس مارگولیس(Eric S. Margolis) کے اس بیان سے ہوتا ہے:

> ''نیٹو افواج دنیا کی طاقت ور ترین فوجیں ہیں جو اتحاد بننے کے ۶۱ سال بعد پہلی مرتبہ کسی جنگ میں شامل ہوئیں اور ہار چکی ہیں اور وہ بھی ان کے ہاتھوں شکست کھا چکی ہیں جو معمولی نوعیت کے اسلحہ سے لیس افغان کسان اور قبائل ہیں''۔

صلیبی دنیا کے سرداروں کی ''عقل داڑھ'' بھی نکل ہی آئی اور ۱۰ فروری سے امریکی انخلا شروع ہو چکا ہے...... سرِ دست امریکہ نے افغانستان سے اپنی فوجی مشینری اور آلاتِ حرب کی منتقلی کے لیے پاکستان ہی کو ترجیح دی ہے...... نظام پاکستان کی باچھیں اُسی طرح کِھلی ہیں جس طرح ایک دہائی قبل نیٹو سپلائی کے لیے اس پورے خطۂ زمین کو وقف کر دینے اور بدلے میں آنے والے ڈالروں کی چکا چوند سے آنکھیں چندھیا رہی تھیں...... اب کی بار اس نظام کی رال اُس فوجی سامان پر ٹپک رہی ہے جس کے غرے میں آکر صلیبی لشکر افغانستان پر حملہ آور ہوا تھا لیکن سادہ مزاج مجاہدین نے اللہ کی نصرت سے اُن کے سامان حرب اور ٹیکنالوجی کو بے وقعت اور ناکارہ بنا دیا۔ اب نظام پاکستان صلیبیوں کے 'جوٹھے' فوجی سامان کے بل بوتے پر اس سرزمین میں مجاہدین کا مقابلہ کرنے اور مسلمانوں کا مزید خون بہانے کے خواب دیکھ رہا ہے!!!

یہ نظامِ پاکستان تو بس اِسی انتظار میں ہے کہ افغانستان کے قبرستان میں چند اور طاقتیں دفنائی جائیں اور یہ اُن کے کفن لے اڑے، مالِ غنیمت پر ہاتھ صاف کرے! پاکستانی فوج نے لندن میں ہونے والے سہ فریقی سربراہ اجلاس میں باقاعدہ 'سٹڈی رپورٹ' پیش کی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ'' نیٹو اور امریکہ ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے نکل جانے کے بعد افغانستان میں موجود جدید ترین فوجی آلات اور ساز وسامان کا ۵۰ فی صد پاکستانی فوج کو دے دیں تاکہ اسے پاکستان افغانستان سرحد پر تعینات فوج کو نگرانی کے لیے دیا جاسکے''۔ اس مطالبے کی تفصیلات کا بھی رپورٹ میں ذکر ہے جس کے مطابق

7 فروری: صوبہ کاپیسا............ ضلع تگاب............ مجاہدین کا راکٹ حملہ............ ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر مار گرایا

''برطانیہ اور نیٹو حکام کے ساتھ یہ معاملہ بھی اٹھایا گیا ہے کہ جب وہ افغانستان چھوڑیں تو اس وقت افغانستان میں موجود جدید ترین ہتھیار، اسلحہ، فوجی ودفاعی مشینری، ٹینک، توپ خانہ، ہیلی کاپٹرز، جدید مواصلاتی آلات، فوجی جیکٹس میں سے ایک حصہ پاکستانی فوج کو بھی دیا جائے کیونکہ اس وقت ایک لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد فوجی مغربی سرحد پر تعینات ہیں اور اگر یہ سامان انہیں فراہم کر دیا جائے تو وہ شدت پسندوں کی آمد ورفت روکنے میں اپنی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں''۔

امریکی فوج کو خشکی میں گھرے ملک افغانستان سے ۲۸ ارب ڈالر مالیت کا فوجی سازوسامان پاکستان کے راستے واپس لے جانے کا مشکل ہدف درپیش ہے۔ امریکی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کا منصوبہ ہے کہ وہ ۲۸ ارب ڈالر مالیت کا فوجی سازوسامان پاکستان کے راستے واپس لے جائے گا جو افغانستان میں پڑے سامان کا ۶۰ فی صد بنتا ہے۔

امریکی فوج کے ڈپٹی چیف آف سٹاف (لاجسٹک) لیفٹیننٹ جنرل ریمنڈ میسن کے مطابق ''افغانستان عراق نہیں ہے اور امریکہ کے لیے فوجی سازوسامان کی منتقلی انتہائی مشکل ہوگی۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ افغانستان خشکی میں گھرا ہوا ملک ہے، ہمارے پاس کویت کا آپشن بھی نہیں ہے۔ عراق جنگ کے خاتمے کے بعد ہم نے سامان کویت منتقل کر دیا تھا۔ افغانستان میں شاہراہوں کا نیٹ ورک بھی خراب ہے اور پھر اتنے بڑے حجم کے سازوسامان کو پاکستان کے راستے تیزی سے نکالنا ہوگا۔ افغانستان میں امریکی اسلحہ میں ایسے نظام موجود ہیں جس سے ہمیشہ عالمی سطح پر فضائی اجارہ داری کی بنیاد ہیں۔

مگر امریکہ کے اہم اتحادی برطانیہ نے افغانستان سے انخلا کے لیے پاکستان کا راستہ استعمال کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ برطانوی سیکرٹری دفاع فلپ ہیمنڈ کے مطابق ''برطانیہ افغانستان میں نیٹو آپریشن کے اختتام کے بعد اپنا فوجی سازوسامان پاکستان کی بجائے ازبکستان کے ذریعے واپس لائے گا۔ پاکستان کے راستے بھاری فوجی سازوسامان کی واپسی برطانیہ منتقلی میں دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ افغانستان میں نیٹو آپریشن کے اختتام کے بعد برطانیہ ۲۵۰۰ گاڑیاں اور ساڑھے ۶ ہزار کنٹینرز ازبکستان کے راستے واپس اپنے وطن منتقل کرے گا۔ برطانیہ ساڑھے ۴ لاکھ پاؤنڈ مالیت کا اضافی فوجی سازوسامان ازبکستان کو بطور تحفہ دے گا۔

نیٹو اتحاد میں چپقلش:

افغانستان میں ۲۰۱۴ء کے بعد نیٹو کی فوج کتنی تعداد میں رہے گی؟ اس حوالے سے نیٹو ممالک میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جب کہ اس بارے میں برسلز میں نیٹو کے وزرائے دفاع کا اجلاس بھی بے نتیجہ ختم ہو گیا۔ واضح رہے کہ نیٹو میں شامل دیگر ممالک اس بات پر بضد ہیں کہ امریکی فوج ہی اس مقصد کے لیے کافی ہے تاہم امریکہ نیٹو ممالک کو شامل رکھنے پر مُصر ہے۔ اجلاس کا مقصد اس بات کا تعین کرنا تھا کہ ۲۰۱۴ء کے بعد نیٹو کی کتنی فوج افغانستان میں رہے گی کیونکہ نیٹو ممالک رفتہ رفتہ افغانستان سے اپنی فوج نکال رہے ہیں اور افغان فوج کو قیام امن کی ذمہ داریاں سپرد کر رہے ہیں۔ اجلاس کے اختتام پر امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا نے تردید کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے اپنے اتحادیوں سے نہیں کہا کہ ۲۰۱۴ کے بعد وہ ۸ سے ۱۲ ہزار فوج افغانستان میں رکھنا چاہتا ہے بلکہ اجلاس میں مختلف شعبوں میں نیٹو کی فوج رکھنے کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ جب کہ نیٹو سیکرٹری جنرل راسموسین کا کہنا تھا کہ افغان فورسز نے ملک کے دفاع کی ۷۵ فی صد ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ افغان فورسز نے ثابت کیا ہے کہ وہ ملک کی سیکورٹی سنبھال سکتی ہے۔

کرزئی کی ''آنیاں جانیاں'':

ایک اور اطلاع کے مطابق کابل میں نیشنل سیکورٹی کونسل کے اجلاس میں کرزئی نے وزارت دفاع کو حکم دیا ہے کہ امریکی اسپیشل فورسز کو آئندہ ۲ ہفتے کے اندر صوبہ میدان وردگ سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ امریکی اسپیشل فورسز اور ان کے قائم کردہ اسلحہ بردار گروپ صوبے کے اندر بدامنی اور انتشار پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں جس کی وجہ سے صوبے کے مقامی افراد میں خوف وہراس بھی پایا جاتا ہے۔ اس سے قبل کرزئی نے افغان سیکورٹی فورسز پر پابندی لگائی تھی کہ وہ رہائشی علاقوں میں کارروائیوں کے دوران میں فضائی طاقت کی مدد نہیں مانگ سکتے۔ صوبہ کنڑ میں ۱۰ شہریوں کی ہلاکت کے بعد کرزئی نے یہ پابندی عائد کی تھی اور اس وقت کہا تھا کہ افغان فورسز غیر ملکیوں سے فضائی مدد مانگتی ہیں اور ان فضائی حملوں میں افغان بچے ہی مارے جاتے ہیں۔ جب کہ امریکی فورسز کے ترجمان نے کرزئی کے بیان سے متعلق کہا کہ ہم ان الزامات کو سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں اور اس حوالے سے جب تک ہماری سینئر افغان حکام سے بات نہیں ہو جاتی تب تک ہم اس بارے میں کوئی بھی بیان نہیں دے سکتے۔

کرزئی کی ان چالوں اور ''ہوائی فائرنگ'' کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ عامۃ المسلمین میں اپنی ساکھ کو بہتر بنایا جائے......امریکہ اور نیٹو کے انخلا کے بعد کرزئی کا پورا نظام مجاہدین کے رحم وکرم پر ہوگا۔ گذشتہ بارہ سال سے صلیبیوں کے کندھے سے کندھا ملا کر افغانستان کے کوہ ودمن کو مسلمانوں کے خون سے رنگین کرنے کے بعد اب کرزئی کی ''آنکھ کھُل'' رہی ہے......وہ دیکھ رہا ہے کہ آقا تو فرار ہو رہے ہیں لیکن اُسے بے یارو مددگار چھوڑے جا رہے ہیں......ایسے میں مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے صلیبیوں پر جعلی رعب جمانے کی اداکاری کا اب اُسے کوئی فائدہ ہوگا نہ ہی مجاہدین اُس کے جرائم بھرے ماضی کو کسی صورت معاف کریں گے، ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

7 فروری: صوبہ بلخ..........ضلع دولت آباد..........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان لڑائی..........7 افغان اہلکار ہلاک..........3 زخمی

طالبان سے ’امن‘ کی بھیک اور بعد از انخلا کے منظر سے خوف زدہ صلیبی

سید عمیر سلیمان

امریکہ نے شکست کا اعلان کردیا:

افغانستان میں صلیبی شکست اب اپنے اختتامی مراحل میں ہے۔جس وقت امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو ایک طرف مجاہدین کی بے سروسامانی دوسری طرف دنیا کے جدید ترین اسلحے سے لیس امریکہ کو دیکھ کر ظاہر بین نگاہیں افغانستان کو امریکہ کے لیے تر نوالہ قرار دیتی تھیں لیکن اہل ایمان کا اللہ کی نصرت پر یقین امریکی لشکروں کو دیکھ کر بڑھتا ہی گیا۔

بے سروسامانی کے باوجود مجاہدین یہ یقین رکھتے تھے کہ امریکہ رسوا کن شکست سے دوچار ہوگا۔ یہ یقین جو کل ایک خواب لگتا تھا آج اسے مجسم صورت میں ساری دنیا کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ افغانستان میں امریکی شکست اب کوئی چھپی بات نہیں۔ امریکہ نے ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے انخلاء کا اعلان کیا ہے۔

اوباما کا سالانہ خطاب:

امریکی صدر نے اپنے حالیہ بیان میں کہا کہ مارچ سے امریکی فوج صرف افغانستان میں افغان فوج کی تربیت کرے گی خود کوئی آپریشن نہیں کرے گی۔افغانستان میں امریکی و اتحادی فوج کی مشکلات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس لیے امریکہ جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتا ہے۔لیکن اس کے لیے وہ ایسا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے جس سے اس کی شکست پر پردہ پڑ سکے اور رسوائی کم سے کم ہو۔ اس مقصد کے لیے امریکہ نے طالبان سے مذاکرات کا اعلان کیا۔

افغانستان امن مذاکرات:

مذاکرات کی پیش کش کو امریکہ اپنی فراخ دلی اور افغانستان کے لیے ہمدردی کا رنگ دینا چاہتا ہے لیکن طالبان نے اس کا جواب دیتے ہوئے امریکی ہمدردی کی حقیقت کھول دی۔طالبان نے اعلان کیا کہ مذاکرات صرف اس صورت میں ہو سکتے ہیں جب تمام قیدیوں کو رہا کیا جائے اور امریکہ اور اتحادی افغانستان سے مکمل طور پر رخصت ہو جائیں۔طالبان کا کہنا ہے کہ جب تک ایک بھی اتحادی فوجی افغانستان کی سرزمین پر موجود ہے ہماری جنگ جاری رہے گی۔

امریکہ مجاہدین سے مذاکرات کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ پاکستان اور افغانستان کے سیاسی زعما کی مدد بھی لینے کی کوشش کر رہا ہے۔اس مقصد کے لیے مولانا فضل الرحمان اور منیر اورکزئی قطر گئے ہوئے تھے جس کے بارے میں حافظ حسین احمد نے اعلان کیا کہ وہ طالبان سے مذاکرات کے لیے گئے ہیں۔لیکن جب طالبان نے ملاقات بھی نہیں کی تو پھر جماعتی ذرائع نے کہنا شروع کر دیا کہ مولانا فضل الرحمان نجی دورے پر گئے تھے اور طالبان کے ساتھ مذاکرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔امارت اسلامیہ افغانستان نے اس بابت اپنے اعلامیہ میں کہا:

’’جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کے قطر کے سفر کے بارے میں متعدد ذرائع ابلاغ میں یہ بات گردش کر رہی ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن اس غرض سے قطر گئے کہ وہاں امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے سربراہ اور ارکان سے ملاقات کریں تاکہ کابل انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کی راہ ہموار کر سکیں۔واضح رہے کہ اس بارے میں امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کے سربراہ اور نہ کارکنان سے کسی نے ملاقات کی ہے اور نہ ہی کسی ایسے پروگرام کو مدنظر رکھا گیا ہے۔اس بارے میں جو رپورٹیں شائع ہوئیں یا شائع ہو رہی ہیں، وہ نشر کرنے والوں کی اپنی ذاتی آرا اور خیالات ہیں، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے‘‘۔

افغان علما کانفرنس کی منسوخی:

دوسری جانب افغان حکومت کی جانب سے بلائی جانے والی کابل علما کانفرنس جو مارچ کے مہینے میں متوقع تھی اختلافات کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوگئی ہے۔افغان علما کونسل کے ایک رکن شہزادہ شاہد نے کہا کہ’’ہم پاکستان کے علما سے افغانستان میں امن قائم کرنے کے لیے مدد کی امید کر رہے تھے لیکن اب یہ نظر آ رہا ہے کہ وہ اس عمل میں شرکت نہیں کریں گے‘‘۔اس کے بعد افغان حکام نے تجویز پیش کی ہے کہ سعودی عرب یا مصر میں علما کی بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے۔یہ تجویز اس لیے پیش کی گئی ہے کہ پاکستانی علما نے کابل میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا تھا کیونکہ افغان حکومت اس کانفرنس میں طالبان کے نمائندوں کی شرکت کے خلاف تھی۔یاد رہے کہ پاکستان اور افغانستان کے مذہبی رہنماؤں کی یہ کانفرنس دو مرتبہ ملتوی ہو چکی ہے تاہم پاکستان اور افغانستان نے آخرکار اتفاق کر لیا تھا کہ یہ کانفرنس ۱۰ مارچ کو ہوگی لیکن اس بار بھی یہ کانفرنس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی گئی۔

پاکستان، افغانستان، برطانیہ مذاکرات:

عوام کو دھوکا دینے اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ مذاکرات کے عمل میں پیش رفت ہو رہی ہے گزشتہ دنوں پاکستان، برطانیہ اور افغانستان کی مشترکہ کانفرنس برطانیہ میں

7 فروری: صوبہ ہرات..........ضلع شین ڈنڈ..........نیٹو قافلے پر مجاہدین کا حملہ..........5 سپلائی ٹرک تباہ..........ایک افغان فوجی ہلاک..........تین زخمی

منعقد ہوئی۔ اس میں برطانوی وزیراعظم کیمرون، زرداری اور کرزئی کے علاوہ تینوں ملکوں کے فوجی سربراہوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے بعد جو اعلامیہ جاری کیا گیا اس میں برطانیہ نے طالبان سے اپیل کی کہ وہ مذاکرات میں شرکت کریں نیز یہ اعلان کیا گیا کہ آئندہ چھ ماہ میں افغانستان کے لیے امن معاہدے کے انعقاد کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی نیز پاکستان سے طالبان قیدیوں کی رہائی کے لیے کوآرڈینیشن کو مضبوط بنایا جائے گا۔ کانفرنس کا موضوع افغانستان تھا لیکن دل چسپ بات یہ ہے کہ جنگ افغانستان کے بنیادی فریق یعنی مجاہدین اور امریکہ دونوں کانفرنس میں شریک نہیں تھے۔ مجاہدین نے کانفرنس کو مسترد کر دیا اور مجاہدین کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ کانفرنس کا مقصد دونوں اصل فریقین کے درمیان مذاکرات میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ مجاہدین نے کہا کہ مذاکرات صرف مجاہدین اور امریکہ کے درمیان ہو سکتے ہیں۔ صدر کرزئی اور پاکستان کی حکومت کی طرف سے پے درپے کانفرنسوں کا انعقاد ان کے خوف کا عکاس ہے۔ امریکہ کی اس خطے سے رخصتی کے بعد ان کو اپنا مستقبل خطرے میں نظر آ رہا ہے جس کو محفوظ بنانے کے لیے وہ مختلف سہارے ڈھونڈ رہے ہیں۔ کرزئی حکومت اور پاکستان نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ امریکی فوج کے جانے کے بعد پاکستانی فوج افغان فوج کو تربیت دے گی۔ ایک طرف وہ مجاہدین سے مقابلے کے لیے ان کے خلاف باہم گٹھ جوڑ کر رہے ہیں دوسری طرف ان کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں۔ پاکستانی حکومت نے مجاہدین کو مذاکرات پر آمادہ کرنے کے لیے کچھ مجاہدین کو رہا بھی کیا اور مزید کو رہا کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

افغانستان میں فدائی حملے:

۲۱ جنوری کو کابل کے وسط میں واقع پولیس ٹریننگ اکیڈمی اور اس سے ملحقہ غیر ملکی ٹرینرز کی رہائش گاہوں پر ۴ فدائی مجاہدین نے شہیدی حملے کیے۔ ان حملوں میں ۲۴ نیٹو اور ان کے اتحادیوں کو ہلاک اور ۴۰ کو زخمی کر دیا۔ یہ آپریشن کابل کے وسط میں واقع پولیس ٹریننگ اکیڈمی اور اس سے ملحقہ غیر ملکی ٹرینرز کی رہائش گاہوں پر کیا گیا۔ جس وقت فدائی آپریشن عروج پر تھا تو ایک بہادر مجاہد نے اس علاقے کی طرف مدد کے لیے آنے والے فوجی قافلے میں اپنی گاڑی جا ٹکرائی جس سے کئی گاڑیاں تباہ اور کئی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۲۶ جنوری کو صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں ایک شہیدی مجاہد نے بارود بھری گاڑی امریکی فوجی قافلے سے ٹکرا دی۔ اس فدائی حملے میں ۱۲ امریکی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے جب کہ ایک فوجی گاڑی اور دو ٹینک مکمل تباہ ہو گئے۔ ۲۷ جنوری کو صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں فدائی مجاہد محمد اسماعیل نے افغان فوج پر فدائی حملہ کیا۔ اس حملے میں ایک سینئیر افغان فوجی افسر مستری زمارے ۱۰ دیگر فوجیوں سمیت ہلاک ہو گیا جب کہ ۵ افغان فوجی زخمی ہوئے۔ یہ مرکز افغان فوج کا ایک اہم کردار اور امریکی انتظامیہ کا ایک قابل اعتماد مہرہ تھا۔ مستری زمارے کا قتل امریکی اور افغان انتظامیہ کے لیے بہت بڑا نقصان قرار دیا جا رہا ہے۔

ادھر افغانستان کے مشرقی علاقوں میں امریکی اور افغان فوجی مراکز پر دو فدائی حملوں میں ۱۸ امریکی اور ۲۵ افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ اور قاری یوسف احمدی حفظہ اللہ کے مطابق صوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں ہیبت اللہ نامی طالب نے امریکی اڈے کے مرکزی گیٹ کے باہر کھڑے امریکی اور افغان کمانڈوز کے قریب پہنچ کر خود کو دھماکے سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں ۱۸ امریکی اور ۱۵ افغان کمانڈوز ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ اسی صوبے میں صدر مقام پل عالم شہر میں قلعے کے مقام پر مطیع اللہ نامی طالب نے بارود سے بھری گاڑی محکمہ نظم عامہ کے مرکزی دفتر سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں مرکز مکمل طور پر منہدم اور وہاں تعینات ۲۰ افغان اہل کار ہلاک اور ۱۱ زخمی ہو گئے۔

افغانستان سے فوج نکالنے میں ہی امریکہ کی بہتری ہے:

افغانستان سے فوج نکالنے کے حوالے سے امریکی عوام کا دباؤ بڑھنے کے ساتھ ساتھ اب مغربی میڈیا نے بھی آواز اٹھانا شروع کر دی ہے۔ امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز کے مطابق افغانستان پر امریکہ کے مکمل تسلط ہونے کے دور دور تک امکانات موجود نہیں۔ افغان ایسی قوم ہیں جن پر حکمرانی نہیں کی جا سکتی اور نہ انہیں مطیع و فرمانبردار بنایا جا سکتا ہے۔ امریکہ کی بہتری اسی میں ہے کہ افغانستان سے فوج نکال لے کیوں کہ افغانستان پر مکمل قبضہ کرنا اور جمہوریت نافذ کرنا ایک دیوانے کا خواب ہے۔ دس سالہ جنگ میں امریکہ کچھ حاصل نہیں کر سکا اس لیے مزید جانیں قربان کرنے اور پیسہ برباد کرنے سے بہتر ہے کہ امریکہ چپ چاپ نکل جائے۔

پاکستانی فوج افغان فوج کو تربیت دے گی:

افغان وزیر دفاع بسم اللہ خان کی قیادت میں افغان وفد نے اسلام آباد کا دورہ کیا۔ پاکستان کی عسکری قیادت کے ساتھ مذاکرات میں افغان وفد نے پاکستانی فوج کے ہاتھوں افغان فوج کی تربیت کے بارے میں بھی بات چیت کی۔ گزشتہ سال افغان امن کونسل کے سربراہ صلاح الدین ربانی کی قیادت میں افغان وفد کے اسلام آباد دورے کے دوران بھی یہ موضوع زیر بحث آیا تھا۔ مگر اس کے بعد پاکستان اور افغانستان کی حکومتوں کے تعلقات کچھ اچھے نہیں رہے حالانکہ دونوں ہی صلیبی ملازمین ہیں، جس کی وجہ سے یہ معاملہ آگے نہیں بڑھ سکا۔ مگر اب جب کہ امریکہ نے بوریا بستر سمیٹنا شروع کر دیا ہے، پاکستان نے افغانستان میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لیے افغان فوج کو تربیت دینے کی حامی بھر لی ہے۔ مگر پاکستان کو اب اس بات کی یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ پاکستانی ٹرینروں کی حالت بھی نیٹو ٹرینرز جیسی نہ ہو۔ کیوں کہ ازبک، تاجک، ہزارہ اور پشتون حلقوں میں پاکستان کی مخالفت بہت زیادہ ہے۔ پاکستانی ٹرینرز کی تعداد اور ان کی رہائش کے معاملے میں ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے کیونکہ پاکستانی حکام فی الحال پاکستانی ٹرینرز کی سلامتی کے بارے میں ہی مطمئن نہیں۔

7 فروری: صوبہ لوگر......... ضلع برک برکی.......... مجاہدین نے ڈرون طیارہ مار گرایا

طالبان حقیقی حکمران

عبدالغنی مجاہد

امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین کے زیرِ کنٹرول علاقے کا ایک سفر نامہ

گذشتہ عید کے دنوں میں افغانستان کے کچھ ایسے علاقوں کی جانب سفر کا ارادہ تھا جہاں ماضی قریب میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ سفر کا مقصد تو دور اور قریب کے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملاقات تھی مگر جہاں ہم سفر ساتھی سفر سے محض عید کی خوشی میں لطف اندوز ہو رہے تھے وہاں ہم نے ملک کے مختلف علاقوں میں حالات کی اونچ نیچ کا مشاہدہ کیا۔ ملک کی اجتماعی صورت حال اور معاشرتی کیفیت کا قریب سے نظارہ کیا۔ ملک کی مجموعی صورت حال کیا ہے، ہمارا مجموعی معاشرہ کس طرف جا رہا ہے۔ کیا کیا تبدیلیاں آئی ہیں، نوجوان کس طرف جا رہے ہیں اور بڑے، بوڑھوں کا رجحان کس طرف ہے، یہ تو چلو الگ موضوع ہے، بہر حال ہم نے چند دن کے اس مختصر سفر میں عوامی مشاہدہ میں یہ بات نوٹ کر لی کہ اس دھرتی کے اصل حاکم مجاہدین ہی ہیں۔ مجاہدین کے ساتھ لوگوں کی بے انتہا محبت صاف طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔ ایسے چند واقعات زیرِ نظر تحریر میں پیش ہیں۔

ایک پڑوسی کے گھر سے نکل کر گاؤں کے راستے پر جا رہے تھے، راستے میں ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی جو گاؤں کی طرف جا رہا تھا میرے ساتھی نے پوچھا: ''کہاں جا رہے ہو؟'' اس نے انتہائی بے دلی اور بے زاری سے کہا: ''ماموں کے گھر تعزیت کے لیے، اس کے بیٹے کا انتقال ہو گیا۔''

وہاں سے آگے جا کر میں نے ساتھی سے کہا: ''یہ جوان ایک میت کی تعزیت کے لیے جا رہا تھا پھر بھی انتہائی بے دلی اور بے زاری کا شکار تھا، جا تو رہا تھا مگر جیسے اس کا جی نہیں چاہ رہا تھا۔''

ساتھی نے کہا: ''ماموں کا بیٹا افغان نیشنل آرمی میں تھا، گذشتہ دنوں ہرات میں طالبان کے ساتھ ایک جھڑپ میں مارا گیا، اس لیے لوگ' ماموں کی خاطر داری کے لیے تعزیت کے لیے آتے تو ہیں مگر انتہائی بے دلی سے آتے ہیں، ایسے لوگوں کی نماز جنازہ وغیرہ میں شرکت کرنے کو بھی کسی کا دل نہیں کرتا۔ بس انتہائی مجبوری میں شرکت کر لیتے ہیں کہ کیا کریں۔ گاؤں، علاقہ اور قبائلی رسم و تعلقات قائم رکھنا بھی ناگزیر ہوتے ہیں۔

گاؤں کی بیٹھک میں دو پہر کے وقت ہم ڈرائی فروٹ کے ساتھ چائے پی رہے تھے، گاؤں کا ایک شخص جو ایک مقامی پرائیوٹ کمپنی میں کام کرتا تھا اس نے اپنے کابل، وردگ، لوگر، غزنی، پکتیکا، اور پکتیا کے اسفار کے بارے میں مختلف واقعات سنائے جن میں طالبان سے محبت اور ان کے تشکر کا جذبہ جھلکتا تھا۔ اس نے کہا: ''ایک مرتبہ ہم صوبہ پکتیا کے ضلع چمکنو سے صوبے کے صدر مقام جا رہے تھے، آدھی رات کو راستے میں ایک جگہ طالبان کے گھات حملے کا سامنا ہوا۔ ہوا یہ کہ طالبان نے نیٹو رسد کی فراہمی کے ایک قافلے پر حملہ کیا تھا۔ ٹینکروں اور کنٹینروں کو آگ لگا دی گئی تھی جس کے شعلے دور دور سے نظر آ رہے تھے۔ قریب پہنچ کر ہم نے گاڑی روک دی، ڈرائیور اتر کر جلتے ہوئے کنٹینر کے قریب کھڑے ایک مسلح مجاہد کے پاس گیا، اس نے شعلوں کی روشنی میں ڈرائیور کو دیکھ کر اشارہ کیا کہ آگ سے ذرا دور سڑک سے اتر کر کھیتوں کے درمیان سے آئے، ڈرائیور اس کے پاس پہنچا۔ اس نے آ کر گاڑی میں ایک نظر دیکھا اور کہا ''کہاں جا رہے ہو؟'' ڈرائیور نے کہا ''گردیز'' مجاہد نے بس اتنا کہا ''چلو، جا سکتے ہو، اللہ نگہبان''۔ اور ہم آگے روانہ ہوئے۔

پاس موجود لوگوں نے موضوع کو اور طول دیا اور اپنے اپنے واقعات سنانے لگے۔ ایک صاحب نے اپنی باری آنے پر کہا ''علاقے کے کچھ لوگ ہیں جو مجاہدین سے ڈرتے ہیں، میں کہتا ہوں بڑی شاہراہوں اور راستوں میں اگر چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ ہو جاؤ تو مجاہدین بالکل کچھ بھی نہیں کہتے۔ اس دن بھی انہوں نے اُس پہاڑ پر امریکیوں پر فائرنگ کی اور اپنی راہ پر ہو لیے''۔ پھر میرے کاندھوں پر لٹکتے بالوں کی طرف اشارہ کر کے از راہ مذاق کہا: ''اور آپ لوگوں کو کیا غم تمہارے ساتھ تو خود مجاہد ہے۔''

اگلے دن کچھ تعلیمی اداروں کے طلبا اور پروفیسروں سے ملاقات کا موقع ملا۔ ایک پروفیسر صاحب نے کہا پولیس چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ ملی ہوئی ہے، کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ پولیس والے خود چوروں کو بھاگ جانے کا موقع فراہم کرتے ہیں یا پہلے ہی سے اطلاع دے دیتے ہیں تا کہ کوئی اور انہیں گرفتار نہ کر سکے۔ ابھی کچھ دن پہلے چند لوگ اپنا تعارف پولیس اہل کاروں کی حیثیت سے کرواتے ہوئے تلاشی کے بہانے گھر میں داخل ہوئے اور جو کچھ انہیں پسند آیا اٹھا کر چلے گئے۔ اب پولیس اور چوروں میں فرق ہم کیسے کریں۔ انہوں نے مزید کہا: ہمارے لیے زیادہ بڑا مسئلہ دور سے مسلح لوگوں کو دیکھ کر یہ فرق کرنا ہوتا ہے کہ مجاہدین ہیں یا چور، کیوں کہ ہم نہیں چاہتے مجاہدین کو کوئی نقصان پہنچے، اگر ایک بار معلوم ہو جائے کہ یہ چور ہیں تو چوروں اور پولیس والوں سے نمٹنے کا طریقہ ہمیں خوب آتا ہے۔ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر آپ نے کسی چور کو پکڑا اور وہ تھا اصل میں پولیس اہل کار تو بس پھر سمجھو تم

7 فروری: صوبہ میدان وردک..........ضلع جل ریز..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک امریکی ٹینک تباہ..........3 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

نے نہیں، چوروں نے تمہیں پکڑ لیا ہے۔عید کے تیسرے دن کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں امارت اسلامیہ کی جانب سے نشر شدہ تحریری مواد دیکھا جسے لوگ پڑھنے میں مصروف تھے۔اسی طرح اور بہت سے مجالس اور محافل میں اندازہ ہوا کہ لوگ مجاہدین سے کتنی محبت کرتے ہیں اور جارح وقابض بیرونی اور اندرونی فوج سے کتنی نفرت کرتے ہیں۔

اپنے خیالات کی دنیا میں اس وقت میں کابل کے ابلاغی اداروں کے پاس پہنچا جو صبح شام طالبان کی شکست کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور عام لوگوں کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ کرزئی حکومت کتنی کامیاب ہے اور طالبان کو کتنی سخت ہزیمت اُٹھانا پڑ رہی ہے۔ممکن ہے بہت سے لوگ اس پروپیگنڈے کا شکار ہو کر واقعتاً طالبان کو ہزیمت خوردہ سمجھتے ہوں مگر حقائق کا ادراک کرنے والے طالبان سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

''دین خیر خواہی کا نام ہے،ہم نے پوچھا کس کے ساتھ اے اللہ کے رسول،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ،اس کے رسول کے ساتھ،اس کی کتاب کے ساتھ،مسلمانوں کے بڑوں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ''۔

درج بالا حدیث پر عمل کرتے ہوئے جی چاہتا ہے کہ اپنے مشاہدات کی روشنی میں اپنی تجاویز کا ذکر کروں،لیکن یہاں ایک بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اور صرف میرا ذاتی نقطہ نظر ہے اور میں اپنے نقطہ نظر کو چند سطور میں پیش کر رہا ہوں۔

جب عام مسلمانوں کی نگاہیں مجاہدین کی راہ تک رہی ہیں اور اسلامی نظام کی حاکمیت کے قیام کے لیے وہ مجاہدین کے شانہ بشانہ نہایت صبر کے ساتھ دن رات مصائب کا سامنا کر رہے ہیں۔تو مجاہدین کو بھی چاہیے کہ وہ عام مسلمانوں کو درپیش کچھ مشکلات اور مسائل حل کرنے کی کوشش کریں۔یوں تو مسائل بہت زیادہ ہیں مگر میں نے ان میں سے تین ایسے مسائل منتخب کیے ہیں جن کا خاتمہ نہایت ضروری ہے۔

امریکی جارحیت کے بعد کرزئی حکومت میں چوروں اور ڈاکوؤں کو کھلا موقع میسر آ گیا ہے اور ہر بدطینت شخص نے اس موقع سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔اب موجودہ حالات میں چونکہ باہر سے آنے والے ڈالروں کا سلسلہ کچھ تھم گیا ہے اور حکومت میں شامل بدمعاشوں کو اب پہلے کی طرح اس چشمہ سے فیض یابی کا موقع نہیں ملتا اس لیے انہوں نے اب چوری،ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔مختلف علاقوں میں مسلح چوروں کے جتھے نکل آئے ہیں اور وہ پولیس اور دیگر حکومتی اداروں کے تعاون سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔آدھی رات کو راستوں میں لوگوں کو لوٹا جاتا ہے۔لوگوں کو اغوا کر کے مختلف عنوانات سے بھاری رقوم لی جاتی ہیں۔یاد رہے راتوں کو ڈاکہ زنی کے واقعات سے مجاہدین کے گھات حملوں کے متعلق غلط اثرات پیدا ہو رہے ہیں۔یہ چور اور ڈاکو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ چوری کے یہ واقعات بھی مجاہدین کی جانب سے ہوتے ہیں۔مختلف عنوانات سے اغوا برائے تاوان کرنے والے بھی مجاہدین کو بدنام کر رہے ہیں۔

بہت سے علاقوں میں کٹھ پتلی حکومت کے اہل کاروں کی جانب سے بے گناہ عوام کو قتل کیا جاتا ہے جو کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے یا لوٹ مار کی غرض سے کیا جاتا ہے یا صرف اس لیے کہ اس کا الزام طالبان پر لگا دیا جائے مگر اب عوام سب جانتے ہیں کہ ایسے واقعات کا ظہور حکومت کی جانب سے ہی ہوتا ہے۔البتہ بم پھٹنے کے جو واقعات ہیں اس کے متعلق شبہ پایا جاتا ہے۔حالانکہ امارت اسلامیہ نے بار بار اس کی وضاحت کی ہے کہ یہ دھماکے مجاہدین کی جانب سے نہیں ہوتے اور تکنیکی حوالے سے وضاحت بھی کی ہے مجاہدین کی جانب سے نصب شدہ بارودی سرنگ مجاہدین کے قابو میں ہوتی ہیں اور عوام پر نہیں پھٹتیں۔اس وضاحت سے ہم مطمئن بھی ہیں۔اطمینان کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے بارودی سرنگ دیکھی بھی ہیں بلکہ بناتے ہوئے بھی کئی مرتبہ دیکھی ہیں۔بلکہ اب تو تقریباً ہر مجاہد کسی نہ کسی حد تک اس کے بنانے کا طریقہ جانتا ہے۔اس لیے عوام کو یہ اطمینان دلانے کی ضرورت ہے کہ یہ دھماکے مجاہدین کے نصب شدہ بموں سے نہیں ہوتے بلکہ یہ دھماکے کرزئی حکومت کے بدمعاشوں کی جانب سے ہوتے جس کا واحد مقصد عام لوگوں کو مجاہدین سے بدظن کرنا ہوتا ہے۔

یہ بات سب جانتے ہیں کہ افغانستان ایک مسلمان ملک ہے۔اور صدیوں سے یہ غیور مسلمانوں کا مسکن رہا ہے۔یہاں کے لوگوں نے ہمیشہ دین اسلام اور اپنی سرزمین کی حفاظت کے لیے تلوار اٹھائی ہے۔اپنے جانوں پر کھیل کر دین کی حفاظت کی ہے۔مگر اس بات سے بھی صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ شیطان کے ابھارنے اور اغیار کے لالچ دینے پر شاہ شجاع ایسے بہت سے غدار بھی یہیں سے پیدا ہوئے ہیں۔اس لیے اس بات سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا کہ مجاہدین کو ایسے لوگوں سے احتیاط کرنے کے لیے عام لوگوں سے گھلنا ملنا نہیں چاہیے مگر پھر بھی عوام سے موثر تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔اگرچہ مجاہدین بھی انہی عوام میں سے ہی ہیں،پہاڑوں میں بسنے والے مجاہدین کے عوام کے ساتھ مضبوط رشتے ہیں۔مگر ان رشتوں اور تعلقات کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔عوام کے رابطے کے لیے متبادل طریقے اپنائے جائیں،اس سے جہاں بہت سے لوگوں کے ذہنی شبہات کا رد ہوگا وہی دشمنوں کی جانب سے پھیلائی گئی جھوٹی افواہوں اور خبروں کا تدارک بھی ہوگا اور ان کے اثرات بھی کم ہو جائیں گے۔ایک نظام کی حیثیت سے اگر بات کریں تو اور بھی بہت سی معروضات ہیں مگر یہ ایک شخص کے مشاہدے کا تذکرہ ہے۔ان تین مسائل کا مختصر ذکر کچھ یوں ہے۔

چوری ڈاکے کی روک تھام اور مسلح چوروں کا خاتمہ ، عام لوگوں کی ہلاکتوں کا مسئلہ اور عامۃ المسلمین سے تعلقات میں توسیع۔

☆☆☆☆☆

8فروری:صوبہ ہلمند.........ضلع لشکر گاہ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........افغان فوج کی گاڑی تباہ.........5فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

محاذ پکار رہے ہیں!!!

نعمان حجازی

خلافت عثمانیہ کے سقوط کو ایک صدی ہونے کو آئی ہے۔ یہ صدی اپنے اندر بڑی انفرادیت رکھتی ہے کیونکہ اس ایک صدی میں وہ کچھ ہو گیا جسے اس سے پہلے کئی صدیاں درکار ہوتی تھیں۔ اسی ایک صدی نے خلافت کے جانے کے ساتھ ہی قبلہ اوّل بیت المقدس کو کفار کے قبضے میں جاتے دیکھا۔ مسلم خطوں کا کفار کے ہاتھوں نام نہاد مسلمان فوجیوں کی مدد سے کیک کے ٹکڑوں کی صورت بٹوارہ بھی دیکھا۔ پھر انہی چھوٹے چھوٹے مسلم ٹکڑوں پر کفار کے ہی آلہ کاروں کو سیاہ و سفید کا مالک بھی بنا دیکھا۔ انہی نام نہاد مسلمان فوجیوں کو' جنہوں نے اس امت کا شیرازہ بکھیرا' ان چھوٹی چھوٹی مسلم مملکتوں کا پاسبان و نگہبان بنتے بھی دیکھا۔ پھر اسی ایک صدی نے بڑی بڑی عرب ریاستوں کو چیونٹی جتنے اسرائیل کے ہاتھوں پٹتے بھی دیکھا اور جزیرۃ العرب اور ہمارے مقدسات میں کافر فوجوں کو رعونت کے ساتھ چڑھتے بھی دیکھا۔ اسی ایک صدی نے امت کے وسائل کو کافروں کے ہاتھ مفت بٹتے بھی دیکھا اور عراق میں بھوک اور بیماری سے دس لاکھ بچوں کو مرتے بھی دیکھا۔

جہاں ایک طرف یہ صدی کفار کے ان مظالم پر شاہد ہے وہیں اس صدی نے مسلمانوں کو کافروں کا ذہنی غلام بنتے اور ان کے کفریہ افکار کو مسلم خطوں میں پنپتے بھی دیکھا۔ یہ صدی اس شرم ناک امر کی بھی شاہد ہے کہ کیسے اسلام کے نام لیواؤں نے دعوت و جہاد کا نبوی علی صاحبھا السلام طریق چھوڑ کر کفریہ نظامِ جمہوریت کو عین اسلامی نظام قرار دیا۔ اسی صدی کے دامن پر ایک سیاہ دھبہ یہ بھی ہے کہ اس نے مسلم امت کو اپنا تہذیب و تمدن پس پشت ڈال کر کفریہ تہذیب و تمدن کو اپناتے اور سیکولرزم اور ماڈرن ازم کے نام پر الحاد کی کھائیوں میں برضا و رغبت گرتے بھی دیکھا۔

لیکن جہاں اس صدی نے اتنے مظالم اور مسلمانوں کی شرم ناک پستی اور غلامی دیکھی، وہیں اسی ایک صدی نے چند ابطالِ امت کے ہاتھوں سرخ ریچھ کو مرتے بھی دیکھا۔ اور پھر گیارہ ستمبر کے عظیم معرکوں کی صورت میں دنیا کی تاریخ اور نقشے کو بدلتے بھی دیکھا۔

یہ صدی شاہد ہے کہ کیسے ان عظیم معرکوں کی بدولت کافر ممالک اور ان کے مرتد حواریوں کا غرور خاک میں مل گیا۔ وہ کہ جنہیں اپنی طاقت اور بے پناہ وسائل پر ناز تھا اسی صدی نے انہیں معاشی بحرانوں کی دلدلوں میں گردن تک دھنستے بھی دیکھا۔ اور پھر جب ان مغربی کافر طاقتوں کو اپنی جان کے لالے پڑے اور ان کی گرفت مسلم خطوں پر کمزور پڑنے لگی تو پھر اسی ایک صدی نے ان خطوں میں انقلابات کو ابھرتے اور پھر بپھرتے بھی دیکھا۔

کم و بیش تین دہائیاں قبل جب چند سرفروشانِ اسلام نے کفر کے سرداروں کے خلاف جہاد کا علم بلند کیا تھا اس وقت محاذ صرف افغانستان تک محدود تھا جب کہ آج انہی شہسواروں کی بے پناہ قربانیوں کی برکت سے یہ جہاد افغانستان کے کوہساروں سے نکل کر شیشان، عراق، پاکستان، صومالیہ، الجزائر، یمن، جزیرۃ العرب، فلسطین، اور اب شام، تیونس، لیبیا، مصر، مالی اور نائیجیریا تک پھیل چکا ہے۔

اگر پچھلے تیس سالوں سے مسلم امت میں آنے والی اس تبدیلی کی لہر کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں نظر آئے گی کہ مسلم امت کو کفار کی غلامی سے نکال کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے راستے پر ڈالنے کا اصل سہرا امت کے مجاہد بیٹوں ہی کے سر جاتا ہے جنہوں نے اپنے مال، جان، والدین، اولاد غرض ہر ایک چیز کو جوان کا آج تھا، اس امت کے کل پر قربان کر دیا۔

کل سوویت یونین کا شیرازہ بکھیرنے والے بھی یہی مجاہدین تھے، ۱۱ ستمبر کے عظیم معرکوں کے ذریعے کفر کی بنیادوں تک کو ہلا دینے والے بھی نوجوانانِ امت ہی تھے اور آج پورے عرب میں کفار کے آلہ کار حکمرانوں کے خلاف انقلاب برپا کرنے والے بھی یہی نوجوان ہیں۔

انہی نوجوانانِ امت کی قربانیوں کی بدولت اللہ کے فضل و کرم سے آج کوئی مسلم خطہ ایسا نہیں جہاں جہاد پھل پھول نہ رہا ہو۔ امت کے ان چنیدہ نوجوانوں نے جہاد کو اس مقام تک تو پہنچا دیا، لیکن آج بھی ان کی اکثریت اپنی ذمہ داریوں سے بے پرواہ ہے۔ اسی لیے یہ جہاد قحط الرجال کا شکار ہے اور نوجوانانِ امت سے ان کی بے اعتنائی اور بے رغبتی کا شکوہ کر رہا ہے۔

دوسری طرف برما، تھائی لینڈ اور آسام کے وہ مسلمان بھی چیخ چیخ کر امت کو دہائی دے رہے ہیں جنہیں ہزاروں کی تعداد میں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر دیا گیا۔ آج اگر برما، تھائی لینڈ، اور آسام میں ہزاروں مسلمان کٹ رہے ہیں، آج اگر مشرقی ترکستان میں چین مظالم کی انتہا کر رہا ہے تو اس کی ایک بہت بڑی ذمہ داری اس امت کے ان نوجوانوں پر آتی ہے جو ساری امت کو بھول کر اور اپنی ذمہ داریوں کو بھلا کر دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں اور انہیں سوائے اپنی دنیا بنانے، مال کمانے (بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

9 جنوری: صوبہ ننگر ہار.........ضلع چپر ہار.........مجاہدین کا ضلعی مرکز اور اس سے ملحقہ چیک پوسٹ پر حملہ.........درجنوں افغان اہل کار ہلاک اور زخمی

امارت اسلامیہ افغانستان کے دور میں

امیر المومنین نصرہ اللہ کے حکم سے بامیان کے بتوں کی تباہی

بامیان میں تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ امیر المومنین کی طرف سے حکم ہوا کہ ''بتوں کو توڑ دیا جائے''۔ جب یہ خبر کافروں تک پہنچی تو پوری دنیا نے شور مچانا شروع کر دیا اور عالم کفر نے طالبان سے رابطے کرنے شروع کر دیے۔ بعض ممالک کی طرف سے طالبان کو بڑی سے بڑی پیش کش کی گئی کہ اگر طالبان بت توڑنے سے باز رہیں تو ان کی ہر طرح سے مالی معاونت کی جائے گی۔ جاپان نے طالبان کو پیش کش کی کہ اگر وہ بتوں کو نہ توڑیں تو جاپانی حکومت کی طرف سے افغانستان کی تمام سڑکیں پکی کی جائیں گی۔ اسی طرح ہندوستان کی طرف سے بھی بہت شور ہوا کہ اگر طالبان نے بتوں کو توڑا تو یہ ان کے لیے اچھا نہیں ہوگا۔ مگر امیر المومنین نے سب پیش کشیں مسترد کر دیں اور سب کو ایک ہی جواب دیا۔ یہ جواب وہی تھا جو سلطان محمود غزنوی نے سومنات کو تباہ کرنے سے پہلے کفار کو دیا تھا کہ ''میں اپنے آپ کو تاریخ میں بت شکن کہلوانا چاہتا ہوں نہ کہ بت فروش''۔

اس کے بعد امیر المومنین نے کفر کے ان نام نہاد خود ساختہ خداؤں کو فوراً مٹانے کا حکم دے دیا۔ اس حکم کے بعد طالبان نے سات سو کلو انتہائی طاقت ور بارود اور کئی سو بارودی سرنگوں کے ذریعے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ اس کے بعد امیر المومنین نے تمام صوبوں کے عمال کو حکم دیا کہ ہر صوبے میں کفارے کے طور پر دو دو گائے ذبح کی جائیں کہ ہم نے بتوں کو توڑنے میں اتنی تاخیر کر دی، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دے۔ امیر المومنین نے کمال فراست سے ایک تیر سے دو شکار کیے۔ ایک تو کافروں کے نام نہاد خداؤں کو توڑ کر یہ ثابت کر دیا کہ تمہارے یہ خدا جب اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو تمہاری کیا کریں گے اور دوسری طرف ہندو جس کی عبادت کرتے ہیں اور جس کو اپنا خدا مانتے ہیں (یعنی گائے) اُنہیں ذبح کر کے ہندوؤں پر مسلمانوں کی عزت ثابت کر دی۔

جب طالبان اس کام سے فارغ ہوئے تو امیر المومنین نے تمام دنیا کے اخباری نمائندوں کو اجازت دی کہ وہ بامیان جا کر کفر کے مصنوعی خداؤں کا حال دیکھ لیں۔ بہت سے صحافی ایک طیارے کے ذریعے بامیان پہنچے۔ ان میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو بدھ مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ جب انہوں نے بتوں کے ٹکڑے دیکھے تو رونا شروع کر دیا۔ جب یہ لوگ واپس جانے لگے تو تلاشی کے دوران میں مولوی عبدالمنان حنفیؒ نے ایک عورت کی جیب سے ٹوٹے ہوئے بت کا ٹکڑا نکالا جو اس نے برکت کے لیے اپنی جیب میں رکھا ہوا تھا۔

مولوی اسلام کو بامیان کا مسئول مقرر کیا گیا اور تمام ادارے ترتیب دینے کے بعد ملا برادر اخند اپنے لشکر کے ساتھ واپس آ گئے اور خنجان کے مقام پر آ کر دونوں طرف مورچے بنا لیے۔ ایک پنج شیر کے راستے پر اور دوسرا کابل مزار کی عمومی سڑک پر۔ اس جگہ طالبان کی احمد شاہ مسعود کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوئی اور اس کے فوجی بہت شدید حملے کرتے رہے۔ جب طالبان نے جوابی حملہ کیا تو دشمن نے پیچھے سے راستہ بند کر دیا اور جگہ جگہ جنگ شروع ہو گئی۔ یہاں طالبان کو بہت نقصان ہوا، بہت سے مجاہدین شہید اور زخمی ہوئے۔ بہت سے مجاہدین دشمن کی قید میں چلے گئے جب کہ پچاس کے قریب گاڑیاں بھی دشمن نے اپنے قبضے میں لے لیں۔

باقی مجاہدین اپنی جگہ واپس آ گئے اور تحریک کے آخر تک محاذ اسی جگہ پر رہا۔ دشمن کے لیے یہ محاذ بہت ہی محفوظ اور مضبوط تھا اور اس محاذ پر دشمن کو شکست دیے بغیر اس علاقے پر قبضہ ناممکن تھا۔ طالبان نے دشمن کو ہٹانے کے لیے کئی بار کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ان کوششوں میں بہت سے ساتھی اس محاذ پر شہید اور زخمی ہوئے۔ نو ستمبر ۲۰۰۱ء کو جب احمد شاہ مسعود ہلاک ہوا تو اس کے ایک دن بعد طالبان نے بہت بڑا حملہ کیا اور اللہ کے فضل سے دشمن کو شکست دی اور دشمن بھاگ گیا۔

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

10 جنوری: صوبہ خوست..........ضلع موسیٰ خیل..........بارودی سرنگ دھماکہ..........دو فوجی گاڑیاں تباہ..........5 فوجی ہلاک ہوئے..........متعدد زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 جنوری

☆ کابل شہر میں مجاہدین نے ایک مقامی جاسوس کمپنی پر شہیدی حملہ کیا۔اس کمپنی میں کئی غیر ملکی اور ملکی جاسوس موجود رہتے تھے۔جس وقت حملہ کیا گیا اس وقت بھی بڑی تعداد میں غیر ملکی وہاں کسی میٹنگ کے سلسلے میں موجود تھے۔

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع اسد آباد میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار تمام صلیبی ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ دائی کنڈی میں ضلع گیزاب میں مجاہدین نے دو چیک پوسٹوں پر حملہ کر کے چیک پوسٹوں کو تباہ اور 8 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

17 جنوری

☆ صوبہ غزنی میں قرہ باغ کے علاقے میں ایک بہادر مجاہد نے افغان فوج اور مقامی لشکر کا تن تنہا 12 گھنٹے تک مقابلہ کیا۔یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب مخبری ہونے پر افغان فوج اور اربا کی لشکر نے مجاہد کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔مجاہد نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان کا مقابلہ شروع کیا رات شروع ہونے والا مقابلہ صبح 9 بجے تک جاری رہا،اس دوران میں افغان فوج کے 3 اور اربا کی کے 5 فوجی ہلاک ہوئے۔آخر اتحادی فوج نے گھر پر شدید بمباری کر دی جس سے مجاہد شہید ہو گیا اور گھر مکمل تباہ ہو گیا۔

☆ صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ میں ایک اٹالین ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ٹینک میں سوار 4 فوجی ہلاک ہوئے۔

18 جنوری

☆ صوبہ پروان میں واقع بگرام ائیر بیس پر مجاہدین کے راکٹ حملے کے نتیجے میں ایک کمپاؤنڈ کی چھت گر گئی جس سے اس میں موجود تین ٹھیکے دار ہلاک اور 20 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا۔جس سے ٹینک میں سوار 3 امریکی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

19 جنوری

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع چپرہار میں مجاہدین اور صلیبیوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ 4 صلیبی ہلاک ہوئے۔

20 جنوری

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع باٹی کوٹ میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی قافلے پر حملہ کر دیا۔اس حملے میں 4 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے جب کہ 3 فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆ صوبہ زابل میں نو بہار کے ضلع میں مجاہدین نے تابڑ توڑ حملے کر کے نیٹو اور افغان فوج کے 7 ٹینک تباہ کر دیے۔

21 جنوری

☆ کابل کے وسط میں واقع پولیس ٹریننگ اکیڈمی اور اس سے ملحقہ غیر ملکی ٹرینیز کی رہائش گاہوں پر 4 فدائی مجاہدین نے شہیدی حملے کیے۔مجاہدین کے حملوں کا دورانیہ 9 گھنٹے پر محیط رہا۔ان حملوں میں 24 نیٹو اور اتحادیوں کو ہلاک اور 40 کو زخمی کر دیا۔

22 جنوری

☆ صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش کے گاؤں دینانو میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے غرض سے آنے والے صلیبی فوجیوں پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملے کیے۔جس کے نتیجے میں 9 صلیبی ہلاک اور 11 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ فراہ میں ضلع بکوا کے علاقے سپین مسجد میں مجاہدین نے ایک فوجی سامان لے جانے والے قافلے پر حملہ کیا اس حملے میں 7 گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔جن میں پانچ سامان سے لدی گاڑیاں جب کہ دو آئل ٹینکر شامل ہیں۔

☆ صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے بارودی سرنگ کے دھماکے میں ایک صلیبیوں کا ٹینک مکمل تباہ کر دیا۔ٹینک میں سوار 5 صلیبی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

23 جنوری

☆ صوبہ لغمان کے ضلع علی شنگ میں افغان پولیس میں موجود ایک بہادر مجاہد نے رات کے وقت امریکی فوجیوں پر اس وقت فائرنگ کر دی۔بہادر مجاہد کی فائرنگ سے 2 امریکی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں امریکی فوج نے مجاہدین کے ایک انصار حاجی وکیل

کے گھر پر رات بارہ بجے دھاوا بول دیا۔ اس صورت حال میں مقامی لوگ اور مجاہدین کا ایک مجموعہ ان کے مقابلے پر اتر آیا۔ جس سے مجبوراً امریکی فوج کو بھاگنا پڑا لیکن بھاگتی فوج میں سے بھی 5 فوجیوں کو مجاہدین نے اپنا نشانہ بنایا۔

24 جنوری

☆ صوبہ خوست کے ضلع زازئی میدان میں ایک امریکی ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے 2 امریکی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

25 جنوری

☆ صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں ایک شہیدی مجاہد نے بارود بھری گاڑی امریکی فوجی قافلے سے ٹکرا دی۔ اس فدائی حملے میں 12 امریکی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے جب کہ ایک فوجی گاڑی اور دو ٹینک مکمل تباہ ہوئے۔

☆ صوبہ نیمروز کے صدر مقام زرنج میں افغان فوج کی ایک گاڑی سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی جس سے گاڑی میں موجود 9 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگوں سے دو جارجین ٹینک تباہ ہوئے اور ان میں سوار 4 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

26 جنوری

☆ صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو بم حملے کا نشانہ بنایا جس سے گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار 8 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے کو حملے کا نشانہ بنایا۔ اس حملے میں 8 سیکورٹی گارڈ ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔ دو ٹرک مکمل طور پر تباہ کر دیے گئے۔

☆ صوبہ غزنی کے ضلع باغ میں مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر ایک امریکی ٹینک تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 3 امریکی ہلاک اور 4 شدید زخمی ہوئے۔

27 جنوری

☆ صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں فدائی مجاہد محمد اسماعیل نے افغان فوج پر فدائی حملہ کیا۔ اس حملے میں ایک افغان فوجی افسر مستری زمارے 10 دیگر فوجیوں سمیت ہلاک ہوگیا جب کہ 5 افغان فوجی زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع سپین بولدک میں ایک نیٹو ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر مکمل تباہ ہوگیا جب کہ اس میں سوار 4 صلیبی ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع سپین بولدک کے گاؤں علیزو میں بارودی سرنگ سے افغان فوج کے کمانڈر اختر محمد کے قافلے کو نشانہ بنایا۔ جس سے کمانڈر اختر 6 فوجیوں سمیت ہلاک ہوگیا۔

28 جنوری

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع مارا اورا میں مجاہدین اور صلیبی اتحاد کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ ان جھڑپوں میں 7 امریکی اور 4 افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی بھی ہوئے۔

29 جنوری

☆ صوبہ کنڑ میں ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے ایک صلیبی گشتی پارٹی کو گھیرے میں لے لیا۔ اس مقابلے میں مجاہدین کے ہاتھوں 4 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

30 جنوری

☆ صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں بارودی سرنگ دھماکوں میں 3 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع نہر سراج میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک صلیبی ٹینک تباہ ہوگیا۔ ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک ہوئے۔

31 جنوری

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں افغان فوج نے مجاہدین کے خلاف ایک آپریشن کرنے کی کوشش کی۔ جس کے جواب میں مجاہدین نے اُن پر حملہ کیا، 11 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے، اس جھڑپ میں 2 گاڑیاں اور 2 ٹینک تباہ ہوئے۔ مجاہدین نے ایک فوجی کو قیدی بنایا اور اس سے اسلحہ غنیمت کیا۔

یکم فروری

☆ صوبہ قندہار کے ضلع خاکریز میں پولیس اسٹیشن اور فوجی گاڑی پر بم دھماکوں میں 8 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ سرپُل کے ضلع بلخاب میں ایک فوجی گاڑی کو مجاہدین نے بارودی سرنگ سے اُڑا دیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہوگئے۔

2 فروری

☆ صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ ہوگیا۔ ٹینک میں سوار 4 امریکی ہلاک ہوئے۔

3 فروری

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے ذریعے دو فوجی گاڑیوں کو تباہ کر دیا جس سے کم از کم 6 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

4 فروری

☆ صوبہ لغمان میں کابل جلال آباد ہائی وے پر سفر کرتی ایک فوجی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا جس سے 3 امریکی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

5 فروری

☆ صوبہ ہرات کے ضلع گزرہ میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا جس سے تین آئل ٹینکر تباہ ہوئے۔ جب کہ افغان فوج سے جھڑپ میں 3 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

6فروری

☆صوبہ قندھار میں میوند ضلع میں ایساف ٹینک کومجاہدین نے بم دھماکے کا نشانہ بنایا۔اس حملے میں 3 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

7فروری

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر کو راکٹ نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

☆صوبہ بلخ کے ضلع دولت آباد میں مجاہدین نے ایک لڑائی میں افغان فوج کے 7 اہل کاروں کو ہلاک اور 3 کو زخمی کردیا۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ میں ایک نیٹو قافلے پر حملہ کیا،اس حملے میں 5 سپلائی ٹرک تباہ کردیے گئے جب کہ لڑائی میں ایک افغان فوجی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے علاقے برک برکی میں مجاہدین نے ایک ڈرون طیارہ مارگرایا۔

☆صوبہ میدان وردک کے جل ریز ضلع میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی دھماکے سے اڑادیا۔جس سے اس میں موجود 3 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

8فروری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ پھٹنے سے افغان فوج کی گاڑی تباہ ہوگئی اور اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

9جنوری

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین نے سڑک کنارے نصب ایک بم سے اربا کی فوج کی ایک گاڑی کو تباہ کردیا۔جس سے اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ننگر ہار کے چپر ہار ضلع میں مجاہدین نے ضلعی مرکز اور اس سے ملحقہ چیک پوسٹ پر حملہ کردیا۔ضلعی مرکز میں گرنے والے مارٹر گولے اور میزائلوں سے عمارت کو بہت نقصان پہنچا اور اس میں موجود درجنوں ہلاک اور زخمی ہوئے۔

10جنوری

☆صوبہ خوست کے ضلع موسیٰ خیل میں مجاہدین نے دو فوجی گاڑیوں کو بارودی سرنگ کے ذریعے نشانہ بنایا جس سے گاڑیاں مکمل تباہ ہوگئیں اور 5 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ کئی زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار میں میوند کے ضلع میں مجاہدین نے صلیبیوں کو بارودی سرنگوں اور ریموٹ کنٹرول بموں سے نشانہ بنایا۔جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ ہوا اور اس میں سوار 2 ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔جب کہ دوسرے دھماکے میں 2 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے۔

11فروری

☆صوبہ ہلمند میں نہر سراج کے علاقے میں مجاہدین اور جارح فوج کے درمیان پورا دن لڑائی جاری رہی۔اس لڑائی میں مجاہدین نے دو ٹینکوں کو نشانہ بنایا جس سے ٹینک مکمل تباہ ہوئے۔اور ان میں سوار 4 صلیبی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع اسد آباد میں مجاہدین نے کمین لگا کر صلیبیوں پر حملہ کیا۔اس حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک اور ایک ٹینک ہوا۔

12فروری

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں 7 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔جب کہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆قندھار کے ضلع خاک ریز میں مجاہدین نے ایک امریکی فوجی قافلے کو بارودی سرنگوں سے نشانہ بنایا۔جس سے دو ٹینک تباہ ہوئے اور متعدد امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے بارودی سرنگ دھماکوں سے نیٹو فوج کے 4 ٹینک تباہ کردیے،جس کے نتیجے میں 6 صلیبی فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوئے۔

13فروری

☆صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے افغان اور صلیبی فوج پر پے در پے حملے کرکے ان کو شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔یہ بارودی اور ریموٹ کنٹرول حملے تھے۔جس میں کئی گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہوئے۔جب کہ 2 افغان،4 غیر ملکی فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع نادرشاہ کوٹ میں مجاہدین کی صلیبیوں اور ان کے اتحادیوں کے ساتھ شدید جھڑپ ہوئی۔اس جھڑپ میں 2 افغان اور 3 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

14فروری

☆صوبہ قندہار میں پنجوائی کے ضلع میں سارا دن مجاہدین اور صلیبی اتحادیوں میں جھڑپیں جاری رہیں۔ان جھڑپوں میں 4 افغان فوجی،3 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع صابری میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 2 افغان فوجی اور 3 پولیس اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ کئی زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے افغان فوج کی حفاظت میں جانے والے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا جس سے 4 ٹینکر تباہ ہوئے۔اس جھڑپ میں 2 ڈرائیور ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔

15فروری

☆صوبہ کاپیسا میں مجاہدین نے کمین لگا کر ایک افغان کٹھ پتلی فوج کے دستے پر حملہ کیا۔اس لڑائی میں مجاہدین نے 6 فوجیوں کو جہنم واصل کیا جب کہ ایک درجن سے زائد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگر ہار میں غنی خیل کے علاقے میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 4 آئل ٹینکروں کو آگ لگادی۔اور اس میں موجود 3 ٹینکر ڈرائیوروں کو بھی قتل کیا۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۰ جنوری: باڑہ شلوبر میں امن کمیٹی کے اہل کاروں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے پانچ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰ جنوری: پشاور کے نواحی علاقہ سربند میں ریاض چوکی کے قریب فائرنگ سے متعدد پولیس اہل کار زخمی ہوئے۔

۲۱ جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک ایف سی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۱ جنوری: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالئی کے علاقہ کنڑہ دویزئی میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۹ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ جنوری: لنڈی کوتل کے علاقے جڑوبی میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۲ جنوری: شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر حملہ کیا۔ سیکورٹی ذرائع نے ۴ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۲ جنوری: ضلع ٹانک کے گاؤں کڑی حیدر میں مجاہدین کے مخالف اور علاقے کے معروف ڈاکو ترکستان بھٹینی کے دو کارندوں کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا جب کہ امن کمیٹی کا ایک اہل کار زخمی بھی ہوا۔

۲۳ جنوری: امریکی جاسوس طیاروں کے حملے میں جام شہادت نوش کرنے والے طالبان کے جری قائد ملا نذیرؒ کی جاسوسی کا جرم ثابت ہونے پر عصمت اللہ افغانی نامی امریکی جاسوس کو وانا میں قتل کر دیا گیا۔

۲۳ جنوری: پشاور کے نواحی علاقے بڈھ بیر میں طالبان مخالف امن لشکر کے ۴ اہل کاروں کو قتل کر دیا گیا۔

۳۰ جنوری: بنوں میران شاہ روڈ پر فوجی قافلے کو ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بنایا گیا، سرکاری ذرائع نے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲ فروری: لکی مروت کی تحصیل سرائے نورنگ میں سیکورٹی فورسز کے کیمپ پر مجاہدین کے حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ۱۷ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔

۲ فروری: اپر اورکزئی کے علاقے غنڈا میلہ میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ سیکورٹی ذرائع نے ایک افسر اور ایک اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۰ فروری: پشاور میں جی ٹی روڈ پر نشتر آباد پل کے قریب پولیس وین پر بم حملہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے ایس ایچ او سمیت ۵ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ فروری: کوہاٹ کے علاقے ٹل میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں سرکاری ذرائع نے ۷ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۶ فروری: لوئر کرم کے علاقے ششو میں ایک ایف سی اہل کار کو قتل کر دیا گیا۔

۱۴ فروری: خیبر ایجنسی کی تحصیل تیراہ سے ہنگو جانے والے امن لشکر کی بس کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق اس حملے میں امن لشکر کے ۷ اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۴ فروری: ہنگو میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق پولیس اور ایف سی کے ۲، ۲ اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۷ فروری: شمالی وزیرستان میں میران شاہ رزمک روڈ پر فوجی قافلے کو ریموٹ کنٹرول بم حملہ کا نشانہ بنایا گیا، ۴ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۷ فروری: پشاور کے نواحی علاقے متنی بازار میں سپیشل پولیس فورس کے اہل کار رفیض محمد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۱۸ فروری: باڑہ روڈ پر واقع خیبر پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر پر حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ لنڈی کوتل خالد ممتاز کنڈی ۵ سیکورٹی اہل کاروں سمیت ہلاک ہوا جب کہ ۱۰ خاصہ دار اور لیوی اہل کار زخمی ہوئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۶ فروری: شمالی وزیرستان کے علاقے اسپین وام میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۶ میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں ۱۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

۸ فروری: جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے۔ جس سے ۱۹ افراد شہید اور ۵ زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

10 جنوری: صوبہ قندھار.........ضلع میوند.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک ٹینک تباہ ہوا.........2 فوجی ہلاک اور 2 زخمی

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

رکن ممالک افغانستان سے انخلا کے بعد فنڈز نہ روکیں: نیٹو سربراہ

نیٹو کے سربراہ راسموسین نے کہا ہے کہ "اپنے رکن ممالک سے ۲۰۱۴ء کے میں افغانستان سے امریکی فوج کے انخلا کے بعد نیٹو کے لیے فنڈ بند نہ کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ نیٹو امریکہ الائنس کے فنڈ روکنا غلط فیصلہ ہوگا کیونکہ ہمارے مالیاتی معاملات سلجھنے تک ہمیں درپیش سیکورٹی چیلنجز انتظار نہیں کریں گے۔ ایسے وقت میں امریکہ اور یورپ دونوں معاشی جدوجہد میں مصروف ہیں، فنڈز کی کمی مستقبل میں عدم تحفظ کو بڑھائے گی جس پر اس وقت قابو پانے کے اخراجات ہم برداشت نہیں کرسکیں گے"۔

پاکستان کو خطے میں اہم اتحادی ملک سمجھتے ہیں: ایڈملی بینڈ

برطانوی اپوزیشن رہنما ایڈملی بینڈ نے کہا ہے کہ "پاکستان کو خطے میں اہم اتحادی ملک سمجھتے ہیں۔ افغان جنگ نے پاکستان کو شدید متاثر کیا ہے۔ غیر ملکی فوجیوں کے افغانستان سے واپسی سے پہلے ہی اسے مستحکم اور محفوظ ملک بنانا ہوگا"۔

قبائلی علاقوں میں افغان جنگ جوئوں کی پناہ گاہیں خطرہ ہیں: امریکی کمانڈر

امریکی سنٹرل کمان کے نامزد جنرل لائیڈ جے آسٹن نے کہا ہے کہ "پاکستان کے ساتھ امریکہ کے تعلقات اب مثبت رخ پر جارہے ہیں اور جاتے رہنے چاہئیں۔ جب کہ قبائلی علاقوں میں موجود افغان جنگ جوؤں کی پناگاہیں حقیقی خطرہ ہیں"۔

پاکستان کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف لڑیں گے: امریکی سینیٹرز

امریکی سینٹ کی آرمڈ سروسز کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر کارل لیون اور رکن سینیٹر جیک ریڈ کہا ہے کہ "ہم پاکستان کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف لڑنے، مستحکم و مضبوط افغانستان کی حمایت اور معاشی مواقع بڑھانے کے عزم کا اعادہ کرتے ہیں، پاکستان کے ساتھ مستقبل میں امریکی حکومت، پارلیمان اور عوامی سطح پر تعلقات مزید مستحکم بنیادوں پر استوار ہوں گے"۔

شام دنیا بھر کے شدت پسندوں کا گڑھ بن چکا ہے:

برطانوی وزیر خارجہ ولیم ہیگ کا کہنا ہے کہ "شام دنیا بھر کے شدت پسندوں کا گڑھ بن چکا ہے، شام لڑنے کے لیے جانے والے مغربی ممالک کے شدت پسند وطن واپسی پر دہشت گرد کارروائیاں کرسکتے ہیں۔ اس وقت شام میں دنیا بھر کے شدت پسند موجود ہیں جو کہ تشویش ناک بات ہے"۔

شامی باغیوں کو پاکستان میں روپوش القاعدہ کی حمایت حاصل ہے: ہیلری

امریکی اخبار "واشنگٹن پوسٹ" کے مطابق سابق امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے کہا ہے کہ "شامی باغیوں کو پاکستانی قبائلی علاقوں سے پیغامات بھیجے جارہے ہیں جہاں ممکنہ طور پر القاعدہ کے کئی رہنما روپوش ہیں۔ شامی اپوزیشن تیزی سے القاعدہ کی نمائندہ جماعت بنتی چلی جارہی ہے اور اسے پاکستان سے خفیہ پیغامات بھیجے جارہے ہیں جو انتہائی تشویش ناک صورت حال ہے"۔

امریکہ حالت جنگ میں ہے، ڈرون حملے جاری رکھیں گے: پنیٹا

امریکہ کے سبک دوش ہونے والے وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے کہ "نائن الیون کے بعد سے امریکہ حالت جنگ میں ہے، جب تک ہمیں شدت پسندوں سے خطرہ لاحق رہے گا ہم پاکستان اور دنیا بھر میں دہشت گردوں کے خلاف ڈرون حملے جاری رکھیں گے۔ القاعدہ جنگ جو چاہے پاکستان میں ہوں یا دنیا میں کہیں بھی، ان کو نشانہ بنایا جائے گا۔ ڈرون حملے پاکستان اور دیگر ممالک میں القاعدہ کے خلاف آپریشن کا حصہ ہیں"۔

☆☆☆☆☆

> اے میرے مسلمان بھائیو!
>
> "ہمارے دل آپ کو پہنچنے والے نقصان پر پھٹ پڑتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میرے لیے یہ بات باعث فخر ہے کہ میں اور میرے ساتھی آپ تمام مسلمانوں کے محافظ اور وفادار سپاہی ہیں۔ ہماری جانیں آپ کی جانوں کے ساتھ ہیں۔ ہمارے خون آپ کے خون کے ساتھ ہیں۔ ہمارے لیے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ ہم لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے امت کا دفاع کرتے ہیں اور اپنی ماؤں، بہنوں، بچوں کا ان کافروں سے دفاع کرتے ہیں"۔
>
> (شیخ ابو مصعب عبدالودود حفظہ اللہ، امیر جماعۃ القاعدہ الجہاد مغرب الاسلامی)

11 فروری: صوبہ ہلمند............ضلع نہر سراج ....مجاہدین اور صلیبی فوج کے درمیان پورا دن لڑائی............2 ٹینک تباہ............4 صلیبی ہلاک............متعدد زخمی

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

امریکہ سعودی عرب میں ڈرون اڈے قائم کرچکا ہے: امریکی اخبار

امریکی اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ سعودی عرب میں ڈرون اڈے قائم کرچکا ہے۔ یہ ڈرون اڈے ۲ سال قبل قائم کیے گئے تھے۔ یمن میں القاعدہ کے رہنما شیخ انور العولقی رحمہ اللہ کو بھی سی آئی اے ڈرون نے سعودی عرب میں موجود اڈے سے نشانہ بنایا۔ جب کہ ''نیویارک ٹائمز'' کے مطابق ۲۰۰۹ء میں یمن میں کروز میزائل حملے کے بعد اس اڈے کی تعمیر کا حکم دے دیا گیا تھا۔ سعودی عرب میں ڈرون اڈوں کے قیام میں سی آئی اے کے موجودہ سربراہ اور سعودی عرب میں سابق اسٹیشن چیف جان برینن نے اہم کردار ادا کیا تھا۔

یورپی یونین کی بقا کو خطرہ ہے: صدر یورپی یونین

یورپی پارلیمنٹ کے صدر مارٹن شلز نے خبردار کیا ہے کہ ''یورپی یونین کی بقا خطرے میں ہے، یونین بڑی حد تک عوامی حمایت کھو چکا ہے''۔ اس نے کہا کہ ''لوگ کسی نظریے سے منہ موڑ لیتے ہیں تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اگر برطانیہ یونین سے نکل گیا تو رکن ممالک دنیا کے دیگر خطوں کے سیاسی اور اقتصادی مفادات کے لیے کھلونا بن جائیں گے اور ان کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔ رکن ممالک کی حکومتوں کے مابین اتحاد کی کمی ہے''۔

برطانیہ: اخلاقی پستی کو قانونی حیثیت قرار دینے کے لیے بل پیش

برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے وزیراعظم کی طرف سے ہم جنس پرستوں کی شادی کو قانونی شکل دینے کے حوالے سے بل کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ وزیراعظم کی کنزرویٹو پارٹی کے اندر ہم جنس شادیوں کی مخالفت کے باوجود قانون سازی کی حمایت میں ۴۰۰ میں سے ۱۷۵ ووٹ دیے گئے۔ یاد رہے کہ اس بل کو قانونی شکل دینے کے لیے ووٹنگ کے دوران میں آٹھ مسلمان ارکان پارلیمنٹ میں سے ۵ مسلم ایم پیز نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ مجوزہ بل اگر قانون بن جاتا ہے تو ہم جنس جوڑوں کو سول اور مذہبی تقریبات میں شادی کی اجازت ہوگی۔

امریکی فوجی کمانڈروں کی برطرفی کی بڑی وجہ جنسی بے راہ روی ہے: رپورٹ

امریکہ کے سینئر فوجی عہدے داروں کی ملازمت سے برطرفی کی اہم وجوہ میں سے جنسی بے راہ روی بڑی وجہ ہے۔ امریکی خبر رساں ادارے اے پی کے مطابق امریکی مسلح افواج کے دستیاب اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ۸ سالوں کے دوران میں تقریباً ۳۰ فی صد فوجی کمانڈروں کو جنسی بے راہ روی سے متعلق مجرمانہ حملوں بشمول ہراساں کرنا، بدکاری اور نامناسب تعلقات کی وجہ سے ملازمت سے برطرف کیا گیا ہے۔ ان میں جنرل، ایڈمرل اور لیفٹیننٹ عہدوں کے افسران شامل ہیں۔

ایران پاکستان سمیت ۵۴ ممالک سی آئی اے سے غیر قانونی تعاون کرتے رہے: امریکی تنظیم

امریکی تنظیم اوپن سوسائٹی جسٹس انیشیٹو (او ایس جے آئی) نے نائن الیون کے بعد سی آئی اے کی غیر قانونی کارروائیوں کی رپورٹ جاری کی ہے جس میں امریکی خفیہ ایجنسی سے تعاون کرنے والے ۵۴ ممالک کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان ممالک میں پاکستان اور بظاہر امریکہ کا مخالف سمجھا جانے والا ملک ایران بھی شامل ہے۔ شامی صدر بشار الاسد اور لیبیا کا ہلاک ہونے والا صدر قذافی بھی اس فہرست میں شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کے ایک تہائی یعنی ۵۴ ممالک نے سی آئی اے سے غیر قانونی تعاون کیا، جس میں لوگوں کو گرفتار کرکے حوالے کرنا، ان کی منتقلی میں مدد اور امریکی خفیہ ایجنٹوں کو عقوبت خانے قائم کرنے کی اجازت دینا شامل ہے۔ سی آئی اے نے جن ممالک میں عقوبت خانے قائم کر رکھے ہیں ان میں پاکستان، افغانستان، مصر اور اردن کے نام رپورٹ میں شامل ہیں۔ ایرانی حکومت نے ۱۵ سے زائد القاعدہ ارکان کو گرفتار کرکے بالواسطہ طور پر امریکہ کے حوالے کیا۔

امریکی حکومت کا القاعدہ سے تعلق پر کسی بھی شہری کو قتل کرنے کا حکم

امریکی محکمہ انصاف کی خفیہ دستاویزات میں امریکی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے امریکی شہری، جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ القاعدہ سے اُس کا تعلق ہے، کو ہلاک کرنے کے احکامات جاری کرسکتی ہے۔ خفیہ دستاویز کے مطابق ایسا مشتبہ امریکی شہری خواہ کسی بھی ملک میں موجود ہو اس کے خلاف احکامات جاری کیے جاسکتے ہیں۔

القاعدہ کی نئی نسل زیادہ خطرناک ہے: بروس رائیڈل

11 فروری: صوبہ کنڑ.........ضلع اسد آباد.........مجاہدین کا کمین لگا کر صلیبیوں پر حملہ.........3 امریکی فوجی ہلاک.........ایک ٹینک تباہ

امریکی ماہر انسداد دہشت گردی بروس رائیڈل جو چار امریکی صدور کے ساتھ کام کر چکا ہے نے کہا ہے کہ ''اس وقت القاعدہ کی تیسری نسل آ گئی ہے جس سے ہم لڑ رہے ہیں۔ یہ پہلی نسلوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ القاعدہ کی پہلی نسل تو وہ تھی جس نے اس کی بنیاد رکھی، دوسری وہ تھی جس سے افغانستان میں طالبان حکومت کے خاتمہ کے دوران ہمارا واسطہ پڑا، اب تیسری نسل ہے۔ اس نئی نسل نے لیبیا، مالی، مصر کے صحرائے سینا، یمن، شام، صومالیہ، الجزائر میں لاقانونیت پھیلا کر اپنی بالادستی قائم کر رکھی ہے۔ اس نئی نسل کے پاس حملوں کے لیے ترتیب اور منصوبہ بندی کے زیادہ مواقع ہیں۔ یہ پاکستان اور پوری عرب دنیا سے جہادیوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس کی جڑیں نائیجیریا اور دیگر افریقی ممالک میں بھی پھیل رہی ہیں۔ افریقہ میں القاعدہ کی توجہ مقامی سطح پر ہے لیکن یہ صیہونی اہداف کو بھی نشانہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، ان کا سب سے بڑا نشانہ فرانس ہے''۔

جنگ سے معذور امریکیوں پر اخراجات ۳۹ ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے

امریکی فوجی ادارے ڈیپارٹمنٹ آف ویسٹرن افیئرز نے تسلیم کیا ہے کہ جنگوں میں معذور ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور ایک سال کے اندر اندر معذوروں پر خرچ ہونے والی رقوم کی تعداد دوگنا ہو چکی ہے جس سے امریکی خزانے پر بوجھ بڑھ گیا ہے۔ یوایس ٹوڈے کا کہنا ہے کہ پانچ سال قبل معذوروں کی دیکھ بھال پر خرچ کی جانے والی رقم ۱۴ارب ۸۰ کروڑ ڈالر سے بڑھ کر انتالیس ارب چالیس کروڑ ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔ یوایس ٹوڈے کا مزید کہنا ہے کہ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ معذور امریکی سابق فوجیوں کی ۷۰ فی صد تعداد عراق اور افغانستان میں جنگ کے دوران میں زخمی اور معذور ہوئی ہے جو اس وقت اپنے گھروں، معذوروں کی بحالی کے مراکز اور والٹر ریڈ ہسپتال میں موجود ہے۔ امریکی افواج کے جریدے ملٹری ٹائمز کا ایک رپورٹ میں ماننا ہے کہ امریکی افواج کے ۸۰ فی صد فوجیوں کی معذوری کا سبب سڑک کنارے نصب آئی ای ڈیز بنیں جنہیں القاعدہ نے عراق اور طالبان نے افغانستان میں سڑکوں پر نصب کیا۔

قطر کے شہزادے نے دنیا کی مہنگی ترین کار خرید لی

خلیجی ریاست قطر کے سربراہ حمد بن خلیفہ کے بیٹے جوعان بن حمد نے دنیا کی مہنگی ترین کار خریدی ہے۔ ''لائیکن ہائپر اسپورٹس'' نامی اس کار کی قیمت ۳۵ لاکھ امریکی ڈالر ہے۔

پاکستانی فوج نے سرحدی علاقوں میں امریکی قیادت تلے آپریشن کیے: پینٹاگون

پاکستانی فوج امریکی قیادت میں بین الاقوامی فورس اور افغان فوج کے ساتھ مل کر سرحدی علاقوں میں آپریشن کرتی رہی ہے۔ پینٹاگون ذرائع کے مطابق یہ آپریشنز نورستان، کنڑ، ننگرہار، پکتیا، خوست اور پکتیکا میں کیے گئے۔ پاکستان میں ایسے آپریشنز چترال، باجوڑ، مہمند، خیبر اور وزیرستان میں ہوئے۔

مولانا فقیر محمد حفظہ اللہ کی گرفتاری

تحریک طالبان پاکستان کے اہم رہنما محترم مولانا فقیر محمد حفظہ اللہ کو ۲۰ فروری کو افغان فورسز نے ننگرہار سے گرفتار کر لیا۔ پاکستان نے افغانستان سے مولانا فقیر محمد حفظہ اللہ کی حوالگی کا مطالبہ کیا جس کے جواب میں افغان حکام نے اُنہیں پاکستان کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔

کامرہ ایئر بیس پر اواکس طیارہ ساب تباہ ہوا تھا، جس کی مالیت ۲۵ ارب روپے تھی: سیکرٹری دفاع

سیکرٹری دفاع آصف یاسین نے کہا ہے کہ ''۴ سال میں دفاعی تنصیبات پر ۱۶ حملے ہو چکے ہیں، آخری ۲ بڑے حملے کامرہ اور پشاور ایئر بیس پر ہوئے۔ کامرہ ایئر بیس پر اواکس طیارہ ساب تباہ ہوا تھا، جس کی مالیت ۲۵ ارب روپے تھی''۔

خیبر پختون خواہ نے نیٹو سپلائی کی رقم سے حصہ مانگ لیا

خیبر پختون خواہ کی صوبائی حکومت نے نیٹو سپلائی کے حوالے سے ملنے والی رقم میں اپنا حصہ مانگ لیا۔ صوبائی وزیر اطلاعات میاں افتخار نے کہا کہ نیٹو کو خیبر پختون خواہ کے راستے رسد کی فراہمی کا سلسلہ ہماری حکومت میں شروع نہیں ہوا بلکہ یہ سلسلہ ہمارے اقتدار میں آنے سے پہلے سے جاری ہے اور اس سلسلے میں سارے معاملات مرکز ہی ڈیل کرتا آ رہا ہے اور کبھی بھی صوبہ کو اس رقم میں سے کچھ نہیں ملا جو مرکز کو اس مد میں مل رہی ہے۔ مرکز ہمیں ان نقصانات کے ازالے کے لیے بھی رقم فراہم کرے جو نیٹو سپلائی کی وجہ سے ہماری سڑکوں کو ہو رہا ہے۔

انتخابات میں ووٹ نہ ڈالنے والوں کی بجلی اور گیس کاٹی جاسکتی ہے: شیطان ملک

وزیر داخلہ شیطان ملک نے کہا ہے کہ جو ووٹر عام انتخابات میں ووٹ نہ ڈالے گا اس پر جرمانے کی تجویز زیرغور ہے۔ ووٹ کاسٹ نہ کرنے والوں کی بجلی اور گیس کاٹی جاسکتی ہے۔

داڑھی تراشنے سے انکار: میجر نااہل قرار دے کر جبراً ریٹائر

افسر کے حکم پر داڑھی تراشنے سے انکار پر پاکستانی فوج کے میجر کو نااہل قرار دے کر جبراً ریٹائر کر دیا گیا اور پنشن و دیگر مراعات سے بھی محروم کر دیا گیا۔ میجر (ر) ظہیر

12 فروری: صوبہ کاپیسا.........ضلع تگاب.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکے.........7 صلیبی فوجی ہلاک.........متعدد زخمی.........ایک ٹینک بھی تباہ

الدین نے لاہور ہائی کورٹ راول پنڈی بنچ کو بتایا کہ اُس نے ایک مشت کے برابر داڑھی رکھی ہوئی تھی لیکن اس کے انچارج بریگیڈ یئر کمانڈر جی او سی نے اُس کو داڑھی چھوٹی کرنے کا حکم دیا۔اس حکم کو ماننے سے انکار کرنے پر اُسے جبری ریٹائر کردیا گیا اور تمام مراعات بھی واپس لے لی گئیں۔

امریکی ڈرون اہداف میں مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ سرفہرست ہیں

امریکی اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' کی رپورٹ کے مطابق امریکی ڈرون حملوں کے اہداف میں تحریک طالبان پاکستان کے رہ نما مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کا نام سرفہرست ہے۔رپورٹ میں اعلیٰ امریکی سپیشل آپریشنز کے اہل کار کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کو ڈرون حملے کا نشانہ بنانے کے لیے تمام تر توجہ ان کی طرف مرکوز ہے اور ان کی مسلسل جاسوسی جاری ہے۔

طالبان کے خلاف متحدہ اے این پی نے ہاتھ ملالیا

تحریک طالبان پاکستان کے خلاف متحدہ قومی موومنٹ اور عوامی نیشنل پارٹی ایک ہوگئیں اور طالبان کے خوف سے دونوں جماعتوں نے ہاتھ ملا لیا ہے۔اے این پی کے صوبائی جنرل سیکرٹری بشیر جان نے کہا کہ طالبان کی کارروائیاں دونوں جماعتوں کو قریب لے کر آئی ہیں۔ایم کیو ایم کے بابر غوری نے کہا کہ ''اے این پی نے ہمارا غم بانٹا اور غم بھائی بانٹتے ہیں''۔اے این پی کے رہ نما افراسیاب نے کہا'' کراچی میں ایم کیو ایم اور اے این پی میں کوئی دشمنی نہیں''۔

نیٹو کنٹینرز کے ذریعے ہرماہ ایک ارب روپے کی آمدنی ہوتی ہے

وفاقی محتسب شعیب سڈل نے کہا ہے کہ پاکستان کے راستے افغانستان میں اتحادی افواج کو نیٹو کنٹرنیر کے ذریعے بھجوائے جانے والے سامان پر حکومت کو ہر ماہ ایک ارب روپے سے زائد کی اضافی آمدنی ہورہی ہے۔

پوری امت کی ذمہ داری ہے،کینیڈین شہریت نہیں چھوڑ سکتا: قادری

طاہر القادری نے کہا ہے کہ میرے اوپر پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے، میں کسی کے کہنے پر جذبات میں آکر کینیڈا کی شہریت ترک نہیں کرسکتا۔

امریکہ نے حافظ سعید کے سر کی قیمت نہیں لگائی

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا ہے کہ امریکہ نے جماعت الدعوۃ کے سربراہ حافظ سعید کے سر کی قیمت مقرر نہیں کی بلکہ ممبئی حملوں کے حوالے سے ان کے ملوث ہونے کے ثبوت اکٹھے کرنے کے لیے اعلان کیا گیا تھا جس کا مقصد عدالتوں میں ان کے خلاف ثبوت فراہم کرنا تھا۔

۵ سالوں میں اسلام آباد کے تین ہوٹلوں نے سوالاکھ گیلن شراب بیچی

وفاقی دارالحکومت کے تین فائیو اور فور سٹار ہوٹلوں نے پانچ سال میں نو لاکھ چھہتر ہزار چھ سو ستر لیٹر بیئر اور ایک لاکھ تیئس ہزار ایک سو گیارہ گیلن شراب کی خرید و فروخت کی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: محاذ پکار رہے ہیں!!!

دنیا میں عیش کرنے کے کسی چیز کی پرواہ نہیں۔

ان نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ آج اگر وہ مظلوموں کی آہ و بکاہ پر کان نہیں دھر رہے اور ان کی مدد کے لیے نہیں اٹھ رہے تو وہ اس بھول میں نہ رہیں کہ یہ وقت ان پر کبھی نہیں آئے گا۔اگر آج انہوں نے کفر کا ہاتھ نہ روکا تو کل یہ ہاتھ خود ان پر بھی پڑنے والا ہے۔

سوائے نوجوانانِ امت!

آیئے اور کفر کے سرداروں کے خلاف سجے ان محاذوں کا رخ کیجیے۔کل تک تو محاذ صرف ایک علاقے تک محدود تھا،کل تک تو کوئی یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ محاذ تک پہنچنے کا راستہ نہیں پاتا۔لیکن آج محاذ آپ کے گھر تک پہنچ چکا ہے۔اسلام نصرت کے حصول کے لیے آپ کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔اس کی دستک پر لبیک کہنا اور غلبۂ اسلام اور شریعت کی حکمرانی کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرنا آپ کا اولین فریضہ ہے۔

اے نوجوانانِ امت !

اگر آپ محاذوں تک جانے کا راستہ جاننا چاہتے ہیں تو اپنے دلوں میں اخلاص پیدا کریں کیونکہ محاذوں کی طرف جانے کا ہر راستہ آپ کے اپنے دل سے نکلتا ہے۔اپنے دلوں میں غلبہِ اسلام اور اپنے مظلوم مسلمانوں کی مدد کا جذبہ پیدا کریں راستے آپ کے سامنے خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔

اے نوجوانانِ امت!

اٹھیں،اپنی قدر پہچانیں،اپنے مقام کو سمجھیں،اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کریں اور شریعت کی حکمرانی کے لیے،مسلم علاقوں کی بازیابی کے لیے،اپنے مظلوم مسلمانوں کی نصرت کے لیے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا اور اس کی جنتوں کے حصول کے لیے نکلیں۔

محاذ پکار رہے ہیں!!!

☆☆☆☆☆

12 فروری: قندھار..........ضلع خاک ریز..........امریکی فوجی قافلے پر بارودی سرنگ سے حملہ..........2 ٹینک تباہ..........متعدد امریکی فوجی ہلاک

فکرِ دجّال کرو!

اَشکوں سے بے حال کرو — چہروں کو پامال کرو
مٹّی میں رُلنا سیکھو — فکرِ اِستقبال کرو
بیٹھو پاس فقیروں کے — دل کو مالامال کرو
رکھو پیار پہاڑوں سے — اور اونچے اَعمال کرو
ڈرنا کیا اور مرنا کیا؟! — اِیماں کی پڑتال کرو
طَور قدیمی اپناؤ — ٹھیک یہ خدّوخال کرو
ناز بدیسی جانے دو — سادہ اپنی چال کرو
ہیں یہ ناٹک جُمہوری — جیل بھرو، ہڑتال کرو
چھوڑو حربے غیروں کے — مت اب قِیل و قال کرو
اَگلوں کی تقلید رہے — دور اپنے اِشکال کرو
بچّے بھیجو مدرسّے — شیطاں کو بے آل کرو
سینوں میں قرآن بھرو — دُور یہ سُر اور تال کرو
بند کرو جی ٹی۔وی کو — مت ہم سے جنجال کرو
فتنوں کا دروازہ ہیں — تصویریں، پامال کرو
ہر مُنکَر، معروف ہوا — اب فکرِ دجّال کرو!

انجینئر احسن عزیز شہیدؒ کے زیرِ طبع مجموعہ کلام ’محبت فیصلہ کن ہے!‘ سے انتخاب

عمداً قتلِ مسلم کا ارتکاب کرنے والوں کا حکم

''قتل مسلم کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس فعل کو حلال سمجھے اور اس پر نادم ومتاسف نہ ہو۔ مثلاً کوئی مسلمان فوجی ہو وہ یہ سمجھے کہ لڑائی لڑنا تو ہمارا کام ہی ہے، مسلمان سامنے ہوں گے تو اِنہی سے لڑیں گے۔ یعنی مسلمانوں پر تلوار اٹھانا کوئی گناہ کی بات نہیں، یا یوں سمجھیں کہ ہمارے مالکوں کا یہی حکم ہے......ہم نے ان کا نمک کھایا ہے، اس لیے ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ یعنی اگر کوئی نمک کھلا کر حکم دے کہ مسلمانوں کو قتل کر دو تو قتل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں......تو اس صورت میں تمام امت کا اجماعی فیصلہ یہ ہے کہ وہ شخص قطعاً وحتماً کافر ہے یعنی اس کفر کا مرتکب ہوا ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے۔ اس کا حکم شرعاً وہی ہوگا جو تمام کفار ومشرکین کا ہے، دنیا میں بھی اور عاقبت میں بھی۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کو مسلمان سمجھے اور اس سلوک کا حق دار کہے جو مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ کرنا چاہیے۔ یہ حکم خاص اس مسئلہ پر ہی موقوف نہیں ہے...... ہر محلل حرام غیر ماوّل کے لیے یہی حکم ہے''۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ

(مسئلہ خلافت صفحہ ۹۶، ۹۷)